ISSN 2977-3555
روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.
Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun
Volume No.03, Issue No.124 , Tuesday 11 November, 2025, 8 Pages
جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۱۲۴)، بروز منگل، ۱۱/نومبر، ۲۰۲۵ء، ۱۹/رجب المرجب ۱۴۴۷، ۸ صفحات

خان یونس میں قابض اسرائیل کی جنگی باقیات نے ایک اور معصوم بچہ شہید کر دیا ص:08

غزہ سیز فائر معاہدے کی فیصلہ سازی سے اسرائیل کو الگ کر دیا

سی ایم سی سی میں صہیونیوں کی حیثیت ثانوی، اب تمام اہم فیصلے خود کر رہا ہے واشنگٹن

یروشلم، (ایجنسیاں): غزہ میں سیز فائر اور انتظامی فیصلوں کے معاملے پر امریکہ اور اسرائیل کے درمیان اختلافات شدت اختیار کر گئے ہیں۔ 'ٹائمز آف اسرائیل' کے مطابق ایک اعلیٰ اسرائیلی عہدیدار نے انکشاف کیا ہے کہ امریکہ نے غزہ کیلئے قائم کیے گئے سول ملٹری کوآرڈینیشن سینٹر (سی ایم سی سی) میں اسرائیل کو ثانوی حیثیت دے دی ہے اور اب تمام اہم فیصلے واشنگٹن خود کر رہا ہے۔ رپورٹس کے مطابق یہ مرکز امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے 20 نکاتی امن منصوبے کے تحت قائم کیا گیا ہے، اس کے ذریعے اقوام متحدہ کی منظوری سے انٹرنیشنل اسٹیبلائزیشن فورس (آئی ایس ایف) غزہ کا انتظام سنبھالے گی جبکہ اسرائیلی افواج وہاں سے انخلا کریں گی۔ امریکی منصوبے کے مطابق آئی ایس ایف میں تقریباً 20 ہزار فوجی شامل ہوں گے، تاہم امریکہ اپنی افواج نہیں بھیجے گا بلکہ ترکی، قطر، مصر، متحدہ عرب امارات، انڈونیشیا اور آذربائیجان جیسے ممالک سے تعاون پر بات چیت جاری ہے۔ اسرائیل نے ترکی کی ممکنہ شمولیت پر سخت اعتراض کیا ہے جبکہ عرب ممالک حماس سے ممکنہ براہ راست تصادم کے خدشے کے باعث محتاط رویہ اختیار کیے ہوئے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق امریکہ نے اپنے امن منصوبے کو اقوام متحدہ کی قرارداد میں شامل کر لیا ہے، جسکے تحت مستقبل میں غزہ کا انتظام 'بورڈ آف پیس' سے فلسطینی اتھارٹی کو منتقل کیا جائے گا، بشرطیکہ وہ اپنا اصلاحاتی پروگرام مکمل کرے۔ یہ پیشرفت واضح کرتی ہے کہ غزہ کے مستقبل میں اسرائیل کا اثر و رسوخ کم جبکہ امریکا کا کنٹرول بڑھتا جا رہا ہے۔

نیتن یاہو کو غزہ پر حملوں کی اجازت دینے کی سیکورٹی ناکامیوں کی تحقیقات کیلئے سوالات کا سامنا

اسرائیل کے وزیراعظم بینجمن نیتن یاہو کو 7 اکتوبر 2023 کو غزہ پر حملوں کی اجازت دینے کی سیکورٹی ناکامیوں کی تحقیقات کے مطالبات پر غور کرنے کے لیے سوالات کا سامنا ہے۔ الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق اسرائیل کے وزیراعظم بینجمن نیتن یاہو متوقع طور پر آج (پیر) کنیسٹ میں ہونے والی اس بحث میں شریک ہوں گے، جس میں 7 اکتوبر 2023 کے حملوں کی اجازت دینے والی سیکورٹی کی ناکامیوں کی باضابطہ تحقیقات کے مطالبات پر غور کیا جائے گا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ یہ بحث حزب اختلاف کے رہنما یائیر لائیڈ کی جماعت یش عتید کی جانب سے شروع کی گئی ہے، جو ایک ایسے طریقہ کار کا استعمال کرتی ہے جس کے تحت حزب اختلاف ہر ماہ وزیراعظم کی لازمی شرکت کے ساتھ سیشن طلب کر سکتی ہے۔ قبل ازیں نیتن یاہو کی حکومت اس تحقیقاتی کمیشن کے قیام کی مزاحمت کر رہی ہے اور اس کے وقت اور اس کی قیادت کرنے والے افراد پر سوالات اٹھا رہی ہے۔ یاد رہے کہ اسرائیل کی غزہ پر 7 اکتوبر 2023 کو شروع کی گئیں وحشیانہ کارروائیوں میں 68 ہزار 875 فلسطینی شہید اور ایک لاکھ 70 ہزار 679 زخمی ہو گئے ہیں جبکہ حماس کے حملے میں ایک ہزار 139 اسرائیلی مارے گئے تھے۔ حماس نے 200 سے زائد اسرائیلیوں کو گرفتار کر لیا تھا جن میں سے متعدد اسرائیلی حملوں کے دوران مارے گئے اور دیگر افراد کو جنگ بندی معاہدے میں قیدیوں کے تبادلوں کے تحت اسرائیل کے حوالے کیا گیا۔

غزہ کیلئے عالمی استحکام فورس میں شامل نہیں ہوگا یو اے ای

کوئی واضح فریم ورک موجود نہ ہونے کی وجہ سے اسرائیل کے سرکاری 'رشتہ دار' کا اہم فیصلہ

ابوظہبی، (ایجنسیاں): متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کی حکومت عالمی استحکام فورس برائے غزہ میں شامل ہونے کا ارادہ نہیں رکھتی، کیونکہ اس کے لیے کوئی واضح فریم ورک موجود نہیں ہے۔ فرانسیسی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کے مطابق یو اے ای کے صدارتی مشیر انور گرگاش نے ابوظہبی اسٹریٹجک ڈیبیٹ فورم سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ 'یو اے ای اب تک اس استحکام فورس کے لیے کوئی واضح فریم ورک نہیں دیکھ رہا اور ایسی صورتِ حال میں ممکنہ طور پر اس فورس میں حصہ نہیں لے گا'۔ امریکی ہم آہنگی میں قائم بین الاقوامی فورس میں امکان ہے کہ مصر، قطر اور ترکیہ کے فوجی بھی شامل ہوں، اور ساتھ ہی یو اے ای بھی شامل ہو سکتا ہے۔ گزشتہ ہفتے، امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا تھا کہ وہ توقع کرتے ہیں کہ یہ فورس 'بہت جلد' غزہ میں پہنچ جائے گی، کیونکہ 2 سالہ جنگ کے بعد ایک نازک جنگ بندی قائم ہے۔ تیل سے مالا مال یو اے ای چند عرب ممالک میں سے ایک ہے جس کے اسرائیل کے ساتھ سرکاری تعلقات ہیں، جس نے 2020 میں ٹرمپ کے پہلے دورِ صدارت کے دوران ابراہیم معاہدے پر دستخط کیے تھے۔

یو اے ای کے صدارتی مشیر انور گرگاش نے ابوظہبی اسٹریٹجک ڈیبیٹ فورم سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ 'یو اے ای اب تک اس استحکام فورس کے لیے کوئی واضح فریم ورک نہیں دیکھ رہا اور ایسی صورتِ حال میں ممکنہ طور پر اس فورس میں حصہ نہیں لے گا'۔ امریکی ہم آہنگی میں قائم بین الاقوامی فورس میں امکان ہے کہ مصر، قطر اور ترکیہ کے فوجی بھی شامل ہوں، اور ساتھ ہی یو اے ای بھی شامل ہو سکتا ہے۔

امریکی ملک ایکواڈور کی جیل میں خوفناک خونی تصادم، 31 قیدی ہلاک

کویٹو، (ایجنسیاں): جنوبی امریکی ملک ایکواڈور میں واقع مچالا جیل میں ہنگامہ آرائی کے نتیجے میں 31 افراد ہلاک ہو گئے۔ بین الاقوامی خبر ایجنسیوں کے مطابق جیل میں صبح کے وقت قیدیوں کے

درمیان تصادم ہوا جس میں اسلحے کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق چار افراد فائرنگ سے ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ حکام کے مطابق ہنگاموں کے بعد 27 مزید لاشیں جیل کے مختلف حصوں سے برآمد ہوئیں جن کی موت دم گھٹنے سے ہوئی۔ جیل انتظامیہ اور سیکورٹی فورسز نے علاقے کو گھیرے میں لے کر صورتحال پر قابو پا لیا جبکہ واقعے کی تحقیقات جاری ہیں تاکہ ہلاکتوں کی اصل وجوہات اور تشدد کے محرکات کا تعین کیا جا سکے۔ واضح رہے کہ ایکواڈور کی جیلوں میں گزشتہ چند برسوں کے دوران قیدی گروپوں میں خونریز جھڑپوں کے متعدد واقعات رپورٹ ہو چکے ہیں، جنہیں ملک کے منظم جرائم اور منشیات مافیا سے جوڑا جاتا ہے۔

'شٹ ڈاؤن' ختم کرنے کی جانب امریکی سینیٹ کی اہم پیش رفت

متعدد ڈیموکریٹس کے ساتھ طے پانے والے معاہدے کے تحت اے سی اے سبسڈیز میں توسیع پر دسمبر میں ہوگی ووٹنگ

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکی سینیٹ نے ایک اہم اقدام کی جانب پیش رفت کی ہے، جس کا مقصد وفاقی حکومت کے شٹ ڈاؤن کو ختم کرنا اور اس وقت جاری 40 روزہ بندش کو ختم کرنا ہے، جس کی وجہ سے وفاقی کارکنان کام سے باہر ہیں، خوراک کی امداد میں تاخیر ہوئی اور ہوائی سفر میں مشکلات پیدا ہوئیں۔ 'رائٹرز' کے مطابق ایک پروسیجرل ووٹ میں سینیٹرز نے ایوان نمائندگان سے منظور شدہ بل کو آگے بڑھایا، جس میں ترمیم کی جائے گی تاکہ حکومت کو 30 جنوری تک فنڈ کیا جا سکے۔ اگر سینیٹ آخر کار اس ترمیم شدہ بل کو منظور کر دیتی ہے تو اسے ایوان نمائندگان کی بھی منظوری کی ضرورت ہوگی اور پھر صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے دستخط کے لیے بھیجا جائے گا، جو عمل چند دنوں تک لے سکتا ہے۔ چند ڈیموکریٹس کے ساتھ طے پانے والے معاہدے کے تحت (جنھوں نے اپنی پارٹی کی قیادت کو مسترد کیا) ریپبلکنز نے اقرار کیا کہ دسمبر میں افورڈیبل کیئر ایکٹ (اے سی اے) کے تحت سبسڈیز کی توسیع پر ووٹ لیا جائے گا۔ یہ سبسڈیز جو کم آمدنی والے امریکیوں کو نجی صحت بیمہ کے اخراجات میں مدد دیتی ہیں، اور سال کے آخر میں ختم ہونے والی ہیں، فنڈنگ کے معاملے کے دوران ڈیموکریٹس کی ترجیح رہی ہیں۔ بل کو آگے بڑھانے کے ووٹ میں 40-60 کی برتری حاصل ہوئی، جو سینیٹ فلبسٹر کو عبور کرنے کے لیے درکار کم از کم حد ہے۔ ووٹ سے قبل وائٹ ہاؤس میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ 'ایسا لگتا ہے کہ ہم بندش کے ختم ہونے کے بہت قریب ہیں'۔

یہ بل وفاقی ایجنسیوں کو 30 جنوری تک ملازمین کو برطرف کرنے سے روک دے گا، جو وفاقی کارکن یونینز اور ان کے حامیوں کے لیے ایک بڑی کامیابی ہے، یہ ٹرمپ کی وفاقی افرادی قوت کو کم کرنے کی مہم کو روک دے گا۔ وفاقی ریکارڈز کے مطابق ٹرمپ کے دوسرے دور کی ابتدا میں تقریباً 22 لاکھ شہری وفاقی حکومت کے لیے کام کر رہے تھے، توقع ہے کہ ٹرمپ کی کم کرنے کی کوششوں کی وجہ سے اس سال کے آخر تک کم از کم 3 لاکھ ملازمین حکومت چھوڑ دیں گے۔ یہ بل تمام وفاقی ملازمین، بشمول فوجی، بارڈر پیٹرول ایجنٹس اور ہوائی ٹریفک کنٹرولرز کے لیے پچھلی تنخواہ بھی فراہم کرے گا۔ پیر کو سینیٹ کے دوبارہ اجلاس میں ریپبلکن رہنما سینیٹ کے قواعد کو بائی پاس کرنے اور بل کو تیزی سے منظور کرنے کے لیے دوطرفہ معاہدہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، ورنہ ایوان کو حتمی منظوری کے ووٹ سے پہلے پروسیجرل اقدامات میں زیادہ وقت لگ سکتا ہے، جس سے بندش اگلے ویک اینڈ تک بڑھ سکتی ہے۔

اتوار کو سینیٹ کی کارروائی کے بعد سینیٹ کے اکثریتی رہنما جان تھون نے کہا کہ آج رات یہ ایک اچھا ووٹ تھا، امید ہے کہ ہمیں کل اگلے ووٹ ترتیب دینے کا موقع ملے گا، ظاہر ہے اس کے لیے کچھ تعاون اور اتفاق درکار ہوگا۔

امریکہ میں ایئر ٹریفک کنٹرول کے عملے کی شدید کمی سے ہزاروں پروازیں متاثر

واشنگٹن، (ایجنسی) امریکہ میں حکومتی شٹ ڈاؤن کے باعث ایئر ٹریفک کنٹرول کے عملے کی

شدید کمی سے ہزاروں پروازیں متاثر ہوئیں، جس سے سفری مشکلات میں اضافہ ہوا اور ایئر لائن حکام میں تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ برطانوی خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کی رپورٹ کے مطابق فیڈرل ایوی ایشن ایڈمنسٹریشن (ایف اے اے) نے بتایا کہ ایئر ٹریفک کنٹرول کے عملے کی کمی 42 ایئرپورٹ ٹاورز اور دیگر مراکز کو متاثر کر رہی ہے، جس کے باعث کم از کم 12 بڑے امریکی شہروں (جن میں اٹلانٹا، نیوارک، سان فرانسسکو، شکاگو اور نیویارک شامل ہیں) میں پروازیں تاخیر کا شکار ہوئیں۔ اس کے علاوہ 6 مصروف فضائی راستوں پر گزرنے والی پروازیں بھی تاخیر کا سامنا کر رہی ہیں، ہفتے کے روز تقریباً ایک ہزار 500 پروازیں منسوخ اور 6 ہزار پروازیں تاخیر کا شکار ہوئیں، جب کہ جمعہ کے روز ایک ہزار 25 پروازیں منسوخ اور 7 ہزار تاخیر کا سامنا کر چکی تھیں۔ ایئر لائن حکام نے نجی طور پر کہا کہ تاخیر کے متعدد پروگراموں کی وجہ سے پروازوں کی منصوبہ بندی تقریباً ناممکن ہو گئی ہے اور اگر عملے کی کمی مزید بڑھ گئی تو نظام کے مفلوج ہونے کا خدشہ ہے۔

کنیسٹ میں غیر ملکی میڈیا کا گلا گھونٹنے کا نیا ظالمانہ بل منظور

غزہ: قابض اسرائیلی کنیسٹ نے پہلی ووٹنگ میں ایک انتہائی خطرناک قانون منظور کر لیا ہے جس کے تحت قابض حکومت کو یہ اختیار حاصل ہو جائے گا کہ وہ کسی بھی غیر ملکی میڈیا ادارے کو محض اس بنیاد پر بند کر سکے کہ وہ مبینہ طور پر "ریاست کی سیکورٹی کے لیے نقصان دہ" ہے۔ یہ اقدام عارضی انتظام کے بجائے ایک مستقل قانون کی شکل اختیار کر گیا ہے جس کے ذریعے قابض اسرائیلی وزیرِ مواصلات کے اختیارات میں بے پناہ اضافہ کر دیا گیا ہے اور ان پر کسی عدالتی نگرانی کو ختم کر دیا گیا ہے۔

یہ متنازعہ بل صہیونی جماعت لیکوڈ کے رکن کنیسٹ اریئیل کالنر کی جانب سے پیش کیا گیا تھا، جسے 50 ووٹوں کی اکثریت سے منظور کیا گیا جبکہ 41 ارکان نے اس کی مخالفت کی۔ اب یہ بل قومی سلامتی کمیٹی کو واپس بھیج دیا گیا ہے تاکہ اسے حتمی طور پر دوسری اور تیسری خواندگی کے لیے تیار کیا جا سکے۔

نئے قانون کا عنوان ہے "غیر ملکی نشریاتی ادارے کے ذریعے ریاستی سیکورٹی کو نقصان سے بچاؤ کا قانون"۔ اس قانون کا بنیادی مقصد اس نام نہاد "میڈیا ایمرجنسی" کو مستقل بنانا ہے جو قابض اسرائیل نے غزہ پر مسلط کردہ جنگ کے دوران نافذ کی تھی۔

قانون کے مطابق قابض وزیرِ مواصلات کو یہ اختیار دیا جا رہا ہے کہ وہ بغیر کسی عدالتی فیصلے کے اسرائیل کے اندر کام کرنے والے کسی بھی غیر ملکی چینل یا ویب سائٹ کو بند کرنے، اس کی نشریات روکنے یا ڈیجیٹل طور پر اس کی رسائی منقطع کرنے کے احکامات جاری کر سکے۔ وزیر کو یہ اختیار بھی حاصل ہوگا کہ وہ کسی مخصوص میڈیا مواد کی اشاعت یا نشر پر پابندی لگائے اور وزیرِ دفاع سے رابطہ کر کے سیٹلائٹ کے ذریعے نشریات کی ترسیل روکنے کے لیے "تکنیکی اقدامات" کرے۔ بل میں یہ بھی شامل ہے کہ میڈیا اداروں کی بندش کے فیصلوں کی باقاعدہ یا ادواری جانچ کا طریقہ ختم کر دیا جائے گا، یعنی ایک بار وزیر کے دستخط سے جاری ہونے والا حکم غیر معینہ مدت تک مؤثر رہے گا جب تک کہ خود وزیر اسے منسوخ نہ کر دے۔ مزید یہ کہ اس قانون کے نفاذ کو کسی فوجی مہم یا ہنگامی حالت کے اعلان سے مشروط نہیں رکھا گیا۔

اس قانون کے تحت وہ ادارے جو قابض حکومت کے احکامات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نشریات جاری رکھیں گے، ان پر بھاری جرمانے اور قانونی سزائیں عائد کی جائیں گی۔

قابض اسرائیلی حکومت کا یہ اقدام اس پالیسی کا تسلسل ہے جس کے تحت وہ غیر ملکی میڈیا کی آزادی کو مسلسل محدود کر رہی ہے۔ غزہ پر جاری جارحیت کے دوران قابض حکومت نے نام نہاد "میڈیا ایمرجنسی قانون" کا استعمال کرتے ہوئے متعدد عربی اور بین الاقوامی نیوز چینلز کے دفاتر بند کیے، ان کے نامہ نگاروں کو کام سے روکا اور صحافیوں پر سخت پابندیاں عائد کیں۔

یہ قانون اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ قابض اسرائیل اپنی درندگی، خبروں پر سنسرشپ اور سچ چھپانے کی کوششوں کے ذریعے نہ صرف فلسطینیوں کے خلاف اپنے جنگی جرائم کو چھپانا چاہتا ہے بلکہ عالمی ذرائع ابلاغ کو بھی خاموش کر دینا چاہتا ہے تاکہ دنیا فلسطین میں جاری نسل کشی اور تباہی کو نہ دیکھ سکے۔

حماس نے قابض اسرائیل کی جانب سے جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزیوں کا ریکارڈ پیش کر دیا

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے عالمی ثالثوں اور ضامن ممالک سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ قابض اسرائیل کی جانب سے شرم الشیخ میں طے پانے والے جنگ بندی معاہدے کی مسلسل خلاف ورزیوں کو فوری طور پر روکنے کے لیے عملی اقدامات کریں۔ حماس نے اپنے بیان میں واضح کیا کہ وہ معاہدے کی تمام شقوں پر مکمل طور پر کاربند ہے اور اپنے عوام کے تئیں اپنی قومی اور انسانی ذمہ داری ادا کر رہی ہے۔ حماس نے اپنے بیان میں ان تمام ممالک، اداروں اور انسانی تنظیموں کی کوششوں کو سراہا جو اس معاہدے کے قیام کے لیے سرگرم رہیں۔ حماس نے ان بین الاقوامی موقف کی بھی تحسین کی جو غزہ کی پٹی میں فلسطینی عوام کے خلاف ہونے والی نسل کشی کو مسترد کرتے ہیں۔

حماس نے کہا کہ فلسطینی مزاحمتی دھڑوں نے معاہدے پر نہایت دیانت داری اور نیک نیتی کے ساتھ عمل درآمد کیا۔ نفاذ کے آغاز کے 72 گھنٹوں کے اندر اندر بیس قابض اسرائیلی اسیران کو زندہ حالت میں رہا کیا گیا اور ہلاک قیدیوں کی لاشوں کی تلاش بھی ثالثوں اور بین الاقوامی ریڈ کراس کے تعاون سے جاری رکھی گئی، اگرچہ میدان میں تباہی اور سخت حالات کا سامنا ہے۔

قابض اسرائیل کی خروقات: قتل، تباہی اور امداد کی روک تھام

حماس نے قابض اسرائیل پر الزام عائد کیا کہ وہ معاہدے کی روزانہ اور منظم انداز میں خلاف ورزی کر رہا ہے۔ قابض فوج شہریوں کو نشانہ بنا رہی ہے، ان کے گھروں کو مسمار کر رہی ہے، گرفتاریاں کر رہی ہے اور انسانی امداد اور ایندھن کی رسائی میں رکاوٹیں ڈال رہی ہے۔ حماس کے مطابق معاہدے کے نفاذ کے بعد سے اب تک 271 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں جن میں 91 فیصد عام شہری ہیں۔ ان شہداء میں 107 بچے اور 39 خواتین شامل ہیں، جبکہ 622 فلسطینی زخمی ہوئے جن میں اکثریت بچوں، خواتین اور بزرگوں کی ہے۔

بیان میں بتایا گیا کہ قابض اسرائیلی فوج نے 35 فلسطینیوں کو گرفتار کیا اور متفقہ طور پر طے شدہ عارضی انخلا کی سرحدوں سے تجاوز کرتے ہوئے گھروں کو دھماکوں سے اڑایا۔ اس کے ساتھ ساتھ قابض انتظامیہ نے انروا کی امدادی قافلوں کو روک دیا اور روزانہ امدادی ٹرکوں کی تعداد 600 سے کم کر کے 200 سے بھی کم کر دی۔

حماس نے مزید کہا کہ قابض اسرائیل نے غزہ کی بجلی پیدا کرنے والی واحد پاور اسٹیشن کو چلانے سے متعلق معاہدے کی شق پر بھی عمل نہیں کیا۔ اس نے ملبہ ہٹانے اور بنیادی ڈھانچے کی بحالی کے لیے ضروری آلات کی آمد پر پابندی عائد کر رکھی ہے، جس کے نتیجے میں غزہ مکمل مفلوجی کا شکار ہے۔

تحریک نے قابض اسرائیل پر الزام لگایا کہ اس نے رفح کراسنگ کو بند کر کے مریضوں، طلبہ اور شہریوں کو سفر سے روکا، جبکہ معاہدے کے مطابق اس کراسنگ کو کھلا رہنا تھا۔ مزید برآں قابض اسرائیلی فوج نے شہداء کی لاشوں کی بے حرمتی کی اور اسیران اور لاپتہ افراد کی فہرستوں میں دانستہ ردوبدل کیا۔

ثالثوں سے فوری مطالبات: خلاف ورزیوں کا خاتمہ اور معاہدے کی ضمانت

حماس نے ثالث ممالک، عالمی اداروں اور انسانی تنظیموں سے فوری اپیل کی کہ وہ قابض اسرائیل کو شرم الشیخ معاہدے پر مکمل عمل درآمد کا پابند بنائیں۔ حماس نے اپنے مطالبات میں کہا کہ قابض اسرائیل کی تمام خلاف ورزیوں کا فوری خاتمہ کیا جائے، فلسطینی شہریوں کے قتل و ظلم و تشدد کو روکا جائے، اور غزہ سے مرحلہ وار انخلا کے متفقہ منصوبے پر عمل کیا جائے۔ تحریک نے اس بات پر بھی زور دیا کہ طے شدہ مقدار میں انسانی امداد اور ایندھن داخل ہونے کو یقینی بنایا جائے اور یہ امداد براہ راست فلسطینی عوام تک پہنچے۔ بیان میں کہا گیا کہ انروا کو غزہ میں آزادانہ طور پر کام کرنے اور امداد تقسیم کرنے کی اجازت دی جائے، رفح اور زیکیم کراسنگ کو دونوں سمتوں میں کھولا جائے تاکہ شہریوں کی آمدورفت اور امدادی سامان کی ترسیل میں رکاوٹ نہ ہو۔ حماس نے مطالبہ کیا کہ سرد موسم کے پیش نظر خیموں اور رہائشی سامان کو داخل ہونے دیا جائے، بجلی گھر کو دوبارہ فعال کیا جائے اور اس کے لیے ایندھن فراہم کیا جائے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ غزہ کی تباہ شدہ عمارتوں کا ملبہ ہٹانے کے لیے بھاری مشینری اور آلات داخل کرنے کی اجازت دی جائے تاکہ بنیادی ڈھانچے کی بحالی ممکن ہو سکے۔ حماس نے تمام لاپتہ اور گرفتار فلسطینیوں کے بارے میں مکمل تفصیلات ظاہر کرنے، اور طبی، امدادی، میڈیا اور سول ڈیفنس ٹیموں کو غزہ میں بلا روک ٹوک داخل ہونے کی اجازت دینے کا بھی مطالبہ کیا۔

قابض اسرائیل ذمہ دار، عالمی برادری فوری حرکت میں آئے

حماس نے اپنے بیان کے اختتام پر کہا کہ وہ معاہدے کی پاسداری اپنے عوام کے تئیں اخلاقی اور انسانی ذمہ داری سمجھتی ہے۔ تاہم قابض اسرائیل ان خروقات اور معاہدے کو سبوتاژ کرنے کی تمام تر کوششوں کا مکمل ذمہ دار ہے۔ تحریک نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ فوری، سنجیدہ اور عملی اقدام کرے تاکہ اس جارحیت کو روکا جا سکے، غزہ کا محاصرہ ختم ہو، اور فلسطینی عوام کو امن، آزادی اور عزت کے ساتھ زندگی گزارنے کا حق ملے۔

قابض اسرائیل کے 282 حملے: جنگ بندی کے بعد بھی غزہ میں خونریزی جاری

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے غزہ کی پٹی میں جنگ بندی معاہدے کے نفاذ کے بعد پہلے ہی مہینے کے دوران کم از کم 282 سنگین خلاف ورزیاں کی ہیں جن کے نتیجے میں 242 فلسطینی شہید اور 620 زخمی ہو گئے۔

غزہ میں قائم سرکاری میڈیا آفس نے پیر کے روز اپنے بیان میں بتایا کہ قابض اسرائیل نے 10 اکتوبر کو نافذ ہونے والے جنگ بندی معاہدے کو کھلم کھلا اور منظم انداز میں پامال کیا ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ یہ خروقات بین الاقوامی قوانین اور انسانی اصولوں کی صریح خلاف ورزی ہیں جو عالمی برادری کے ضمیر پر سوالیہ نشان ہیں۔

اعداد وشمار کے مطابق قابض اسرائیلی فوج نے عام شہریوں پر براہِ راست 88 بار فائرنگ کی، 12 بار رہائشی علاقوں میں دراندازی کی اور متعین کردہ "پیلا خط" پار کیا۔ اس کے علاوہ 124 بار فضائی بمباری اور نشانہ بنا کر حملے کیے گئے جبکہ 52 رہائشی عمارتوں کو دھماکوں سے مسمار کر دیا گیا۔ اس دوران مختلف علاقوں سے 23 فلسطینی شہریوں کو گرفتار بھی کیا گیا۔

غزہ کے سرکاری میڈیا آفس نے قابض اسرائیل کے ان جارحانہ اقدامات کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ان خروقات کی مکمل ذمہ داری قابض طاقت پر عائد ہوتی ہے جو انسانی المیے کو مزید گہرا کر رہی ہے۔

دفتر کے ترجمان نے واضح کیا کہ یہ مسلسل خلاف ورزیاں نہ صرف جنگ بندی معاہدے کی روح کو مجروح کر رہی ہیں بلکہ قابض اسرائیل کی جانب سے عالمی برادری اور ضامن ممالک کے سامنے کیے گئے وعدوں کی بھی صریح توہین ہیں۔ بیان میں امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ، ضامن ممالک اور ثالث فریقوں سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ قابض اسرائیل پر فوری اور مؤثر دباؤ ڈالیں تاکہ ان خروقات کا سلسلہ بند کیا جا سکے اور اس پر معاہدے کی پاسداری لازمی بنائی جائے۔

سرکاری میڈیا آفس نے مزید کہا کہ غزہ کی سرحدی گذرگاہوں کو مکمل اور مستقل طور پر کھولا جائے تاکہ غذائی اجناس، امدادی سامان اور تجارتی ٹرکوں کی آمد ورفت بلا رکاوٹ ممکن ہو سکے جیسا کہ معاہدے میں واضح طور پر درج ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ فوری طور پر ادویات، طبی آلات اور ضروری سامانِ علاج داخل کرنے کی اجازت دی جائے اور رفح کراسنگ کو کھولا جائے تاکہ 22 ہزار سے زائد زخمیوں اور مریضوں کو بیرون ملک علاج کے لیے منتقل کیا جا سکے۔ ترجمان نے وضاحت کی کہ ان زخمیوں کو پانچ لاکھ سے زائد جراحی عمل درکار ہیں جو موجودہ تباہ کن انسانی حالات میں غزہ کے مقامی طبی عملہ انجام دینے سے قاصر ہے۔

'غزہ کی زمین پر کسی ترک فوجی کا پاؤں نہیں پڑے گا'، اسرائیل کا ترکی کو دوٹوک پیغام

تل ابیب، (ایجنسیاں): اسرائیلی وزیراعظم کے دفتر کی ترجمان شوش بیڈروسیئن نے ایک بار پھر واضح کیا ہے کہ غزہ میں بین الاقوامی فورس کی تعیناتی کی صورت میں ترکی کے فوجی دستوں کو شامل کرنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ اسرائیلی اخبار کے مطابق تل ابیب نے اس مؤقف سے امریکہ کو بھی آگاہ کر دیا ہے کہ اسرائیل کسی بھی حالت میں غزہ میں ترک فوج کی موجودگی کو قبول نہیں کرے گا۔ ترجمان نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ 'غزہ کی زمین پر کسی ترک فوجی کا پاؤں نہیں لگے گا'۔ خیال رہے اس سے قبل اسرائیل نے امریکی منصوبے کے تحت غزہ میں بین الاقوامی امن فورس کی تجویز پر بھی تحفظات کا اظہار کیا تھا۔ گزشتہ ماہ ہنگری میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے اسرائیلی وزیر خارجہ گیڈیون سار نے کہا تھا کہ جو ممالک غزہ میں اپنی افواج بھیجنے کا ارادہ رکھتے ہیں، انہیں کم از کم اسرائیل کے ساتھ منصفانہ رویہ اپنانا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ صدر رجب طیب اردوان کی قیادت میں ترکی نے اسرائیل کے خلاف جارحانہ مؤقف اپنایا ہے، اس لیے اسرائیل کسی طور پر ترک فوج کو غزہ کی پٹی میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دے گا۔

حماس نے 11 سال قبل ہلاک ہونے والے اسرائیلی فوجی کی لاش واپس کر دی

2014 کی غزہ جنگ میں مارا گیا تھا صہیونی فوج ا لیفٹیننٹ حدار گولڈن

غزہ، (ایجنسیاں): اسرائیل کو 11 سال بعد 2014 کی غزہ جنگ میں ہلاک ہونے والے فوجی لیفٹیننٹ حدار گولڈن کی لاش واپس مل گئی ہے جسے حماس نے اس وقت سے اپنے قبضے میں رکھا ہوا تھا۔ اسرائیلی فوج کے مطابق 23 سالہ لیفٹیننٹ گولڈن کی باضابطہ شناخت کر لی گئی ہے اور اب انہیں اسرائیل میں سپردِ خاک کیا جائے گا۔ وہ والدین، ایک بہن، دو بھائیوں اور منگیتر کو سوگوار چھوڑ گئے۔ حماس کے عسکری ونگ نے گزشتہ روز اعلان کیا تھا کہ جنگ بندی معاہدے کے تحت وہ لیفٹیننٹ گولڈن کی لاش واپس کرے گا۔ اس معاہدے کے پہلے مرحلے میں حماس اب تک 20 زندہ یرغمالیوں اور 28 میں سے 24 جاں بحق افراد کی لاشیں واپس کر چکی ہے۔ اسرائیلی وزیراعظم بنیامین نیتن یاہو اور صدر آئزک ہرزوگ نے بتایا کہ وہ گزشتہ 11 سال سے اپنے دفاتر میں لیفٹیننٹ گولڈن کی تصویر رکھے ہوئے تھے۔ اسرائیلی ڈیفنس فورسز (آئی ڈی ایف) کے مطابق گولڈن کی واپسی کے لیے گزشتہ ایک دہائی کے دوران خفیہ معلومات اور زمینی کارروائیوں پر مبنی وسیع کوششیں کی گئیں۔ فوج نے گولڈن کے خاندان سے تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ تمام جاں بحق یرغمالیوں کی واپسی کے لیے کوششیں جاری رہیں گی۔ اسرائیلی فورسز کے مطابق غزہ میں اب بھی چار یرغمالی موجود ہیں جن میں تین اسرائیلی اور ایک تھائی شہری شامل ہیں۔

'وزن کم نہ کیا تو آف شور پلیٹ فارم پر جانے کے اہل نہیں'

برطانوی کمپنی نے موٹے ملازمین کو نوکری سے نکالنے کی دھمکی دے دی، نوکریاں خطرے میں

لندن، (ایجنسیاں): بحیرہ شمال میں تیل کے کنوؤں پر کام کرنے والے آف شور مزدوروں کو خبردار کیا گیا ہے کہ اگر انہوں نے وزن کم نہ کیا تو وہ آف شور پلیٹ فارم پر جانے کے اہل نہیں رہیں گے، جس سے ان کی نوکریاں خطرے میں پڑ سکتی ہیں۔ برطانوی کمپنی آف شور انرجیز نے اعلان کیا ہے کہ نومبر 2026 سے سمندر میں موجود تیل کے پلیٹ فارمز پر جانے والے ہر مزدور کا زیادہ سے زیادہ وزن 124.7 کلوگرام (کپڑوں سمیت) ہونا ضروری ہوگا تاکہ ہنگامی صورتحال میں ہیلی کاپٹر کے ذریعے انہیں محفوظ طور پر ریسکیو کیا جا سکے۔ برطانوی کوسٹ گارڈ کے مطابق ریسکیو ہیلی کاپٹر پر نصب ونچ 249 کلوگرام تک وزن اٹھا سکتی ہے، جس میں ایک ریسکیو ورکر (90.3 کلوگرام)، ایک اسٹریچر (29 کلوگرام) اور بچاؤ کا سامان (5 کلوگرام) شامل ہوتا ہے۔ کمپنی کے مطابق، فی الحال 2 ہزار 200 سے زائد مزدور ایسے ہیں جن کا وزن مقررہ حد سے زیادہ ہے۔ اگر انہوں نے وزن کم نہ کیا تو انہیں ملازمت سے فارغ کیا جا سکتا ہے۔ یہ پالیسی میری ٹائم اینڈ کوسٹ گارڈ ایجنسی کی جانب سے جاری کردہ وارننگ کے بعد لائی گئی، جس میں کہا گیا تھا کہ ریسکیو مشینری بھاری وزن محفوظ طریقے سے نہیں اٹھا سکتی، جو کسی ہنگامی ریسکیو کے دوران حادثے کا باعث بن سکتا ہے۔ برطانوی میڈیا کے مطابق، 2008 کے بعد سے آف شور مزدوروں کا اوسط وزن 10 کلوگرام بڑھ چکا ہے۔

ٹرمپ کی دستاویزی فلم میں ایڈیٹنگ پر تنقید کے بعد 'بی بی سی' کے اعلیٰ عہدیدار مستعفی

لندن، (ایجنسی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی ڈاکیومنٹری میں ایڈیٹنگ تنازع کے بعد برطانوی نشریاتی ادارے بی بی سی کے ڈائریکٹر جنرل ٹم ڈیوی اور سی ای او ڈیبورا ٹرنس نے اپنے عہدوں سے استعفیٰ دے دیا۔ رپورٹس کے مطابق بی بی سی پر الزام عائد کیا گیا ہے کہ ادارہ اپنی رپورٹنگ میں سیاسی غیر جانبداری برقرار رکھنے میں ناکام رہا۔ متنازع ڈاکیومنٹری میں 6 جنوری 2021 کو ٹرمپ کی تقریر کے مختلف حصے اس انداز میں ایڈیٹ کیے گئے کہ ایسا محسوس ہوا جیسے وہ اپنے حامیوں کو کیپٹل ہل پر مارچ اور 'شدید مزاحمت' کی ترغیب دے رہے ہوں۔ یہ ایڈیٹ شدہ پروگرام گزشتہ سال امریکی انتخابات سے صرف ایک ہفتہ قبل نشر کیا گیا تھا۔ دی ٹیلی گراف پر شائع ایک لیک رپورٹ کے مطابق، بی بی سی نے نہ صرف غزہ جنگ کی رپورٹنگ میں فلسطینیوں کیخلاف تعصب دکھایا بلکہ ٹرانس ایشوز اور ٹرمپ تقریر ایڈیٹنگ کے معاملات پر بھی ادارہ شدید دباؤ میں رہا۔ ذرائع کے مطابق، بی بی سی جلد ہی ان تمام تنازعات پر باقاعدہ معافی جاری کرنے پر غور کر رہا ہے۔ دوسری جانب وائٹ ہاؤس پہلے ہی برطانوی براڈکاسٹر کو 'پروپیگنڈا مشین' قرار دے چکا ہے۔

فوج کی حمایت کا الزام، 90 ہزار فالوورز والی ٹک ٹاکر اغوا کے بعد قتل

باماکو، (ایجنسیاں): مغربی افریقی ملک مالی میں شدت پسندوں نے ایک ٹک ٹاکر خاتون کو اغوا کے بعد قتل کر دیا۔ مقتولہ کی ہلاکت نے پورے ملک کو شدید صدمے میں مبتلا کر دیا ہے۔ غیر ملکی خبر ایجنسی اے ایف پی کے مطابق شمالی مالی کے علاقے ٹمبکٹو کے شہر تونکا سے تعلق رکھنے والی مریم سسے نامی خاتون ٹک ٹاک پر ویڈیوز شیئر کرتی تھیں اور ان کے 90 ہزار سے زائد فالوورز تھے۔ مقامی حکام کے مطابق شدت پسندوں نے مریم پر الزام لگایا تھا کہ وہ فوج کے ساتھ تعاون کر رہی ہیں اور ان کی تحریکات کے بارے میں معلومات فراہم کرتی ہیں۔ خاتون کے بھائی نے بتایا کہ انہیں جمعرات کے روز اغوا کیا گیا اور بعد میں سرعام قتل کر دیا گیا۔

رپورٹ کے مطابق مریم کے قتل نے مالی کے عوام میں غصہ اور خوف کی لہر دوڑا دی ہے، خاص طور پر ایسے وقت میں جب ملک ایک فوجی حکومت (ملٹری جونٹا) کے زیرِ انتظام ہے جو 2012 سے جاری شدت پسند بغاوت پر قابو پانے میں ناکام دکھائی دیتی ہے۔

تھائی لینڈ کی سرحد کے قریب تارکین وطن کی کشتی الٹ گئی، 7 لاشیں برآمد

3 روز قبل حادثے کا شکار ہونے والی کشتی میں سوار تھے 90 افراد، ملائیشین میری ٹائم انفورسمنٹ ایجنسی ریسکیو میں مصروف

کوالالمپور، (ایجنسیاں) تھائی لینڈ کی سرحد کے قریب تارکین وطن کی ایک کشتی الٹنے کے بعد کم از کم سات لاشیں برآمد کر لی گئیں، کشتی میں 90 افراد سوار تھے۔ عالمی خبر رساں ادارے اے ایف پی کی رپورٹ کے مطابق ملائیشیا کے حکام کا کہنا ہے کہ کشتی میں غیر قانونی تارکین وطن سوار تھے جو میانمار سے روانہ ہوئے تھے اور یہ تقریباً 300 افراد کے ایک گروپ کا حصہ تھے جو کئی کشتیوں میں تقسیم ہو گئے تھے۔ قداح ریاست کے پولیس سربراہ اعدزلی ابوشاہ نے ملائیشین میڈیا کو بتایا کہ تھائی لینڈ کے تاروٹاؤ جزیرے کے قریب اور ملائیشیا کے جزیرہ لینکاوی کے شمال میں الٹنے والی کشتی میں تقریباً 90 افراد سوار تھے۔ ملائیشین میری ٹائم انفورسمنٹ ایجنسی کے شمالی ریاستوں قداح اور پرلیس کے ڈائریکٹر رولی مصطفیٰ نے ایک بیان میں کہا کہ اتوار کے روز لینکاوی کے پانیوں میں تین زندہ افراد اور 6 لاشیں ملی ہیں، جس سے ہلاکتوں کی مجموعی تعداد سات ہو گئی ہے، جبکہ اب تک کم از کم 13 افراد کو زندہ بچا لیا گیا ہے۔ رولی مصطفیٰ نے کہا کہ اتوار کو

برآمد ہونے والی لاشوں میں ایک بچی اور پانچ خواتین شامل ہیں، تاہم ان کی قومیت یا نسل ظاہر نہیں کی گئی۔ اعدزلی ابوشاہ نے قومی خبر رساں ادارے برنامہ کو بتایا کہ ہفتے کو ملی ایک لاش کے بارے میں خیال ہے کہ وہ میانمار کی ستائی ہوئی روہنگیا اقلیت سے تعلق رکھنے والی خاتون کی ہے۔ رولی مصطفیٰ نے مزید کہا کہ تلاش اور بچاؤ کی کارروائیاں پیر کو دوبارہ شروع کی گئیں اور یہ ممکن ہے کہ مزید زندہ یا ہلاک شدہ افراد سمندر میں مل جائیں۔ ریاستی پولیس سربراہ کے مطابق کشتی غالباً تین روز قبل ڈوبی تھی۔ اعدزلی کے مطابق، میانمار سے روانہ ہونے والے 300 تارکین وطن میں سے کچھ کو لے جانے والی دو دیگر کشتیاں بھی لاپتہ ہیں، جیسا کہ ویب سائٹ فری ملائیشیا ٹوڈے نے رپورٹ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ابتدائی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ گروپ پہلے ایک بڑی کشتی میں سوار ہوا تھا جو انہیں ملائیشیا کے قریب پانیوں میں لے گئی۔ انہوں نے برنامہ کو بتایا کہ جب وہ سرحد کے قریب پہنچے تو انہیں ہدایت دی گئی کہ وہ تین چھوٹی کشتیوں میں منتقل ہو جائیں، ہر کشتی میں تقریباً 100 افراد سوار تھے۔ اعدزلی ابوشاہ نے کہا کہ ہم نے ملائیشین میری ٹائم انفورسمنٹ ایجنسی اور میرین پولیس سے درخواست کی ہے کہ وہ تلاش اور بچاؤ کی کارروائیاں شروع کریں اور دیگر لاپتا کشتیوں کو تلاش کریں۔ ملائیشین پولیس نے اے ایف پی کی جانب سے تبصرے کی درخواست کا جواب نہیں دیا۔ مالی طور پر نسبتاً خوشحال ملائیشیا میں ایشیا کے غریب حصوں سے آئے ہوئے لاکھوں تارکین وطن آباد ہیں۔

غزہ کو ہنگامی امداد کی فراہمی کی خاطر رفح کراسنگ کھولنے کے لیے قابض اسرائیل پر دباؤ ڈالا جائے: اسماعیل رضوان

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت حماس کے رہ نما اسماعیل رضوان نے قابض اسرائیل پر زور دیا ہے کہ وہ مصر و فلسطین کی سرحد پر واقع رفح زمینی کراسنگ کھولے تاکہ فوری انسانی امداد غزہ میں پہنچائی جا سکے۔

رضوان نے نامہ نگاروں سے گفتگو میں کہا کہ حماس اور دیگر فلسطینی مزاحمتی گروپ مکمل طور پر فائر بندی کے معاہدے پر عمل درآمد کے لیے پرعزم ہیں اور اس معاہدے کی مکمل پاسداری میں تعاون کر رہے ہیں۔

انہوں نے واضح کیا کہ قابض اسرائیل مسلسل فائر بندی کے معاہدے کی خلاف ورزیاں کر رہا ہے اور شہریوں کو نشانہ بنانا بند نہیں کر رہا۔ رضوان کے مطابق اس معاہدے کے بعد سے اب تک شہداء کی تعداد 241 تک پہنچ چکی ہے۔

اسماعیل رضوان نے غزہ کی انسانی صورتحال کو انتہائی تشویشناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ قحط اور طبی سامان کی کمی بڑھتی جا رہی ہے اور داخل ہونے والی امدادی گاڑیوں کی تعداد 150 سے 200 کے درمیان محدود ہے، جب کہ طے پایا تھا کہ غزہ کو روزانہ 600 ٹک امدادی سامان فراہم کیا جائے گا۔

انہوں نے بتایا کہ مزاحمت اسرائیلی قیدیوں کی لاشوں کے مسئلے کو جلد از جلد حل کرنے کے لیے سرگرم ہے اور حماس نے انسانی مفاہمت کے تحت "صفر زون" سے مزاحمت کاروں کو نکالنے کے لیے اپنے تیاری کی اطلاع دی ہے۔

سنہ 2023ء کے 7 اکتوبر سے قابض اسرائیل امریکی اور یورپی حمایت کے ساتھ غزہ میں شہریوں کے خلاف اجتماعی قتل عام اور نسل کشی کر رہا ہے، جس میں قتل، بھوک، تباہی، جبری نقل مکانی اور گرفتاریاں شامل ہیں، اور بین الاقوامی اپیلوں اور عالمی عدالت انصاف کے فیصلوں کو نظرانداز کیا گیا ہے۔ اس مسلسل جارحیت کے نتیجے میں 239 ہزار سے زائد فلسطینی شہید اور زخمی ہو چکے ہیں، جن میں زیادہ تر بچے اور خواتین ہیں، جبکہ 11 ہزار سے زائد لاپتہ ہیں اور لاکھوں بے گھر فلسطینی شدید قحط اور بھوک کا سامنا کر رہے ہیں، جس سے متعدد کی جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔

"غزہ میں مرنے والے بچ گئے اور بچنے والے مر گئے"، فلسطینی لڑکی کی داستان غم

غزہ: غزہ کے شمالی علاقے بیت لاھیا کے ملبے تلے سے ایک نوجوان فلسطینی لڑکی آیہ ابونصر کی آواز اٹھی، جس میں دکھ، کرب اور صبر کی کہانی ایک ساتھ بولتی ہے۔ اس نے اپنی داستان سیاہی سے لکھی نہ کاغذ پر، بلکہ آنسوؤں، یادوں اور بے پایاں غم کے ساتھ سنائی۔ یہ ایک ایسی سچی روداد ہے جو اس جنگ کے دوران غزہ کے شہریوں پر گذرنے والے بدترین ایام کی گواہی دیتی ہے۔

29 سالہ آیہ ابونصر نے سنہ 2024ء کے 29 اکتوبر کو بیت لاھیا کے ایک پانچ منزلہ رہائشی عمارت پر قابض اسرائیل کے بمباری حملے میں اپنے خاندان کے 150 افراد کو کھو دیا تھا۔ مرکز اطلاعات فلسطین کے نامہ نگار سے گفتگو میں آیہ نے بتایا کہ وہ لمحہ ایسا تھا جب "ہر چیز بجھ گئی" اور اسی لمحے سے اس نے اپنی کتاب کا عنوان چنا: "غزہ میں مرنے والے بچ گئے اور بچنے والے مر گئے"۔

آگ اور خون میں لپٹی ہجرت کی داستان

آیہ کہتی ہے کہ جنگ نے اسے کوئی اختیار نہیں دیا۔ "جنگ میری زندگی میں ایسے داخل ہوئی جیسے اندھیری رات کسی روشن گھر پر چڑھ دوڑے۔ اس نے میرا گھر، میرا خاندان، میرا کام اور میرا امن سب چھین لیا"۔

قابض اسرائیل کی جانب سے بار بار جنوبی غزہ کی طرف نقل مکانی کی دھمکیوں اور انتباہات کے باوجود آیہ نے آخری لمحے تک شمالی غزہ میں رہنے کا فیصلہ کیا۔ مگر جب جارحیت شدت اختیار کر گئی، تو اسے بھی زبردستی ہجرت کے اس کٹھن سفر پر نکلنا پڑا، جہاں راستے میں ٹینک اور لڑاکا طیارے اس کے سر پر منڈلا رہے تھے۔

وہ ان لمحات کو یوں یاد کرتے ہوئے بتاتی ہے کہ "وہ دن خوفناک تھا، ٹینک ہمارے ساتھ چل رہے تھے، قابض فوجی تلاشی لے رہے تھے، توہین کر رہے تھے، گرفتاریاں کر رہے تھے اور میری ماں روتی تھی کہ وہ اپنے بیٹوں کو شمال میں چھوڑ آئی ہے"۔

اسی لمحے آیہ نے طے کر لیا کہ "میرا فرض ہے کہ میں سچائی کو محفوظ رکھوں، تاکہ دنیا جانے کہ غزہ میں کیا ہو رہا ہے"۔

غم سے خدمتِ خلق تک

اپنے خاندان کے 150 افراد کو کھونے کے بعد بھی آیہ نے درد کو خود پر غالب نہیں آنے دیا۔ وہ نفسیاتی مدد کے مراکز میں کام کرنے لگی، جہاں وہ جنگ سے متاثرہ خواتین کو حوصلہ دینے لگی۔ آیہ کہتی ہے کہ "یہ قبضہ میری طاقت کو نہیں توڑ سکتا اور نہ ہی میری آواز کو خاموش کر سکتا ہے"۔ اپنی کتاب کے ایک باب "پہلی ملاقات" میں وہ بیان کرتی ہے کہ کس طرح اس نے کھو جانے کے احساس کے باوجود دوبارہ زندگی کی طرف لوٹنے کی کوشش کی اور خود جیسی متاثرہ عورتوں کے لیے سہارا بنی۔

جہنم کے بیچ سے اٹھتی آوازیں

آیہ کی کتاب میں درجنوں فلسطینی خواتین کی حقیقی کہانیاں درج ہیں۔ وہ ان ماؤں کا ذکر کرتی ہے جو اپنے بچوں کی لاشوں کے اوپر چیخیں مارتی رہیں، ان مردوں کا جو گولیوں اور بمباری کے سائے میں امداد کی قطاروں میں کھڑے رہتے ہیں اور ان تہواروں کا جواب صرف ویران خیموں اور آنسوؤں کے ساتھ گزرتے ہیں۔

وہ خیموں کی زندگی کا ذکر کرتے ہوئے بتاتی ہے کہ وہاں نہ کوئی پرائیویسی ہے، نہ ادویات، نہ علاج کی سہولت۔ بیمار اپنے علاج کے انتظار میں دنوں نہیں، مہینوں تک موت کے دہانے پر پڑے رہتے ہیں۔

غزہ سے دنیا تک

آیہ ابونصر کی کتاب کو سلطنتِ عمان میں باضابطہ طور پر شائع کیا گیا، جہاں اس کا پہلا اجراء ہوا، اور اب یہ کئی بین الاقوامی کتب خانوں میں دستیاب ہے۔ آیہ کہتی ہے کہ یہ کتاب محض ایک ادبی تخلیق نہیں بلکہ ایک تاریخی دستاویز ہے، جو دنیا کو یہ بتاتی ہے کہ "غزہ میں جو کچھ ہوا، وہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا، اپنے جسم سے جھیلا"۔ وہ مزید کہتی ہے کہ "میں نے لکھا تاکہ میرے پیاروں کے نام مٹ نہ جائیں، اور غزہ دو مرتبہ نہ مرے؛ ایک بار ملبے تلے اور دوسری بار دنیا کی خاموشی میں"۔ آیہ ابونصر صرف ایک بچ جانے والی نہیں، بلکہ ایک گواہ اور مزاحم ہے۔ اس نے لفظوں سے مزاحمت کی، تاکہ دنیا یاد رکھے کہ ہر ایک عدد کے پیچھے ایک انسان ہے، ہر خبر کے پیچھے ایک گھر ہے، جو کبھی قہقہوں سے گونجتا تھا۔

غزہ کی بحالی کا راستہ دشوار اور طویل ہے، سنجیدہ سیاسی اور انسانی عزم ناگزیر: لازارینی

غزہ: اقوام متحدہ کی فلسطینی پناہ گزینوں کی ریلیف اینڈ ورکس ایجنسی 'انروا' کے کمشنر جنرل فیلپ لازارینی نے کہا ہے کہ غزہ کی بحالی کا سفر ابھی طویل اور دشوار ہے، باوجود اس کے کہ جنگ بندی نے نسبتاً سکون فراہم کیا ہے۔ انہوں نے شہری اداروں کو بنیادی خدمات کی فراہمی دوبارہ شروع کرنے کے لیے مستحکم ماحول فراہم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

لازارینی نے اپنے مضمون میں واضح کیا کہ غزہ میں انسانی صورتحال اب بھی سنگین ہے، جہاں مقیم افراد کو پناہ، خوراک اور صاف پانی حاصل کرنے میں شدید مشکلات کا سامنا ہے، جبکہ موسم سرما تیزی سے قریب آ رہا ہے۔ انہوں نے انسانی ہمدردی کی کارروائیوں کو تیز کرنے کی ضرورت پر زور دیا تاکہ بھوک اور بیماریوں کی شدت کو روکا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ اور انروا کے پاس فوری ضروریات کو پورا کرنے کی مہارت اور صلاحیت موجود ہے، لیکن اس کے لیے امدادی سامان اور انسانی کارکنان کی آمد پر عائد پابندیوں کو ختم کرنا ضروری ہے تاکہ امدادی کام مؤثر ثابت ہو۔

لازارینی نے خبردار کیا کہ موجودہ جنگ بندی شکن پذیر ہے، اور بار بار ہونے والے خلاف ورزیاں اسے خطرے میں ڈال رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حقیقی امن صرف اسرائیلی ※ فلسطینی تنازعے کے جامع سیاسی حل کے ذریعے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے، نہ کہ جنگ کے وقفوں میں عارضی سکون سے۔

انہوں نے بین الاقوامی استحکام فورس کے قیام کی اپیل کی تاکہ بنیادی انفراسٹرکچر کی حفاظت کی جا سکے، انسانی امداد کی فراہمی یقینی بنائی جا سکے اور فلسطینی اداروں کی دوبارہ تعمیر کے لیے ماحول تیار کیا جا سکے۔ انہوں نے واضح کیا کہ کسی بھی دوبارہ تعمیر کی کامیابی کا تعلق قابل اعتماد عوامی خدمات کی فراہمی اور امن کے لیے واضح سیاسی عمل سے ہے۔

کمشنر جنرل نے بتایا کہ غزہ میں موجودہ سرکاری اداروں کا تحفظ انتہائی ضروری ہے تاکہ انتظامی خلا کی وجہ سے صورتحال مزید خراب نہ ہو، اور انروا اور اس کے فلسطینی عملہ تعلیم، صحت اور سماجی شعبوں میں بنیادی خدمات فراہم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

انہوں نے یہ بھی بتایا کہ بچوں کو سکولوں میں واپس لانا امن اور استحکام میں سرمایہ کاری ہے، کیونکہ آج تقریباً 700 ہزار بچے ملبے کے درمیان زندگی گزار رہے ہیں، تعلیم اور بنیادی انسانی حقوق سے محروم ہیں۔ اپنے مضمون کے اختتام پر لازارینی نے زور دیا کہ غزہ میں پائیدار بحالی کے لیے اعتماد، سیاسی استحکام اور مصالحت کا ماحول ضروری ہے۔ فلسطینیوں اور اسرائیلیوں کے درمیان بڑھتی ہوئی علیحدگی کو کم کرنے اور انصاف اور دیرپا امن کی جانب مشترکہ عمل کی ضرورت ہے۔

جبالیا النزلہ کی صہیونی جنگ سے تباہی کے بعد فوری امداد کی اپیل

غزہ: جبالیا النزلہ کی بلدیہ نے انکشاف کیا ہے کہ قابض اسرائیل کی غزہ پر مسلط کردہ جنگ سے ہونے والی تباہی کے نتیجے میں بلدیہ کے نظام دیکھ بھال اور آپریشن میں 80 فیصد تک کمی واقع ہوئی ہے، جس کے باعث شہر میں پانی کے کنوؤں، نکاسئ آب کے پمپوں، سڑکوں کی روشنی اور دیگر بنیادی شہری سہولیات کا نظام تقریباً مفلوج ہو چکا ہے۔ مرکز اطلاعات فلسطین کو موصول بیان میں بلدیہ نے واضح کیا کہ نظام کو فوری طور پر دوبارہ فعال کرنے کے لیے ہنگامی امدادی منصوبوں کی اشد ضرورت ہے، جن میں موبائل پمپ، نکاسئ آب کے مین ہولز کی صفائی کے لیے پمپ، پانی کے کنوؤں کو چلانے کے لیے 110 سے 220 کلوو ولٹ ایمپیئر کی گنجائش والے بجلی کے جنریٹر، 25 ہارس پاور کی گنجائش والے سمرسیبل پمپ، اور بھاری مشینری شامل ہیں تاکہ کنوؤں اور سیوریج اسٹیشنوں کو دوبارہ فعال کیا جا سکے۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ بلدیہ کو سڑکوں کی روشنی کے منصوبوں کی بحالی اور بجلی کے آلات کی فراہمی کے لیے بھی فوری امداد کی ضرورت ہے کیونکہ قابض اسرائیل کے وحشیانہ بمباری اور وسیع تباہی نے جبالیا کی روشنی کے نظام کو مکمل طور پر 100 فیصد تباہ کر دیا ہے۔ جبالیا النزلہ کی بلدیہ نے تمام متعلقہ اداروں، عالمی تنظیموں اور امدادی انجمنوں سے فوری طور پر متحرک ہونے کی اپیل کی ہے تاکہ مرمت اور آپریشن کے نظام کی بحالی میں مدد دی جا سکے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.

Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ صحافت

افراتفری کی پرواز

جمعہ کو دہلی کے اندرا گاندھی بین الاقوامی ہوائی اڈے پر تکنیکی خرابی کی وجہ سے 800 سے زیادہ گھریلو اور بین الاقوامی پروازیں تاخیر کا شکار ہوئیں، کچھ کو منسوخ کرنا پڑا۔ مسافروں کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ ابتدائی طور پر اسے سائبر حملے سے منسوب کیا گیا تھا۔ تاہم، حکومت اور ائیر پورٹس اتھارٹی آف انڈیا (AAI) نے بعد میں واضح کیا کہ مسئلہ آٹومیٹک میسج سوئچ سسٹم (AMSS) میں تکنیکی خرابی کی وجہ سے ہوا ہے۔ یہ سسٹم ہوائی ٹریفک کنٹرول ڈیٹا کو سپورٹ کرتا ہے اور ہوائی ٹریفک کے خودکار کنٹرول میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ایسے حالات سے نمٹنے کے لیے ایئرپورٹ پر خاطر خواہ انتظامات کیوں نہیں کیے گئے؟ آج ہم ٹیکنالوجی پر زیادہ سے زیادہ انحصار کرتے چلے گئے ہیں۔ زیادہ تر کام اب ٹیکنالوجی کے ذریعے انجام پاتے ہیں۔ گھر کی صفائی سے لے کر دفتری کام تک میں مشینوں کا استعمال ہو رہا ہے۔ ایک معمولی سی خرابی بھی پورے نظام کو ٹھپ کرسکتی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ٹیکنالوجی کا استعمال نہ کیا جائے۔ موجودہ حالات میں یہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ لیکن حفاظتی اور متبادل اقدامات کا ہونا بھی بہت ضروری ہے، ورنہ اندرا گاندھی بین الاقوامی ہوائی اڈے پر پیدا ہونے والا بحران ناگزیر ہے۔ AMSS میں کسی بھی تکنیکی خرابی سے فلائٹ آپریشن متاثر ہونا یقینی ہے۔ اس سے نہ صرف مسافروں کو تکلیف ہوتی ہے بلکہ ہوا میں اڑنے والے طیاروں کو بھی خطرات لاحق ہوسکتے ہیں۔ دہلی ہوائی اڈے پر اس تکنیکی خرابی کی وجہ سے پرواز میں پچاس منٹ سے ایک گھنٹہ کی تاخیر ہوئی، جس سے بورڈنگ گیٹس پر مسافروں کی لمبی قطاریں لگ گئیں۔ ہوائی اڈے میں بھی واضح طور پر مسافروں کو پرواز کے اوقات کے بارے میں آگاہ کرنے کے لیے مناسب نظام کی کمی تھی۔ ایسی صورت حال میں تکلیف یا گھبراہٹ سے بچنے کے لیے ضروری انتظامات کرنے کی ضرورت کیوں محسوس نہیں کی جاتی؟ کیا یہ آپریٹنگ کمپنی کی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے احتیاطی تدابیر کو ترجیح دے؟ اندرا گاندھی بین الاقوامی ہوائی اڈہ روزانہ 1,500 سے زیادہ پروازیں ہینڈل کرتا ہے۔ یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ اس ہوائی اڈے کو کچھ دنوں سے وقفے وقفے سے تکنیکی مسائل کا سامنا تھا اور جمعہ کو یہ نظام عملی طور پر درہم برہم ہوگیا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ متعلقہ حکام نے مزید تکنیکی رکاوٹوں کے امکانات کا اندازہ لگایا ہوگا۔ اس کے باوجود نہ تو اس مسئلے کا بروقت تدارک کیا گیا اور نہ ہی متبادل اقدامات کیے گئے۔ تکنیکی خرابی سے پہلے، ایئر ٹریفک کنٹرولرز دستیاب ڈیٹا کی بنیاد پر نان کمپیوٹرائزڈ طریقے سے کام کررہے تھے، جس کے نتیجے میں پروازوں میں پندرہ گھنٹے سے زیادہ تاخیر ہوئی۔ واضح طور پر اس بدانتظامی کی ہر زاویے سے تحقیقات کی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ اس واقعہ سے سبق سیکھا جائے گا، خاص طور پر تکنیکی نظام کو بہتر بنا کر، اور آئندہ مسافروں کو کسی قسم کی مشکلات کا سامنا ہو اس کے لیے ہر سطح پر چوکسی برقرار رکھی جائے گی۔ مزید برآں، اس بات کو یقینی بنانے کے لیے متبادل انتظامات ہمہ وقت موجود ہونے چاہئیں کہ کوئی تکنیکی مسئلہ پورے نظام کو ٹھپ نہ کردے۔

مولانا آزاد کے سیاسی نظریے کی عصری معنویت

پروفیسر مشتاق احمد

مولانا ابوالکلام آزاد (۱۱رنومبر ۱۸۸۸ء، ۲۲رفروری ۱۹۵۸ء) برِصغیر کے اُن جید وممتاز دانشور اور مفکرین میں شامل ہیں جنہوں نے نہ صرف اپنے وطنِ عزیز ہندوستان کی تحریکِ آزادی کو ایک نئی سمت عطا کی بلکہ نظریاتی سطح پر ہندوستانی سیاست کے ساتھ ساتھ قومیت، تعلیم اور مذہب کو ایک نیا زاویۂ نظر عطا کیا اور بالخصوص مذہب وقومیت کے درمیان ایک ہم آہنگ ومتوازن تعلق قائم کیا۔ ان کے افکار ونظریات کا سرسری جائزہ بھی ہمیں اس نتائج پر پہنچاتا ہے کہ مولانا آزاد کی فکر کا محور ومرکز مشترکہ قومیت، مذہبی رواداری، تعلیم کی کائناتی اہمیت وافادیت، اخلاق کی آفاقی حیثیت اور سیاست کا انسانی معاشرے سے تعلق وانسانیت کے لئے سیاست کی اہمیت پر مبنی ہے۔ ان کا نظریہ تھا کہ سیاست سے انسانی معاشرہ کی تصویر وتقدیر کیسے بدلے گی اور وہ اس کے رمزو کنایے سے نہ صرف واقف کراتے ہیں بلکہ عالمی برادری کے لئے راہ فلاح وبہبود کا سراغ دیتے ہیں۔ لیکن اب جب کہ نہ صرف اپنے وطن ہندوستان میں بلکہ پوری دنیا میں مذہبی تعصبات اور فرقہ وارانہ سیاست کی فضا پروان چڑھ رہی ہے تو ایسے وقت میں ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے کہ عہدِ حاضر میں مولانا ابوالکلام آزاد کے سیاسی افکار ونظریات کی معنویت کیا ہے۔ کیوں کہ ان کا نظریۂ سیاست انسانی تصورِ زیست کے ساتھ ساتھ اخلاقی قدروں اور ملک کی جغرافیائی حدود کے تحفظ کے ساتھ ساتھ اخلاقی بالادستی کا آئینہ تھا۔ دراصل مولانا آزاد کی ذہن سازی میں ان کے خاندان کا اسلامی ماحول، اسلامی علوم وفنون کا عمیق مطالعہ، جدید مغربی خیالات سے استفادہ اور ہندوستان کی قدیم سناتن دھرم کے احترام کا اہم کردار رہا ہے۔ اس لئے ان کی سیاست میں مذہب کی ازلی وابدی حقیقت اور اخلاقیات کا حسین امتزاج دکھائی دیتا ہے۔ ان کے مضامین اور بالخصوص ''الہلال'' اور ''البلاغ'' کے اداریے اس حقیقت کے غماز ہیں کہ انہوں نے کس طرح مسلمانوں کے اندر قومی شعور کو بیدار کیا اور ہندوستان کی آزادی کے لئے فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو لازمی قرار دیا۔

واضح ہو کہ مولانا آزاد نے مذہب کی بنیاد پر قومیت کے تصور کو نہ صرف رد کیا بلکہ اسے ہندو مسلم اتحاد کے لئے مضر قرار دیا۔ مولانا آزاد کا سیاسی نقطۂ نظریہ تھا کہ:

''ہندوستان ایک وحدت ہے۔ اس کے دریا، پہاڑ، درخت، موسم اور زبانیں ہمیں قوم بناتے ہیں۔ اس لئے ہماری ہندوستانی قومیت مشترکہ جغرافیہ، تاریخ اور تمدن پر مبنی ہے''۔

اس لئے انہوں نے دو قومی نظریے کی مخالفت کی اور مسلمانوں کو اس سے دور رہنے کی نصیحت کی۔ ان کے نزدیک مذہب اور سیاست کوئی الگ شئے نہیں ہے لیکن سیاست کو مذہب کا کبھی آلہ نہیں بنایا جاسکتا، اس نظریے پر وہ قائم تھے اور سیاست میں اخلاق، عدل اور رواداری کو بنیادی ستون تصور کرتے تھے۔ مولانا آزاد نے بارہا اپنی تحریر وتقریر میں اس حقیقت کا اظہار کیا کہ اسلام نے انسان کو آزادی، مساوات اور انصاف سکھایا ہے اس لئے یہی اقدار سیاسی نظام کی اساس ہونی چاہئے۔ جیسا کہ انہوں نے اپنے خطبے ''مسلمان اور متحدہ قومیت'' میں اس حقیقت کا اظہار کیا تھا کہ:

''میں مسلمان ہوں اور فخر محسوس کرتا ہوں کہ مسلمان ہوں۔ اسلام کے تیرہ سو برسوں کی شاندار روایتیں میرے ورثے میں آئی ہیں، میں تیار نہیں کہ اس کا کوئی چھوٹے سے چھوٹا حصہ بھی ضائع ہونے دوں۔ اسلام کی تاریخ، اسلام کے علوم وفنون، اسلام کی تہذیب میری دولت کا سرمایہ ہے اور میرا فرض ہے کہ اس کی حفاظت کروں۔ بہ حیثیت مسلمان ہونے کے میں مذہبی اور کلچرل دائرے میں اپنی ایک خاص ہستی رکھتا ہوں اور میں برداشت نہیں کر سکتا کہ اس میں کوئی مداخلت کرے لیکن ان تمام احساسات کے ساتھ میں ایک اور احساس بھی رکھتا ہوں جسے میری زندگی کی حقیقتوں نے پیدا کیا ہے۔ اسلام کی روح مجھے اس سے نہیں روکتی، وہ اس راہ میں میری رہنمائی کرتی ہے، میں فخر کے ساتھ محسوس کرتا ہوں میں ہندوستانی ہوں، میں ہندوستان کی ایک ناقابلِ تقسیم متحدہ قومیت کا ایک عنصر ہوں، اس کے بغیر اس کی عظمت کا ہیکل ادھورا رہ جاتا ہے، میں اس کی تکمیل کا ایک ناگزیر عامل ہوں، میں اپنے اس دعوے سے بھی دست بردار نہیں ہوسکتا''

(خطباتِ آزاد۔ مالک رام، ص:۳۴۰)

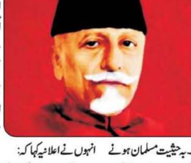

مذکورہ اقتباس اس حقیقت کے غماز ہیں کہ مولانا آزاد کے نزدیک مذہب اور اخلاقیات کیا اہمیت رکھتی تھی اور وہ قومیت کو کس نظریے سے دیکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ بابائے قوم مہاتما گاندھی کے نظریۂ عدم تشدد کو قبول تو کرتے تھے لیکن ان کے مذہبی نظریے کو کبھی صد فیصد قبول نہیں کیا اور اس وقت جو انگریزوں کی سازش سے دو قومی نظریہ پروان چڑھ رہا تھا اس کی انہوں نے مخالفت کی اور انہوں نے اعلانیہ کہا کہ:

''ہندوستان کے مسلمان اگر خود کو الگ کریں گے تو وہ اپنی تاریخ، ثقافت اور جغرافیہ سے کٹ جائیں گے''۔

آج جب مذہب کی بنیاد پر سیاست پروان چڑھ رہی ہے اور ہندوستان کی تہذیبی وتاریخی شناخت کو مسخ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، ایسے وقت میں مولانا آزاد کا نظریۂ سیاست ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے کہ ان کا نظریہ ہندوستانی تہذیب کی شناخت کو نہ صرف مستحکم کرتا ہے بلکہ یہ پیغام بھی دیتا ہے کہ ہندوستانی جمہوریت کے لئے کتنا اہم ہے۔

ہم سب جانتے ہیں کہ جواہر لال نہرو ایک جدید فکر ونظر اور سائنسی غور وفکر کے علمبردار تھے، ان کی نظر میں بھی ہندوستان ایک کثیر المذاہب جمہوری اور تعلیم یافتہ معاشرے کی تشکیل ضروری تھی اور مولانا آزاد اس میں اپنی اخلاقی اور روحانی فکر کی شمولیت کو ضروری سمجھتے تھے اس لئے جس وقت جنگِ آزادی کے میدان میں مختلف المذاہب اور مختلف تہذیب وتمدن کی فکری ونظری علمبردار شخصیات ایک ساتھ آزادی کے لئے جدوجہد کررہی تھیں تو ایسے وقت میں بھی مولانا آزاد کا سیاسی نظریہ قابلِ احترام سمجھا گیا کیوں کہ مولانا آزاد اپنی جدوجہد کی کامیابی کے لئے ہندو مسلم اتحاد کو لازمی سمجھتے تھے۔ بقول مولانا آزاد:

''یہ ہماری تعمیرات کی وہ پہلی بنیاد ہے جس کے بغیر نہ صرف ہندوستان کی آزادی بلکہ ہندوستان کی وہ تمام باتیں جو کسی ملک کے زندہ رہنے اور ترقی کرنے کے لئے ہوسکتی ہیں، محض خواب وخیال ہیں۔ صرف یہی نہیں کہ اس کے بغیر ہمیں قومی آزادی نہیں مل سکتی بلکہ اس کے بغیر ہم انسانیت کے ابتدائی اصول بھی اپنے اندر نہیں پیدا کرسکتے۔''

(خطباتِ آزاد۔ مرتبہ: مالک رام، ص:۲۰۴)

آج جب ہندوستان میں فرقہ واریت، نفرت انگیزی اور مذہبی سیاست کی آڑ میں ہماری قومیت کی روح کو مجروح کیا جارہا ہے، ہماری وحدت کے شیرازے کو پارہ پارہ کیا جارہا ہے، ایسے وقت میں مولانا آزاد کی سیاسی بصیرت وبصارت نہ صرف ہندوستان کی سالمیت کے لئے چراغِ راہ ہے بلکہ عالمی سطح پر بھی ان کا تصورِ سیاست، انسانیت، مذاہب، پوری انسانیت کے لئے راحتِ جاں ہے کہ انہوں نے پورے انسانی معاشرے کو مذہبی انتہا پسندی، علاقائی تعصب، نسل پرستی اور لسانی تعصبات کے دائرے سے باہر نکل کر انسانی معاشرے کے لئے آزاد فکر ونظر کے سہارے امن اور سلامتی کا ماحول بنانے کی وکالت کی اور اس کی اہمیت مسلّم ہے کہ ہر طرف ان کے ابدی پیغام کی وکالت ہو رہی ہے۔

غرض کہ مولانا آزاد کا سیاسی نظریہ بلند مذہبی واخلاقی قدروں کا امین تھا۔ وہ ایک دانشور تھے جن کی سیاسی بصیرت وبصارت صرف اس عہد کے لئے کارآمد نہیں تھی جس عہد میں وہ سانس لے رہے تھے بلکہ وہ عالمِ انسانیت کے وقار کو بلند کرنے کا نصاب مرتب کر گئے ہیں جن میں مذہب، سیاست، تعلیم اور اخلاق سب کا ایک ہی مقصد ہے، انسان کی فلاح وبہبود اور اس کی عظمت کا اعتراف۔ اس لئے ان کی سیاسی فکر ونظر کی عصری معنویت مسلّم ہے اور ان کا یہ قول ''قوموں کی تعمیر دلوں کے جوڑنے سے ہوتی ہے، سرحدوں کے کھینچنے سے نہیں'' پوری عالمی برادری کو ایک نیا سیاسی زاویۂ نظر عطا کرتا ہے کہ انہوں نے اپنے ملک کی متنوع قومیت، کثرتِ مذہبی ولسانی حقیقتوں کو قبول کرتے ہوئے مسلمانوں کو یہ تاکید کی کہ وہ ایسی جماعت کا حصہ بنیں جو فرقہ واریت پر مبنی نہ ہو بلکہ ہندوستان کی تہذیبی اور تمدنی شناخت کے محافظ ہوں اور ہندو مسلم، سکھ عیسائی اتحاد کے پاسدار ہوں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ان کے افکار ونظریات کی گہرائی وگیرائی تک رسائی حاصل کریں اور ایک کثیر المذاہب اور کثیر اللسان خطۂ ارض پر زندگی کس طرح گذاری جاسکتی ہے اور اپنی نسل کے روشن مستقبل کے لئے راہیں ہموار کی جاسکتی ہیں اس کے اسباق ذہن نشیں کریں کہ یہی وقت کا تقاضہ ہے۔

☆☆☆

عالمی سطح پر عدم مساوات میں اضافہ

اسد مرزا

متعدد فلاحی ماڈلز کو ممالک میں نافذ کرنے کے باوجود، امیروں اور غریبوں کے مابین فرق وسیع ہوتا جارہا ہے۔ ہندوستان میں، عدم مساوات اور بھی واضح ہے۔ جی-20 گروپ کی ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق، ہندوستان کے سب سے امیر ترین افراد جو کہ ملک کی آبادی کا محض 1 فیصد ہیں، انھوں نے 2000 سے 2023 کے درمیان اپنی دولت میں 62 فیصد کا اضافہ کیا ہے۔ یہ رجحان دولت میں اضافے کے عالمی نمونوں کی عکاسی کرتا ہے۔

امیر دنیا کی چوتھی سب سے بڑی معیشت بن کر مستقل طور پر امیر تر ہوتے جارہے ہیں، لیکن غریب، غریب تر ہوتے جارہے ہیں۔ اس تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ دنیا کے سب سے امیر ترین لوگوں نے 2000 اور 2024 کے درمیان پیدا ہونے والی تمام نئی دولت کے 41 فیصد پر قبضہ کیا، جبکہ عالمی آبادی کے نچلے حصے کو صرف 1 فیصد حاصل ہوا۔ دولت میں عدم مساوات میں اضافہ ایک منفی بحران ہے جو جمہوریت اور معاشرتی ہم آہنگی کو خطرے میں ڈال سکتا ہے۔

نوبل انعام یافتہ ماہر معاشیات جوزف اسٹگلیز کی سربراہی میں ہونے والی اس تحقیق میں خبردار کیا گیا ہے کہ عالمی عدم مساوات "ہنگامی سطح" تک پہنچ چکی ہے، جس سے معاشی استحکام اور آب وہوا کی پیشرفت کو خطرہ لاحق ہے۔ عدم مساوات اداروں پر اعتماد کو ختم کرتی ہے، سیاسی پولرائزیشن کو بڑھاوا دیتی ہے، غریب شہریوں اور ان کے ہم سایوں میں شرکت کو کم کرتی ہے، اور مختلف قسم کے معاشرتی تناؤ پیدا کرتی ہے۔

اس رپورٹ کو عالمی عدم مساوات سے متعلق آزاد ماہرین کی جی-20 غیر معمولی کمیٹی نے تیار کیا تھا، جس میں ماہرین اقتصادیات جیاتی گھوش، وینی بنیما، اور امران والوڈیا شامل ہیں۔ 2019 کے بعد سے اب تک تقریباً 2.3 بلین افراد کو کھانے کے عدم تحفظ کا سامنا کرنا پڑا ہے، جو 2019 کے بعد سے 335 ملین زیادہ ہیں، اور دنیا کی نصف آبادی کو ابھی بھی بنیادی صحت کی خدمات تک رسائی کا فقدان ہے، جن میں 1.3 بلین افراد طبی اخراجات سے غربت میں مبتلا ہوئے ہیں۔ اب دنیا بھر میں چار میں سے ایک فرد باقاعدگی سے کھانے سے محروم رہتا ہے، جبکہ عالمی دولت تاریخ میں اعلیٰ سطح پر پہنچ چکی ہے۔

اس نئی رپورٹ کے مطابق بین الاقوامی تعاون کے ذریعہ عدم مساوات کے مسئلے سے نمٹا جاسکتا ہے۔ ایک نئے نظام کی تشکیل کے لئے ماہر پینل کی سفارش، عدم مساوات پر بین الاقوامی پینل (IPI)، سنجیدہ غور کا مستحق ہے۔ آب وہوا کی تبدیلی (آئی پی سی سی) سے متعلق بین سرکار پینل کی خطوط پر کام کرتے ہوئے، مجوزہ ادارہ دنیا بھر میں عدم مساوات کے رجحانات کا سراغ لگائے گا اور پالیسیوں کی رہنمائی کے لئے حکومتوں کو واضح، قابل اعتماد اعداد وشمار فراہم کرے گا۔ یہ بہت اہم ہے کیونکہ اس رپورٹ میں متنبہ کیا گیا ہے کہ اعلی عدم مساوات کے حامل ممالک دولت کی تقسیم کے حامل افراد کے مقابلے میں جمہوری کمی کا سات گنا زیادہ امکان رکھتے ہیں۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پچھلے 40 سالوں کے دوران، دنیا کی آبادی کے 50 فیصد افراد کی اوسط آمدنی میں 358 امریکی ڈالر کا اضافہ ہوا ہے، جبکہ 2024 میں ڈالر کی مستقل شرح سے سب سے اوپر کے 1 فیصد نے 191000 امریکی ڈالر کا اضافہ درج کیا ہے۔ ان نتائج سے پالیسی سازوں کو بڑھتے ہوئے فرق کو ختم کرنے کے طریقے اور ذرائع تلاش کرنے کے لیے حکمت عملی بنانی چاہیے۔

اس سال کے شروع میں، ورلڈ بینک نے اطلاع دی تھی کہ ہندوستان 2011-12 سے 2022-23 کے درمیان 17 کروڑ افراد کو انتہائی غربت سے اٹھانے میں کامیاب ہوگیا ہے۔ ہندوستان میں، اس مطالعے سے مزید پتہ چلتا ہے کہ، سب سے امیر تر افراد نے چین کے مقابلے میں 2000 سے 2023 کے درمیان اپنی دولت میں 62 فیصد اضافہ کیا ہے، جبکہ چین نے یہ اضافہ محض 54 فیصد ہے۔

ندائے حق

''امیر دنیا کی چوتھی سب سے بڑی معیشت بن کر مستقل طور پر امیر تر ہوتے جارہے ہیں، لیکن غریب، غریب تر ہوتے جارہے ہیں۔ ایک نئی تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ دنیا کے سب سے امیر ترین لوگوں نے 2000 اور 2024 کے درمیان پیدا ہونے والی تمام نئی دولت کے 41 فیصد پر قبضہ کیا، جبکہ عالمی آبادی کے نچلے حصے کو صرف 1 فیصد حاصل ہوا۔ دولت میں عدم مساوات میں اضافہ ایک منفی بحران ہے جو جمہوریت اور معاشرتی ہم آہنگی کو خطرے میں ڈال سکتا ہے۔''

یہاں تک کہ اگر ہم معاشرے کے نچلے حصے، یا نچلے طبقے کو نظرانداز کرتے ہیں، جو زیادہ تر فلاح و بہبود کی اسکیموں پر زندہ رہتا ہے اور اس کی نہ ہونے والی سیاسی نمائندگی ہوتی ہے، ہندوستان کے متوسط طبقے کو، ہندوستانی معیشت کا نمو سمجھا جاتا ہے، اور اس کے متنازعہ کو برقرار رکھنے کے ساتھ ہی اس کے متناسب کو برقرار رکھنے کا مطالبہ کرنا انتہائی مشکل محسوس ہو رہا ہے، کیونکہ درمیانی طبقے کی حیثیت سے کھپت کی ایک خاص سطح کا مطالبہ درکار ہوتا ہے۔

دوسری جانب بہت سے لوگ جو وبائی امراض کو روکنے کے بارے میں بات کرتے ہیں وہ زیادہ لیبز یا تیز تر ویکسینوں پر توجہ مرکوز کرتے ہیں، لیکن ایک نئی رپورٹ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اعلی عدم مساوات وبائی امراض کو فروغ دے رہی ہے اور خطرے میں اضافہ کر رہی ہے۔ پچھلے کچھ سالوں میں افریقی براعظم کو بیک وقت وبائی امراض کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ صرف پچھلے ہفتے ہی، نمیبیا نے ایک نیا MPOX پھیلنے کا اعلان کیا۔

مزید یہ کہ صنف، جنسیت اور نسل سے متعلق معاشرتی عدم مساوات سے نمٹنے میں پیشرفت رک گئی ہے۔ جیسا کہ رپورٹ میں نوٹ کیا گیا ہے، ہم ان عدم مساوات پر عمل کرسکتے ہیں۔ درحقیقت، جنوبی افریقہ نے جی-20 کی اپنی صدارت کے ایک ستون کے طور پر مساوات کو قرار دیا ہے۔ اس سے ہمیں امید کی کرن ملتی ہے کہ ہم اس عدم مساوات کی وبائی بیماری میں خلل ڈالنے کی طرف پیشرفت دیکھ سکتے ہیں۔

عدم مساوات کی وبائی بیماری اس طرح چلتی ہے: عدم مساوات معاشرے اور ممالک کو بیماریوں کے پھیلنے کا شکار ہونے کا خطرہ بناتی ہے۔ عدم مساوات موثر ردعمل کو بھی مجروح کرتی ہے، جو وبائی امراض کو طول دیتی ہے اور انھیں مہلک اور معاشی طور پر زیادہ خلل ڈالتی ہے۔ ممالک کے مابین عدم مساوات اس خطرے کو عالمی سطح پر پھیلاتی ہے، جس سے بین الاقوامی مالیات اور جدید سائنس تک غیر مساوی رسائی کے ذریعے مستقبل کے وبائی امراض کے خطرے میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور پھر، جب وبائی امراض کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو، وہ لوگوں اور ممالک کے مابین عدم مساوات میں اضافہ کرتے ہیں، اور اس سائیکل کو آگے بڑھاتے ہیں۔

یہ صرف یہ نہیں ہے کہ کم آمدنی والی آبادی وبائی امراض کے دوران زیادہ کمزور ہوتی ہے، بلکہ یہ بھی کہ عدم مساوات وبائی بیماریوں کو مجروح کرتی ہے۔ افریقہ میں دنیا کے 20 سب سے زیادہ غیر مساوی ممالک ہیں، جہاں بہت سارے وبائی امراض آپس میں ٹکرار ہے ہیں۔ اس رپورٹ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ کسی ملک میں امیر اور غریبوں کے مابین کتنا بڑا فرق ہے، اس کے ساتھ ہی غربت کی سطح پر بھی غور کیا جانا چاہیے۔ ایچ آئی وی انفیکشن کی سطح، اور کوویڈ 19 اموات کی شرحوں میں کتنا اضافہ ہوا ہے اس کی عکاسی انتہائی غیر مساوی معاشروں میں موثر ردعمل کو مربوط کرنے کے ساتھ مشکل ہوسکتا ہے۔ جہاں اشرافیہ اور دولت مندوں کو ''اس میں ایک ساتھ'' ہونے کی بجائے دوسروں تک پہنچنے اور ان کے وبائی خطرے کو دور کرنے کے لئے ''ایک ساتھ'' ہونے کی زیادہ ضرورت ہے۔

اگر ہم مختلف ممالک کے مابین عالمی سطح پر اس عدم مساوات کے وبائی اثرات کو بھی دیکھیں تو ان سے بھی یہ ظاہر ہے کہ اس مسئلہ کا ایک حصہ یہ ہے کہ جب وبائی امراض پھیلتے ہیں تو ان کی روک تھام کے لیے کتنی عوامی فنڈنگ دستیاب ہوتی ہے۔ مالی وسائل کی کمی اور فنانسنگ ایبولا اور ایڈز سے لڑنے کے لئے کم کوششوں کو۔ کوویڈ 19 کے دوران، اعلی آمدنی والے ممالک وبائی مرض کے اثرات کو دور کرنے کے لئے کم آمدنی والے ممالک سے چار گنا زیادہ خرچ کرنے میں کامیاب ہوگئے۔

ترقی پذیر ممالک کوویڈ 19 کے جواب میں مناسب طور پر مالی اعانت کرنے سے قاصر ہونے کی ایک بنیادی وجہ قرضوں کی ادائیگیوں کے بحران کی وجہ سے بھی تھی، جو وبائی بیماری کے دوران کافی بڑھ گئی تھی۔ آج بھی کم آمدنی والے آدھے سے زیادہ ممالک یا تو قرض کے شکنجے میں ہیں یا اس کے خطرے سے دوچار ہیں۔ صاف الفاظ میں یہ کہنا چاہیے کہ حکومتوں کو اپنی آبادی کی ضروریات پر قرض دہندگان کے مفادات کو ترجیح دینا پڑتی ہے۔

ہندوستان اور دنیا میں معاشی عدم مساوات کا سب سے بڑا اثر معاشرے پر ہو رہا ہے۔ چونکہ تعلیم اور صحت کی دیکھ بھال غریبوں کے لئے تقریباً ناقابل رسائی ہے، لہٰذا ان کے ذریعے ملک کی تعمیر میں شرکت نہ ہونے کے برابر ہوجاتی ہے اور وہ سیاستدانوں کے لئے محض ووٹ بینک ہونے کی وجہ سے کم بااثر ہوپاتے ہیں۔ مزید برآں، یہ ملک میں جمہوری عمل کے لئے بھی خطرہ ہے۔

آج بھی کسی بھی ملک کو بین الاقوامی سطح پر اپنے آپ کو ترقی دینے اور برقرار رکھنے کے لیے، اپنے لوگوں میں معاشرتی اور سیاسی آگاہی کی ایک خاص سطح کی ضرورت ہے، جو صرف خوشحالی کے ساتھ آسکتی ہے۔ ایک ایسے ملک میں جہاں آدھی آبادی ہمیشہ کے لئے دونوں سروں کو پورا کرنے کے لئے جدوجہد کررہی ہے، اس طرح کی کوششوں کو بے حسی سے پورا کیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے سیاسی پولرائزیشن اور معاشرے کا تبادلہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ انتخابات کے دوران دیکھا جاتا ہے جہاں کام کی بنیاد پر ووٹ ڈالنے کے بجائے، لوگ کسی خاص ذات یا مذہب کو ووٹ دیتے ہیں۔

اگر ہندوستان کو عالمی سطح پر اپنی جگہ کا دعویٰ کرنا ہے تو بڑھتی ہوئی عدم مساوات کے فرق کا مقابلہ کرنے کے لئے اسے ایک مضبوط اور متحدہ سیاسی حکمت عملی کی ضرورت ہے۔ بصورت دیگر، امیر اور غریب کے درمیان یہ بڑھتا ہوا فاصلہ معاشی اور معاشرتی طور پر بھی اس کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ (مضمون نگار سینئر سیاسی تجزیہ نگار اور میڈیا کینسلٹنٹ ہیں، ماضی میں وہ بی بی سی اردو سروس اور خلیج ٹائمز دبئی سے بھی وابستہ رہ چکے ہیں۔ رابطہ کے لیے: (www.asadmirza.in

□□□

مولانا ابوالکلام آزاد علم و وطن کا تابندہ استعارہ

ڈاکٹر محمد سعید اللہ ندوی

مولانا ابوالکلام آزاد کی ہمہ گیر اور تابندہ شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ وہ نہ صرف برصغیر کی جنگِ آزادی کے عظیم رہنما تھے بلکہ ایک گہرے فقیہ، مفسرِ قرآن، محقق، فلسفی، مفکر، ادیب، خطیب اور بلند پایہ معلم بھی تھے۔ ان کی علمی وعملی زندگی کا ہر گوشہ اس حقیقت کا مظہر ہے کہ وہ دین ودنیا دونوں کے رہنما تھے۔ ان کے افکار کی بنیاد قرآن وسنت کی روشنی میں تھی، اور ان کی جدوجہد کا مقصد انسانیت، علم اور آزادی کے اُن اصولوں کو زندہ کرنا تھا جن پر ایک مہذب قوم کی بنیاد قائم ہوتی ہے۔

مولانا آزاد 1888 میں مکہ معظمہ کی مقدس سرزمین پر پیدا ہوئے۔ عربی آپ کی مادری زبان تھی، مگر جب 1895 میں آپ کا خاندان کلکتہ منتقل ہوا تو ہندوستانی فضا نے ان کے شعور کو نئی سمت عطا کی۔ غیر معمولی ذہانت اور حیرت انگیز حافظہ اللہ کی جانب سے عطا کردہ تحفہ تھا۔ محض تیرہ چودہ برس کی عمر میں وہ فقہ، حدیث، منطق، فلسفہ اور ادب پر عبور حاصل کرچکے تھے۔ ابتدائی تعلیم والد مولانا خیرالدین اور دیگر ممتاز اساتذہ سے حاصل کی۔ کم عمری ہی میں شعر و ادب سے دل لگایا اور ''آزاد'' تخلص اختیار کیا۔ رفتہ رفتہ نثر نگاری اور تحقیق کی دنیا میں قدم رکھا، اور یہی میدان ان کی شہرت اور اثر پذیری کا اصل سبب بنا۔

مولانا آزاد نے قرآن وسنت کے گہرے مطالعے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا کہ قرآن زندگی کے ہر شعبے میں انسان کی رہنمائی کرتا ہے۔ ان کی بیشتر تحریریں قرآنی فکر کی عکاس ہیں۔ ''ترجمان القرآن'' ان کی تفسیر نگاری کا شاہکار ہے جس میں وہ محض الفاظ نہیں بلکہ قرآن کے فکری پیغام کو انسان کے عملی وجود سے جوڑتے ہیں۔ فقہی موضوعات پر بھی ان کی متعدد تصانیف ہیں جن میں ''الصلوٰۃ والزکوٰۃ'' اور ''النکاح'' خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

مولانا کی زندگی کا ایک روشن باب صحافت ہے۔ وہ اردو صحافت کے عہد ساز رہنما شمار کیے جاتے ہیں۔ محض گیارہ برس کی عمر میں انہوں نے پہلا رسالہ ''نیرنگ عالم'' جاری کیا۔ اس کے بعد ''المصباح''، ''احسن الاخبار''، ''الجامعہ'' اور دیگر رسائل سے وابستہ رہے۔ 1909 میں ''لسان الصدق'' کے نام سے ماہنامہ جاری کیا جس کا مقصد اصلاح معاشرت، علمی ذوق کی ترویج اور اردو ادب کی منصفانہ تنقید تھا۔ لیکن مولانا کے صحافتی کارناموں کا نقطۂ عروج ''الہلال'' ہے، جس کا پہلا شمارہ 31 جولائی 1912 کو شائع ہوا۔ ''الہلال'' نے ملتِ اسلامیہ ہند میں فکری بیداری پیدا کی، ہندو مسلم اتحاد کا پیغام عام کیا اور سیاسی شعور کو نئی سمت عطا کی۔ اس رسالے نے اردو صحافت کو محض خبر رسانی نہیں بلکہ قومی بیداری کا ہتھیار بنادیا۔ جب انگریز حکومت نے ''الہلال'' کو بند کیا تو مولانا نے ''البلاغ'' کے نام سے ایک نیا پلیٹ فارم قائم کیا اور حق وحریت کی صدا بلند کرتے رہے۔

مولانا کی خطابت اپنی مثال آپ تھی۔ ان کا لہجہ وقار، ان کا انداز استدلال، ان کی زبان سحر انگیز اور ان کے الفاظ دلوں میں حرارت پیدا کرتے تھے۔ وہ جب بولتے تو سامعین صرف سنتے نہیں، سوچنے پر مجبور ہوجاتے۔ ان کی تقریریں آج بھی قومی شعور کو جھنجھوڑنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

مولانا آزاد صرف مجاہد آزادی نہیں تھے بلکہ وہ مسلمانوں کے فکری قائد اور ہندوستان کی ملی وحدت کے داعی تھے۔ وہ مذہب کی اصل روح کو سیاست کی پاکیزگی سے جوڑنا چاہتے تھے۔ ان کے نزدیک سیاست عبادت کا درجہ رکھتی تھی، بشرطے کہ اس کا مقصد انسانیت کی خدمت اور قوم کی بھلائی ہو۔ وہ ذاتی مفاد یا اقتدار کی ہوس سے بے نیاز رہ کر قومی یکجہتی اور ہندو مسلم اتحاد کے علمبردار تھے۔ ان کی سوچ تھی کہ اگر مسلمان جنگِ آزادی کے مرکزی دھارے سے الگ ہوگئے تو اس کا نقصان صرف ان کو نہیں بلکہ پورے ملک کو ہوگا۔

جب آزادی حاصل ہوئی اور عبوری حکومت قائم ہوئی تو مولانا ابتدا میں کابینہ کا حصہ نہیں تھے، لیکن پنڈت نہرو کے اصرار پر وزارت تعلیم اور سائنسی تحقیق کا قلمدان سنبھالا۔ وزارت کی ذمہ داری ملتے ہی انہوں نے جو پہلا فیصلہ کیا وہ یہ تھا کہ ہندوستان میں اعلی تعلیم، فنی تعلیم اور سائنسی تربیت کے مواقع پیدا کیے جائیں تاکہ ملک کو علمی خود کفالت حاصل ہو۔ ان کے الفاظ آج بھی عزم ویقین کی علامت ہیں: ''میں اس دن کا منتظر ہوں جب دنیا بھر سے لوگ ہندوستان آکر علم و سائنس میں تربیت حاصل کریں گے۔'' اس خواب کو حقیقت بنانے کے لیے مولانا نے متعدد اداروں کا قیام عمل میں لایا۔ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن، انڈین کونسل برائے سائنٹیفک و انڈسٹریل ریسرچ، انڈین کونسل آف میڈیکل ریسرچ، انڈین انسٹی ٹیوٹ آف سائنس بنگلور کی توسیع اور انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی جیسے منصوبوں کی بنیاد انہی کے وژن کا نتیجہ ہے۔ ان کی قیادت میں تعلیم کے ہر درجے پر اصلاحات ہوئیں، بنیادی تعلیم کو لازمی قرار دینے کی مہم شروع ہوئی، اور تعلیمی اداروں میں سائنسی و اخلاقی تربیت کا توازن قائم کیا گیا۔

یقیناً 1947 سے 1957 تک کا زمانہ ہندوستانی تعلیم کی تاریخ میں سنہری دور کہلاتا ہے۔ انہی دس برسوں میں فنی تعلیم کے دروازے عام طلبہ کیلئے کھلے، نئی یونیورسٹیاں قائم ہوئیں، تحقیقی ادارے وجود میں آئے، اور تعلیم کو محض نوکری کا ذریعہ نہیں بلکہ قومی خدمت کا فریضہ قرار دیا گیا۔ مولانا آزاد کی یہ بصیرت تھی کہ انہوں نے تعلیم کو قومی تعمیر کی بنیاد بنایا۔ ان کی خدمات کا اعتراف نہ صرف ہندوستان بلکہ عالمی سطح پر کیا گیا۔ گاندھی جی نے بجا طور پر کہا تھا کہ ''مولانا آزاد انڈین نیشنل کانگریس کے سب سے اعلیٰ رہنما ہیں اور کوئی بھی ہندوستانی سیاست کا مطالعہ ان کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں کرسکتا''۔

مولانا آزاد نے اپنی زندگی کے آخری لمحے تک ملک و ملت کی خدمت میں گزاری۔ ان کی تحریروں اور تقریروں میں آج بھی ایک زندہ جذبہ اور فکری رہنمائی کی طاقت موجود ہے۔

22 فروری 1958 کو یہ درخشندہ ستارہ غروب ہوگیا، مگر ان کے علم وعمل کی روشنی آج بھی ملک کے تعلیمی نظام میں جھلکتی ہے۔ دہلی کے پریڈ گراؤنڈ میں جامع مسجد اور لال قلعہ کے درمیان ان کی آخری آرام گاہ اس حقیقت کی یاد دہانی کراتی ہے کہ علم وایمان کا یہ مجاہد اپنے وطن کی مٹی میں ہمیشہ کے لیے زندہ ہے۔

یوم تعلیم کے موقع پر جب ہم مولانا آزاد کو یاد کرتے ہیں تو دراصل ہم اس نظریے کی تجدید کرتے ہیں کہ علم ہی قوموں کی اصل قوت ہے، اور تعلیم ہی وہ چراغ ہے جس سے آزادی کی حفاظت اور ترقی کی راہیں روشن رہتی ہیں۔

مولانا آزاد نے اپنی زندگی سے یہ ثابت کردیا کہ ایک عالم دین جب قلم، تقریر اور تدبیر کو قوم کی خدمت کے لیے وقف کردے تو وہ نسلوں کے نصیب بدل دیتا ہے۔ آج کے تعلیمی منظرنامے میں مولانا کی فکر پہلے سے زیادہ رہنمائی کی متقاضی ہے۔ وہ نہ صرف ہمارے ماضی کے فکری رہنما ہیں بلکہ مستقبل کے معماروں کے لیے زندہ مثال ہیں۔

□□□

اب 20 برس پرانی حکومت کو بدلنا ہے

تیجسوی کا 4 دن بعد بھی ووٹنگ کے اعداد و شمار جاری نہ ہونے پر اظہار برہمی

پٹنہ: بہار اسمبلی انتخاب کے دوسرے مرحلہ کی ووٹنگ کل یعنی 11 نومبر کو ہونے والی ہے۔ اس سے عین قبل آر جے ڈی لیڈر اور مہاگٹھ بندھن کے مشترکہ وزیر اعلیٰ امیدوار تیجسوی یادو نے الیکشن کمیشن اور بی جے پی کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ انھوں نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ''میں نے سب سے زیادہ 171 انتخابی جلسے کیے ہیں۔ کوئی ایسا ضلع، بلاک نہیں بچا جہاں ہم نہیں گئے۔ اب 20 سال پرانی حکومت بدلنا ہے، 20 سال حکومت کرنے کے بعد بھی این ڈی اے حکومت نے بہار کو سب سے پیچھے کیا۔ این ڈی اے نے 20 سال میں بہار کو آخری پائیدان تک پہنچا دیا ہے۔'' بی جے پی لیڈر اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کا ذکر کرتے ہوئے تیجسوی نے کہا

کہ وزیر داخلہ کو کوئی کام نہیں ہے۔ وہ اس وقت پٹنہ میں ڈیرا ڈالے ہوئے ہیں۔ انھوں نے کئی بڑے بڑے افسران کو بلایا ہے اور بڑی گڑبڑی کی ہدایت دی گئی ہے۔ آر جے ڈی لیڈر نے کہا کہ ''ان کی بوکھلاہٹ بتا رہی ہے کہ یہ لوگ اب جانے والے ہیں۔'' وہ مزید کہتے ہیں کہ ''ہمارے لوگوں کی بھی گہری نظر سبھی پر بنی ہوئی ہے۔'' تیجسوی یادو نے میڈیا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ افسران کی میٹنگ اور ان کو دی جا رہی ہدایات سے متعلق جانکاری ہمیں انہی افسران سے ملی ہے جنھیں یہ ہدایات دی گئی ہیں۔ تیجسوی نے الیکشن کمیشن پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا کہ ''4 دن بعد بھی الیکشن کمیشن نے پہلے مرحلہ میں کتنی خواتین اور مردوں نے ووٹنگ کی، اس سے متعلق اعداد و شماری جاری نہیں کیے گئے ہیں۔ یہ کیوں چھپایا جا رہا ہے؟ الیکشن کمیشن مر چکا ہے۔'' وہ مزید کہتے ہیں کہ ''الیکشن کمیشن سے کچھ معاملوں میں وضاحت کی ضرورت ہے۔ سمستی پور میں پرچیاں ملی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ ڈرے ہوئے ہیں، گھبرائے ہوئے ہیں۔''

'کیا آر ایس ایس بھگوان اور آئین سے اوپر ہے؟'، پریانک کھڑگے کا سوال

نئی دہلی: آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت کے گزشتہ روز دیے گئے بیان پر کرناٹک کے وزیر پریانک کھڑگے نے کہا کہ ''موہن بھاگوت نے رضاکاروں کے ساتھ اپنے ایکو چیمبر میں جواب دیا۔ یہ غور کرنے لائق عمل ہے۔'' پریانک کا کہنا ہے کہ اگر تنظیم لوگوں کا ایک گروپ ہے تو اس سے انہیں ٹیکس سے چھوٹ نہیں ملنا چاہیے بلکہ ان پر ٹیکس لگایا جانا چاہیے۔ انہیں کس بنیاد پر چھوٹ دی جا رہی ہے؟ انہوں سوال پوچھتے ہوئے کہا کہ کل اگر میں آر ایس ایس کی طرح ہی لوگوں کا ایک گروپ بنا کر 'گرو دکشنا' لوں تو کیا محکمہ انکم ٹیکس اور حکومت اس سے متفق ہوں گے؟ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ میں بھی اسے گرو دکشنہ ہی کہوں گا۔

پریانک کھڑگے نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ رضاکاروں کو خطاب کرنے کا کیا مطلب ہے؟ ان کا پہلے سے ہی برین واش کیا جا چکا ہے۔ اگر انہیں اتنا بھروسہ ہے کہ وہ قانونی طور پر صحیح ہیں تو پورے آر ایس ایس کو ہمارے آئینی اور قانونی ماہرین کے ساتھ بحث کرنے دیں۔

اگر وہ بحث کرنا چاہتے ہیں تو آئیے اس کے لیے لہجے اور معیار طے کریں۔ آئیے ہم صرف ان چیزوں پر بحث کریں جو انہوں نے 'آرگنائزر' رسالہ میں شائع کیا ہے۔ آئین، قومی پرچم، جدوجہد آزادی اور جو کچھ بھی انہوں نے اپنے رسالہ 'آرگنائزر' میں شائع کیا ہے۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ ''اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ کتنے طاقتور ہیں۔ وہ آئین سے زیادہ طاقتور نہیں ہو سکتے ہیں۔

ہندوستان میں جب بھی بھگوان کو عطیے کیے گئے تو ایک ایک روپے کا حساب دیا گیا، تو کیا یہ لوگ بھگوان یا ہندوستان کے آئین سے اوپر ہیں؟'' واضح رہے کہ بنگلورو میں ایک پروگرام کے دوران 9 نومبر کو آر ایس ایس کے سربراہ نے کہا کہ اگر ہم ہوتے ہی نہیں تو وہ کس پر پابندی عائد کرتے؟ ہر بار عدالتوں نے پابندی ہٹا دی اور آر ایس ایس کو ایک جائز تنظیم کے طور پر تسلیم کیا ہے۔ موہن بھاگوت کا کہنا ہے کہ قانونی طور پر ہم ایک تنظیم ہیں، اس لیے ہم غیر آئینی نہیں ہیں۔ کئی چیزیں رجسٹرڈ نہیں ہیں، یہاں تک کہ ہندو مذہب بھی رجسٹرڈ نہیں ہے۔ ساتھ ہی آر ایس ایس سربراہ نے کہا کہ اگر ہم نہیں ہوتے تو وہ کس پر پابندی عائد کرتے؟ موہن بھاگوت نے دعویٰ کیا کہ محکمہ انکم ٹیکس اور عدالتوں نے یہ نوٹ کیا ہے کہ آر ایس ایس لوگوں کی ایک تنظیم ہے اور اسے ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

دہرادون: دون اسپتال میں ملازمین کی ہڑتال سے انتظامات متاثر، مریض پریشان۔

چھتیس گڑھ میں بیوی نے شوہر کو قتل کر کے لاش سوٹ کیس میں بند کی، خود فرار

جشپور: (یو این آئی) چھتیس گڑھ کے ضلع جشپور کے بھنج پور گاؤں میں ایک سوٹ کیس میں ایک شخص کی لاش ملنے سے سنسنی پیدا ہو گئی۔ ابتدائی تفتیش میں انکشاف ہوا ہے کہ مقتول کی بیوی نے ہی اس کا قتل کیا اور لاش کو سوٹ کیس میں بند کر کے فرار ہو گئی۔ پولیس نے بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعہ 103(1) کے تحت قتل کا معاملہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ پولیس نے بتایا کہ ملزمہ کی شناخت کر لی گئی ہے اور اس کی تلاش کے لیے ٹیمیں سرگرم ہیں۔ پولیس کے مطابق وینود منج (45) نامی شخص نے 9 نومبر کو رپورٹ درج کرائی تھی کہ اس کا چھوٹا بھائی سنتوش بھگت (43) اپنی بیوی کے ساتھ الگ رہتا تھا۔ ان کے تینوں بچے شادی شدہ ہیں اور باہر رہتے ہیں۔ مقتول کی بیوی ممبئی میں کام کرتی تھی اور وقفے وقفے سے گاؤں آتی تھی۔ تفتیش سے معلوم ہوا کہ 7 نومبر کو دونوں کے درمیان جھگڑا ہوا تھا۔ جھگڑے کے دوران بیٹی نے فون پر چیخنے کی آوازیں سنیں، لیکن کسی نے بات نہیں کی۔ اگلے دن ماں نے بیٹی کو فون کر کے اس کا اعتراف کیا کہ اس نے شوہر کو قتل کر دیا ہے اور لاش کو کمبل میں لپیٹ کر سوٹ کیس میں بند کر دی ہے۔ یہ سن کر بیٹی گھبرا گئی اور 9 نومبر کو اپنے شوہر کے ساتھ گاؤں پہنچی۔ چچا کو اطلاع دی گئی، جس کے بعد پولیس کو خبر دی گئی۔ پولیس نے گھر کی تلاشی لی تو گہرے لال رنگ کا ٹرالی سوٹ کیس ملا۔ گواہوں کی موجودگی میں اسے کھولا گیا، جس میں سنتوش بھگت کی لاش کمبل میں لپٹی ہوئی ملی۔ لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے، جبکہ ملزمہ واقعے کے بعد سے فرار ہے۔ پولیس نے اس کی گرفتاری کے لیے مہاراشٹر میں چھاپے مارنے شروع کر دیے ہیں۔ جشپور کے سینئر پولیس سپرنٹنڈنٹ ششی موہن سنگھ نے بتایا کہ ''قتل کا معاملہ درج کر لیا گیا ہے اور ملزمہ کی گرفتاری کے بعد ہی قتل کی حقیقی وجہ سامنے آئے گی۔''

'وہرل پول انڈیا' فروخت ہونے کے دہانے پر' ہندوستان میں بند کرنا پڑ رہا کاروبار

نئی دہلی: گھریلو آلات بنانے والی کمپنی وہرل پول انڈیا اب فروخت ہونے کی دہلیز پر پہنچ گئی ہے۔ گلوبل پرائیویٹ ایکویٹی فرم ایڈونٹ انٹرنیشنل اس کا ایک بڑا حصہ خریدنے کے کافی قریب پہنچ چکی ہے۔ رواں ماہ کے آخر تک دونوں کمپنیوں کے درمیان بات چیت کے بعد معاہدے کو حتمی شکل دی جائے گی۔ واشنگ مشین، کچن ایڈ اور ریفریجریٹرز جیسے گھریلو آلات بنانے والی وہرل پول انڈیا کو سال 2022 میں 1.5 بلین ڈالر کا خسارہ ہوا۔ اس کے بعد سے کمپنی لاگت کو کم کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور امریکہ جیسی بڑی مارکیٹوں میں بلینڈر اور کافی میکر جیسی زیادہ منافع بخش مصنوعات پر توجہ مرکوز کر رہی ہے۔ وہرل پول انڈیا اب اس معاہدے کا واحد دعویدار ہے، جو وہرل پول کارپوریشن کے ساتھ ہندوستانی یونٹ میں 31 فیصد حصص حاصل کرنے کے لیے بات چیت کر رہا ہے۔ ذرائع کے مطابق معاہدے کو رواں سال کے آخر تک حتمی شکل دی جا سکتی ہے۔ اس سے پہلے ہیولز اور ریلائنس انڈسٹریز جیسی کمپنیاں بھی وہرل پول انڈیا کی خرید میں دلچسپی کا اظہار کر چکی ہیں۔ ہندوستانی ضوابط کے مطابق پہلے ایڈونٹ کمپنی میں 31 فیصد حصص حاصل کرے گا، جس کے بعد اسے مزید 26 فیصد خریدنے کے لیے کمپنی کے سرمایہ کاروں کو پیشکش کرنی ہوگی۔ اگر پیشکش مکمل طور پر سبسکرائب ہو جاتی ہے، تو ایڈونٹ کا حصہ بڑھ کر 57 فیصد ہو جائے گا۔ معاہدے کی قیمت 9,682.88 کروڑ روپے ہوگی، جس سے کمپنی میں وہرل پول کارپوریشن کا حصہ ایک چوتھائی سے بھی کم ہو جائے گا۔

منشیات کے خلاف پولیس کی سخت کارروائی، 11 گرفتار

جالندھر: (یو این آئی) پنجاب میں جالندھر کمشنریٹ پولیس نے گزشتہ دو دنوں کے دوران شہر بھر میں کی گئی کارروائیوں میں 11 ملزمان کو گرفتار کر کے 68 گرام ہیروئن اور 70 نشہ آور گولیاں برآمد کی ہیں۔ پولیس کمشنر دھنپریت کور نے پیر کے روز بتایا کہ منشیات کی اسمگلنگ کے خلاف جاری مہم کے تحت مختلف تھانوں کی پولیس ٹیموں نے گزٹڈ افسران کی نگرانی میں مشتبہ مقامات پر چھاپے مارے۔ ان کارروائیوں کے دوران پولیس نے نو ملزمان کو منشیات کی اسمگلنگ میں ملوث پایا، جب کہ دو افراد کو نشہ آور ادویات کا استعمال کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں گرفتار کیا۔ تمام 11 ملزمان کے خلاف این ڈی پی ایس ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور مزید قانونی کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔

پالیسی سازی میں عوام کی شرکت ترقی کو تیز کرے گی: اوم برلا

نئی دہلی: (یو این آئی) لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے کہا ہے کہ ترقیاتی پالیسیوں اور روڈ میپ کی تشکیل میں جتنی زیادہ عوامی شراکت ہوگی، ریاست اتنی ہی زیادہ ترقی کر سکے گی۔ کوہیما میں ناگالینڈ اسمبلی میں کامن ویلتھ پارلیمانی ایسوسی ایشن (سی پی اے) انڈیا ریجن زون III- کی 22 ویں سالانہ کانفرنس کا افتتاح کرنے کے بعد، مسٹر برلا نے کہا کہ ہماری قانون ساز اسمبلیاں ترقیاتی پالیسیوں اور منصوبوں میں عوامی شرکت کے لیے محرک کا

کردار ادا کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ترقیاتی پالیسیوں اور فریم ورک کی تشکیل میں جتنی زیادہ عوامی شرکت ہوگی، ریاست اتنی ہی ترقی یافتہ ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ناگالینڈ ثقافت، خوبصورتی اور ہیروز کی سرزمین رہی ہے۔ آج شمال مشرقی ریاستیں تیزی سے ترقی کی راہ پر گامزن ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ بنیادی ڈھانچے سے لے کر سڑک رابطہ، ریل رابطہ، ہوائی رابطہ، اور ڈیجیٹل کنکٹوٹی کی سمت میں شمال مشرقی ریاستوں نے پیش رفت کی ہے۔

راجستھان حکومت میں گائے کی نسل خراب حالت میں ہے: گہلوت

جے پور: (یو این آئی) راجستھان کے سابق وزیر اعلیٰ اور کانگریس کے سینئر لیڈر اشوک گہلوت نے الزام لگایا ہے کہ ریاست میں گائے کے نام پر ووٹ مانگنے والی بھارتیہ جنتا پارٹی حکومت کے دور میں گائے نسل کی حالت خراب ہے۔ مسٹر گہلوت نے پیر کے روز ایک بیان میں کہا کہ گائے کی خدمت

ضرورت ہوتی ہے۔ ''ریاست میں بی جے پی حکومت آنے کے بعد سے گائیں پریشان ہیں، کیونکہ حکومت گؤ شالاؤں کے گرانٹ پر سست پڑی ہے۔ گائے کے نام پر ووٹ مانگنے والی پارٹی کی حکومت میں گائے کی نسل خراب حالت میں ہے'۔ ''انہوں نے کہا کہ ''وزیر اعلیٰ سرکاری کاغذات میں سڑک پر گھومتی ہوئی گاؤں کو آوارہ کہنے کے بجائے بے سہارا کہنا صورت حال نہیں بدل دے گا۔ آپ کو کانگریس حکومت کی طرح گائے کی خدمت کے لیے کام کرنا ہوگا''۔ ''انہوں نے کہا کہ ''ہماری کانگریس حکومت نے پانچ سال میں تقریباً 3000 کروڑ روپے کا گرانٹ گؤ شالاؤں کو دیا تھا۔ ریاست بھر کے سادھو سنت اور گؤ شالا کے منتظمین نے اس کے لیے کانگریس حکومت کی تعریف بھی کی تھی۔ اب بی جے پی کی حکومت گائے کو تڑپا رہی ہے۔

لاڈلی بہنا یوجنا کی رقم 1500 روپے کرنے سمیت کابینہ کے اہم فیصلے

بھوپال: (یو این آئی) وزیر اعلیٰ ڈاکٹر موہن یادو کی صدارت میں پیر کو سکریٹریٹ میں منعقدہ کابینی میٹنگ میں کئی اہم فیصلے کیے گئے۔ میٹنگ میں ''وزیر اعلیٰ لاڈلی بہنا یوجنا'' کے تحت دی جانے والی ماہانہ مالی امداد کی رقم 1250 روپے سے بڑھا کر 1500 روپے کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ یہ اسکیم مارچ 2023 میں ایک ہزار روپے ماہانہ کی امداد سے شروع ہوئی تھی، ستمبر 2023 سے اسے 1250 روپے کر دیا گیا تھا۔ اب نومبر 2025 سے یہ رقم 1500 روپے ہوگی۔

اسکیم میں 250 روپے کے اضافے سے مالی سال 2025-26 میں 1793 کروڑ 75 لاکھ روپے کے اضافی بجٹ کی ضرورت ہوگی۔ اس مالی سال کے لیے کل تخمینہ اخراجات 20 ہزار 450 کروڑ 99 لاکھ روپے رہنے کا امکان ہے۔ کابینہ نے اومکاریشور میں آچاریہ شنکر سنگرہالیہ ''ادویت لوک'' کی تعمیر کے لیے 2424 کروڑ 36 لاکھ 90 ہزار روپے کی نظرِ ثانی شدہ لاگت کو منظوری دی۔ اس سے قبل جون 2025 میں اس منصوبے کے لیے 2195 کروڑ 54 لاکھ روپے کی انتظامی منظوری دی گئی تھی۔ ''پردھان منتری سوریہ گھر مفت بجلی یوجنا'' کے تحت ریاست کی تمام سرکاری عمارتوں پر ریسکو (آر ای ایس سی او) طرز پر سولر روف ٹاپ پلانٹ نصب کرنے کی منظوری دی گئی۔ اس اسکیم کے تحت سرکاری محکموں کو کسی طرح کی سرمایہ کاری نہیں کرنی ہوگی۔

اس منصوبے کے تحت بھوپال میں 211 مقامات پر 15 ہزار 695 کلوواٹ، اندور میں 106 مقامات پر 3 ہزار 128 کلوواٹ، گوالیار میں 97 مقامات پر 5 ہزار 267 کلوواٹ کے سولر پلانٹ نصب کیے جائیں گے۔ ریاست کے دیگر اضلاع میں بھی یہی کام ہوگا۔ کابینہ نے ضلع کھنڈوہ کی ماندھاتا تحصیل میں جج، جونیئر ڈویژن کی عدالت کے لیے ایک جج سمیت سات نئے عہدے قائم کرنے کی منظوری بھی دی۔ ان عہدوں کے قیام سے عدالتی کارروائی میں تیزی آنے کی توقع ہے۔ ان پر سالانہ 52 لاکھ 76 ہزار روپے خرچ کا تخمینہ ہے۔

مظفر پور: گائے گھاٹ میں دلت شنکر پاسوان کے قتل نے سیاسی رنگ اختیار کر لیا، ممبر پارلیمنٹ ارون بھاتی نے وفد کے ساتھ متاثرہ کنبے سے ملاقات کی۔

بہار میں ناانصافی ختم کرنے کے لیے عظیم اتحاد کی حکومت بنائیں: کھڑگے

نئی دہلی: (یو این آئی) بہار اسمبلی کے لیے ووٹنگ کے دوسرے اور آخری مرحلے سے پہلے، کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے نے رائے دہندوں سے اپیل کی کہ وہ ریاست میں 20 سال پرانی لاقانونیت کو ختم کرنے اور سب کے لیے انصاف کو یقینی بنانے کے لیے عظیم اتحاد کو ووٹ دیں۔ مسٹر کھڑگے نے کہا کہ بہار کے عوام دو دہائیوں سے ناانصافی کا شکار ہیں اور رائے دہندوں کو اس ناانصافی کو ختم کرنے کے لیے عظیم اتحاد کو ووٹ دینا چاہیے۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ ایک عظیم اتحاد کی حکومت بہار کے عوام کو دو دہائیوں کے بے بس اور بدعنوان نظام سے نجات دلائے گی اور سماج کے ہر طبقے کی ترقی کے لیے کام کرے گی۔ پیر کو ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں مسٹر

کھڑگے نے کہا، اب ہجرت رک جائے گی، نوجوانوں کے مستقبل سے تاریکی دور ہو جائے گی اور ہر گھر میں نوکری ان کے کل کو روشن کرے گی۔ ہم ناانصافی کو ختم کریں گے اور سماجی انصاف کے ذریعے بہار کو بدل دیں گے۔ ہمارا وعدہ ہے، عظیم اتحاد دلتوں، مہادلتوں، قبائلیوں، معاشی طور پر پسماندہ طبقات، انتہائی پسماندہ طبقات کے حقوق کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہے۔ اور اقلیتوں، خواتین، کسانوں اور نوجوانوں کی معاشی ترقی کے لیے ٹھوس اسکیمیں نافذ کی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ بہار کے لوگ تبدیلی کے لیے تیار ہیں اور عظیم اتحاد ریاست کی شان کو بحال کرنے کے عزم کے ساتھ میدان میں ہے۔ اس لیے ووٹرز کو چاہیے کہ وہ ترقی، مساوات اور انصاف کے لیے گرینڈ الائنس کو ووٹ دیں۔

دیپانکر بھٹاچاریہ کا دعویٰ، بہار میں حکومت مخالف لہر کے آثار؟

ایس آئی آر کی وجہ سے ووٹروں میں آئی بیداری

پٹنہ: بہار اسمبلی انتخابات 2025 کے دوسرے اور آخری مرحلے کی ووٹنگ کے لئے انتخابی مہم کے آخری روز سی پی آئی (ایم ایل) کے جنرل سکریٹری دیپانکر بھٹاچاریہ نے دعویٰ کیا کہ بہار کے لوگ تبدیلی کے موڈ میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مہاگٹھ بندھن نے یہ الیکشن مہنگائی، روزگار، تعلیم اور خواتین کے تحفظ جیسے اہم بنیادی عوامی مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے لڑا اور لوگوں نے بڑے جوش و خروش کے ساتھ اس میں حصہ لیا۔ بہار کی راجدھانی پٹنہ میں ایک پریس کانفرنس کے دوران دیپانکر بھٹاچاریہ نے کہا کہ ہم نے گیس سلنڈر کی قیمتوں میں کمی 200 یونٹ مفت بجلی، قرض کے بوجھ سے خواتین کو راحت، کسانوں کا تحفظ اور قانون کی حکمرانی کی بحالی کے حوالے سے اپنا منشور جاری کیا تھا۔ ہم نے ان مسائل پر عوام کے درمیان مہم چلائی اور زبردست حمایت حاصل ہوئی۔ بھٹاچاریہ نے کہا کہ بہار الیکشن کے پہلے مرحلے میں ریکارڈ توڑ ووٹنگ ہوئی جو اس بات کہہ رہی ہے کہ کہ بہار میں اقتدار مخالف لہر پھیل رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب عوام تبدیلی چاہتے ہیں تو اس کی جھلک ووٹوں میں نظر آتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس بار مواضعات سے لے کر شہروں تک لوگوں میں

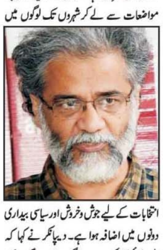

انتخابات کے لیے جوش و خروش اور سیاسی بیداری دونوں میں اضافہ ہوا ہے۔ دیپانکر نے کہا کہ ایس آئی آر کی وجہ سے لوگوں میں ووٹنگ کے حوالے سے بیداری آئی ہے۔ لوگ سمجھ چکے ہیں کہ اب انہیں خود ووٹ چھیننے کی سازش کے خلاف کھڑا ہونا ہوگا۔

غریبوں، مہاجروں اور اقلیتوں میں زبردست توانائی اور بیداری نظر آئی ہے۔ این ڈی اے کو نشانہ بناتے ہوئے بھٹاچاریہ نے سوال کیا کہ اگر پچھلے 20 سالوں میں اتنی ترقی ہوئی ہے تو پھر حکمران پارٹی کے لیڈر نفرت اور تقسیم کی زبان کیوں استعمال کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ بہار کا یہ الیکشن صرف اقتدار میں تبدیلی کا نہیں بلکہ عوامی بیداری کی علامت بن گیا ہے۔ سی پی آئی (ایم ایل) کی سینئر لیڈر مینا تیواری نے بھی کہا کہ وزیر اعلیٰ کی 'خواتین روزگار اسکیم' کے تحت دیئے گئے 10 ہزار روپئے کا زمین پر کوئی اثر نہیں پڑا ہے۔ حکومت کے خلاف خواتین میں بڑے پیمانے پر عدم اطمینان ہے۔ دریں اثنا، دیگھا سے سی پی آئی (ایم ایل) امیدوار دیویا گوتم نے کہا کہ اس الیکشن میں نوجوانوں نے تبدیلی کے لیے آواز اٹھائی ہے، بہار کے عوام تبدیلی کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہیں۔ اس طرح سی پی آئی (ایم ایل) نے بہار انتخابات کو ایک عوامی تحریک کے طور پر پیش کرتے ہوئے لوگوں سے تبدیلیٔ اقتدار کی اپیل کی ہے۔

شاہ کہتے ہیں زمین نہیں، نتیش کہتے ہیں سمندر نہیں۔ پھر کون کرے گا ترقی؟: کانگریس

پٹنہ: (یو این آئی) کانگریس کے راجیہ سبھا ممبر سید ناصر حسین نے آج بہار میں آئندہ اسمبلی انتخابات سے قبل مرکز اور ریاستی حکومت پر شدید حملہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر مہاگٹھ بندھن کو موقع ملا تو یہ ثابت کرے گا کہ زمین سے گھری ہوئی ریاست میں بھی تیزی سے ترقی کی جا سکتی ہے۔ دار الحکومت میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر حسین نے کہا کہ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ اور وزیر اعلیٰ نتیش کمار دونوں بہار کے مسائل کو بہانے کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا، 'امت شاہ کہتے ہیں کہ بہار میں زمین نہیں ہے اس لیے صنعتیں قائم نہیں کی جا رہی ہیں اور نتیش کمار کہتے ہیں کہ سمندر نہیں

ہے اس لیے کوئی پیش رفت نہیں ہے، لیکن ہم دکھائیں گے کہ اگر نیت ہو تو سمندر کے بغیر بھی ترقی کا راستہ بنایا جا سکتا ہے۔ کانگریس ایم پی نے دعوی کیا کہ ان کی پارٹی نے کرناٹک، تلنگانہ اور ہماچل پردیش میں تمام انتخابی وعدے پورے کیے ہیں اور بہار میں بھی حکومت بننے کے بعد ہر خاندان کے کم از کم ایک فرد کو سرکاری ملازمت دینے کا وعدہ پورا کیا جائے گا۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ کا نام لیے بغیر انہوں نے کہا، ''یہ سب سے بڑے دراندازہیں۔ ان کی حکومت ریاست میں 20 سال سے ہے، لیکن اپنی کامیابیوں کے بارے میں بات کرنے کے بجائے وہ لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ ان رہنماؤں نے سیاسی بحث کی سطح کو کم کر دیا ہے۔'' کانگریس کے رکن پارلیمنٹ مسٹر حسین نے سوال کیا کہ اگر بہار میں ترقی ہوئی ہے تو نقل مکانی کیوں جاری ہے۔ اگر ریاست میں صنعتیں قائم ہوتیں، نوکریاں دی گئی ہوتیں تو ڈیڑھ کروڑ بہاریوں کو دوسری ریاستوں میں کام کرنے نہیں جانا پڑتا۔ انہوں نے دعوی کیا کہ اس بار بہار اسمبلی انتخابات میں مہاگٹھ بندھن حکومت بنائے گا اور 2029 میں ہندوستانی اتحاد قومی سطح پر اقتدار سنبھالے گا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ممبر پارلیمنٹ اکھلیش پرساد سنگھ نے کہا کہ بہار کے لوگ تبدیلی کے موڈ میں ہیں۔ این ڈی اے کی 20 سالہ حکمرانی نے بہار کو بدحال کر دیا ہے۔ صنعت نہیں لگی، بے روزگاری میں اضافہ ہوا ہے اور نقل مکانی جاری ہے۔ اس بار مہاگٹھ بندھن کی جیت بڑے فرق سے طے ہے۔

میہر: بند گھر سے اچانک زہریلی گیس پھیل گئی جس سے افراتفری مچ گئی، پولیس نے کثیر مقدار میں جلنے والے کیمیکل و خام مال برآمد کیا۔

’سڑک حادثوں کو روکنے کے لیے ہم آہنگی سے کام کریں‘

روڈ سیفٹی کمیٹی کی اہم میٹنگ میں ریاستی حکومت کو مشورہ، ہیلمٹ کے استعمال اور سیاہ دھبوں کو کم کرنے پر خصوصی زور، روڈ سیفٹی اصلاحات اور سپریم کورٹ کی طرف سے دی گئی ہدایات کے نفاذ کا جائزہ لیا گیا

ممبئی: سپریم کورٹ کے ریٹائرڈ جج اور روڈ سیفٹی کمیٹی کے چیئرمین ابھے سپرے کی صدارت میں ریاست میں سڑک کی حفاظت کے اقدامات پر ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ ہوئی۔ میٹنگ میں چیف سکریٹری راجیش کمار اور ہوم، ٹرانسپورٹ، اربن ڈیولپمنٹ، پبلک ورکس، پبلک ہیلتھ اور اسکولی تعلیم کے محکموں کے سینئر افسران نے شرکت کی۔ ایس اے این آئی ٹی آئی کے صدر ابھے سپرے 9 سے 14 نومبر تک ممبئی-پونے کے دورے پر ہیں، اور اس میٹنگ کا اہتمام روڈ سیفٹی اصلاحات اور سپریم کورٹ کی طرف سے دی گئی ہدایات کے نفاذ کا جائزہ لینے کے لیے کیا گیا تھا۔

اجلاس میں تمام محکموں کو سڑک حادثات کی روک تھام کے لیے کوآرڈینیشن سے کام کرنے کی ہدایت کی گئی۔ یہ بھی تجویز کیا گیا کہ محکمہ تعمیرات عامہ کو بلیک اسپاٹ دور کرنے کے لیے فوری اقدامات کرنے چاہئیں۔ کمیٹی نے مرکزی حکومت کے آئی آر اے ڈی پورٹل کے موثر استعمال، آئی ٹی ایم ایس، اے ٹی ایس اور اے ڈی ٹی ٹی پروجیکٹوں کے تیزی سے نفاذ کے [illegible] ساتھ ساتھ ہیلمٹ کے لازمی استعمال پر بھی زور دیا۔ اس موقع پر یہ ہدایات بھی دی گئیں کہ تمام سرکاری افسران اور ملازمین کے لیے دو پہیہ گاڑیوں کی سواری کے دوران ہیلمٹ کا استعمال لازمی قرار دیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ ضلعی سطح پر روڈ سیفٹی کمیٹیوں کے باقاعدگی سے اجلاس منعقد کرنے اور حادثات سے بچاؤ کے اقدامات پر عمل درآمد کرنے کی ہدایات دی گئیں۔ کہا گیا کہ اس کا مقصد سڑک حفاظتی قوانین کو موثر طریقے سے لاگو کرکے ریاست میں حادثات اور حادثاتی اموات کو روکنا ہے۔

ممبئی: آرمی ہیڈ کوارٹر کی سیکورٹی میں لاپرواہی!

کیبن کا تالا کھول کر پستول، کارتوس اور نقد 3 لاکھ روپے کی چوری، چار دنوں کے تفتیش کے بعد 3 ملزمین ملاڈ سے گرفتار

ممبئی: ممبئی میں آرمی ہیڈ کوارٹر میں سیکیورٹی میں ایک بڑی کوتاہی کا انکشاف ہوا ہے۔ کرنل کے کیبن سے ایک پستول، نو زندہ کارتوس، چاندی اور 3 لاکھ روپے چوری کر لیے گئے۔ چار دن کی تفتیش کے بعد ممبئی کرائم برانچ یونٹ 12 نے ملاڈ میں تین مشتبہ افراد کو گرفتار کیا ہے۔ یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ مشتبہ افراد اس ہائی پروفائل جرم کو انجام دینے کے بعد گوا فرار ہو گئے تھے۔ واپسی پر انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ یہ واقعہ ممبئی میں فوج کے سدرن کمانڈ ہیڈ کوارٹر میں پیش آیا۔ پولیس نے ایک نابالغ کو چھوڑ کر دو مشتبہ افراد دیپک کرشنا دھنوے اور ونائک گوپی چند باویسکر کو گرفتار کیا ہے۔ ملزمین دیپک کرشنا دھنوے اور ونائک گوپی چند باویسکر ہیں۔ ممبئی کرائم برانچ کی ٹیم نے مشتبہ افراد سے ایک پستول، نو زندہ راؤنڈ اور 480 گرام چاندی کے زیورات برآمد کیے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ چور پچھلے دروازے سے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوئے، کیبن کا تالہ توڑا اور واردات کے بعد فرار ہو گئے۔ چار دن کی شدید کوشش کے بعد ممبئی کرائم برانچ یونٹ 12 نے ملاڈ میں تینوں ملزمین کو گرفتار کیا۔ ملزمان کرار کے علاقے کے رہائشی ہیں۔ تینوں کافی عرصے سے چوری کی وارداتیں کر رہے ہیں اور ان کے خلاف کرار پولیس اسٹیشن میں کئی مقدمات درج ہیں۔ کرائم برانچ کے ایک سینئر افسر نے بتایا کہ ملزمان انتہائی چالاک ہیں۔ آرمی ہیڈ کوارٹر جیسے ہائی سیکیورٹی زون میں داخل ہونا آسان نہیں ہے، لیکن انہوں نے ایک ریسکیو کی، بیک ڈور تلاش کیا، اور رات کے اندھیرے میں جرم کو انجام دیا۔

پولیس کے مطابق جرم کے فوراً بعد تینوں ملزمان مسروقہ سامان لے کر گوا فرار ہو گئے۔ وہاں انہوں نے چوری کی رقم سے لطف اندوز ہوتے ہوئے ایک لگژری ہوٹل میں قیام کیا اور شراب اور کباب سے لطف اندوز ہوئے۔ تاہم ممبئی واپس آنے پر کرائم برانچ نے خفیہ اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے انہیں ملاڈ میں کرائے کے مکان سے گرفتار کیا۔ تلاشی کے دوران کرنل کا پستول، تمام کارتوس، چاندی کا سامان اور باقی نقدی برآمد ہوئی۔ کرائم برانچ کی تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ مرکزی ملزم نے پہلے بھی آرمی کیمپ کے اطراف کی تلاشی لی تھی۔

پولیس کے مطابق ملزمان کو ابتدائی تفتیش کے دوران ہیڈ کوارٹر کے سیکیورٹی سسٹم کی کمزوری کا علم ہوا۔ اس نے اپنے دو ساتھیوں کو شامل کیا اور ایک منصوبہ بنایا۔ واقعہ کے روز ایک ملزم باہر پہرہ دے رہا تھا جبکہ دو دیگر ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوئے۔ کیبن کو چابی سے کھولا گیا۔ آیا مجرموں نے جرم کو اصلی یا ڈپلیکیٹ چابی سے انجام دیا اس کی تفتیش جاری ہے۔ تاہم کرائم برانچ نے اندرون خانہ ملازمت کے امکان کو مسترد کر دیا ہے۔ یہ واقعہ قومی سلامتی پر سنگین سوالات اٹھاتا ہے۔ آرمی ہیڈ کوارٹر سے ہتھیاروں کی چوری نہ صرف ادارے کی ساکھ کو داغدار کرتی ہے بلکہ اس سے ہتھیاروں کے دہشت گرد تنظیموں کے ہاتھ لگنے کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔ فوج نے فوری طور پر اندرونی تحقیقات شروع کر دی ہیں اور سیکورٹی پروٹوکول کا جائزہ لے رہی ہے۔

ایم این ایس کی 227 میں سے 125 وارڈوں پر امیدوار اتارنے کی تیاری

ممبئی: برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کے آئندہ انتخابات سے قبل تمام سیاسی جماعتوں نے اپنی انتخابی حکمت عملی کو حتمی شکل دینے کا عمل تیز کر دیا ہے۔ انہی تیاریوں کے سلسلے میں مہاراشٹر نونرمان سینا (ایم این ایس) نے بھی بڑے پیمانے پر مہم شروع کرتے ہوئے فیصلہ کیا ہے کہ وہ 227 وارڈوں میں سے 125 پر اپنے امیدوار کھڑے کرے گی۔ پارٹی کے ذرائع کے مطابق، ایم این ایس نے شہر کے مراٹھی اکثریتی علاقوں جیسے پریل، لال باغ، دادر، ماہم، بھنڈوپ اور جوگیشوری میں اپنی مضبوط موجودگی کی بنیاد پر یہ فیصلہ کیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ شیوسینا (ٹھاکرے دھڑے) کے ساتھ سیٹوں کی تقسیم پر باضابطہ گفت وشنید شروع کرنے سے قبل ایم این ایس نے پورے شہر کا تفصیلی سروے مکمل کرلیا ہے۔ اس سروے کے نتیجے میں 125 ایسے وارڈوں کی نشاندہی کی گئی ہے جہاں پارٹی کی جڑیں مضبوط ہیں اور کامیابی کے امکانات واضح ہیں۔ واضح رہے کہ بی ایم سی انتخابات کے لیے وارڈ ریزرویشن کی قرعہ اندازی 11 نومبر کو متوقع ہے۔ اس کے بعد مختلف سیاسی جماعتوں کے درمیان ممکنہ اتحاد اور سیٹ تقسیم کے فارمولے پر بات چیت میں تیزی آنے کا امکان ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ اگرچہ شیو سینا (ٹھاکرے دھڑا) اور ایم این ایس کے درمیان حتمی سمجھوتہ ابھی طے نہیں پایا، لیکن ایک ابتدائی اصولی اتفاق رائے سامنے آیا ہے کہ جس وارڈ میں کسی جماعت کی بنیاد زیادہ مستحکم ہو، وہاں اسی پارٹی کو ٹکٹ دیا جائے گا۔

ڈومبیولی میں معمولی جھگڑے کے بعد چاقو مار کر نوجوان کا قتل

تھانے: تھانے ضلع کے ڈومبیولی میں معمولی جھگڑے کے بعد ایک شخص کو چاقو مار کر ہلاک کر دیا گیا، بتایا جاتا ہے کہ جب وہ غلطی سے ایک دوسرے آدمی سے ٹکرا گیا تو اسے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ مانپاڈا پولیس اسٹیشن کے ایک افسر نے بتایا کہ یہ واقعہ اتوار کی صبح ایم آئی ڈی سی فیز 1 علاقے کے ایک ہوٹل میں پیش آیا۔ افسر نے بتایا کہ آکاش بھانو سنگھ (38) اور اس کے دوست ہوٹل میں رات کا کھانا کھا رہے تھے جب وہ غلطی سے ملزم سے ٹکرا گیا، جس کے بعد لڑائی شروع ہوگئی۔ ملزم نے کچھ دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر سنگھ کو چاقو مار کر ہلاک کر دیا۔ سنگھ کے دو دوست، جنہوں نے اسے بچانے کی کوشش کی، وہ بھی زخمی ہوگئے اور انہیں اسپتال میں داخل کرایا گیا۔

مغربی مضافاتی علاقوں میں پانی کی قلت کو دور کرنے کے لیے پانی کے میٹر نصب کرنے کا فیصلہ

ممبئی: مغربی مضافاتی علاقوں میں پانی کی قلت کو دور کرنے کے لیے گورے گاؤں سے دہیسر تک، بی ایم سی ترجیحی بنیادوں پر پانی کے میٹر لگانے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ یہ میٹر رساو اور آلودگی جیسے رسد سے متعلق مسائل کو حل کرنے میں مدد کریں گے۔

پانی کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنانے کے علاوہ، یہ نظام حکام کو پانی کے دباؤ میں ہونے والی تبدیلیوں کا فوری پتہ لگانے اور رساو کی فوری شناخت اور مرمت کرنے کے قابل بنائے گا۔ اگرچہ شہر کو پانی فراہم کرنے والی سات جھیلوں میں اس وقت وافر مقدار میں پانی موجود ہے، لیکن مغربی مضافاتی علاقوں کے کئی علاقے گزشتہ چار ماہ سے پانی کی قلت اور آلودگی کے مسائل کا سامنا کر رہے ہیں۔ ماگا تھانے (مغربی) میں ویسٹرن ایکسپریس ہائی وے کے قریب پہاڑی علاقوں، دہیسر اور کاندیولی (مغربی) کے کچھ حصوں کے ساتھ ساتھ ملاڈ (مغربی) میں مالوے کے علاقے میں پانی کا دباؤ کم ہے۔ عیاں رہے کہ پچھلے ہفتے، مغربی مضافاتی علاقوں کے ایم ایل ایز نے میونسپل کارپوریشن کے عہدیداروں سے ملاقات کی اور پانی کی مساوی فراہمی اور علاقہ وار تقسیم کے اعداد و شمار کے مکمل انکشاف کا مطالبہ کیا تھا۔

مرکزی وزیر اور شمالی ممبئی کے رکن پارلیمنٹ پیوش گوئل نے علاقے میں پانی کی قلت کا جائزہ لیا۔ میٹنگ کے دوران یہ پایا گیا کہ، مثالی 60-65 پریشر لیول کے برعکس، ماگا تھانے، دہیسر، اور کاندیولی جیسے علاقوں میں صرف 40-45 پریشر لیول مل رہے ہیں، جس کے نتیجے میں سپلائی ناکافی ہے۔ پانی کے دباؤ کو درست طریقے سے مانیٹر کرنے کے لیے علاقائی پریشر میٹرز کی تنصیب کا مشورہ دیا گیا۔

بدلا پور میں عاشق کی مدد سے شوہر کا گلا دبا کر قتل

لاش گدے میں لپیٹ کر الہاس ندی میں پھینک کر عاشق اور معشوق فرار، پولیس کی کارروائی میں دونوں ملزمین گرفتار

تھانے: اندور کے راجہ رگھوونشی جیسا ایک قتل ممبئی سے متصل مہاراشٹر کے تھانے ضلع میں سامنے آیا ہے۔ تین بچوں کی ماں نے اپنے شادی شدہ عاشق کے ساتھ مل کر اپنے شوہر کو رسی سے گلا دبا کر قتل کر دیا۔ شوہر نے مزاحمت کی تو اس نے اسے مارا اور پھر اس کی لاش الہاس ندی میں پھینک دی۔ اس واقعہ سے شہر میں کہرام مچ گیا ہے اور پولیس نے ملزم بیوہ اور اس کے عاشق کو گرفتار کر لیا ہے۔ پولیس کے مطابق بدلاپور ویسٹ میں رہنے والا 44 سالہ تاجر کسان پرمار اپنی بیوی منیشا پرمار اور تین بچوں کے ساتھ رہتا تھا۔ وہ کاروبار کے سلسلے میں اکثر شہر سے باہر جاتا تھا۔ اس دوران اس کی بیوی نے اسی عمارت میں رہنے والے ایک شادی شدہ شخص لکشمن بھویر (36) کے ساتھ افیئر شروع کر دیا۔ پرمار نے اپنی بیوی سے اس کے ناجائز تعلقات کے بارے میں بات کی۔ اس کے بعد دونوں میں اکثر جھگڑا ہونے لگا۔ پولیس کے مطابق خاتون اور اس کے عاشق نے یہ وحشیانہ جرم جمعہ کی آدھی رات کو اس وقت انجام دیا جب شوہر سو رہا تھا۔ انہوں نے اسے رسی سے گلا دبا کر قتل کیا۔ اس کے بعد انہوں نے لاش کو گدے میں لپیٹ لیا۔ انہوں نے لاش کو موٹرسائیکل پر لاد کر بدلاپور کے والاولی پل کے قریب دریائے الہاس میں پھینک دیا اور دونوں موقع سے فرار ہو گئے۔

واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس نے فوری کارروائی کی۔ پولیس اور فائر بریگیڈ کی مدد سے لاش کو دریا سے نکال لیا گیا۔ بدلاپور ویسٹ پولیس اسٹیشن میں معاملہ درج کیا گیا ہے۔ ملزمین کے خلاف تعزیرات ہند (آئی پی سی) کی دفعہ 103(1) (قتل) اور 238 (جرم کے ثبوت کو تباہ کرنے) کے تحت ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ بدلاپور ویسٹ پولیس اسٹیشن کے ایک پولیس افسر کشور شندے نے بتایا کہ پولیس نے ملزم بیوہ اور اس کے شادی شدہ عاشق دونوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہ واقعہ علاقے میں موضوع بحث بن گیا ہے۔ پولیس معاملے کی مزید تفتیش کر رہی ہے۔ عیاں رہے کہ مدھیہ پردیش کے اندور ضلع میں راجہ رگھوونشی کا قتل اسی طرح ہوا تھا۔ گزشتہ جون میں راجہ رگھوونشی کی بیوی سونم رگھوونشی نے اپنے عاشق کے ساتھ مل کر اپنے شوہر کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔

نندوربار میں اسکول بس 150 فٹ گہری کھائی میں گری

متعدد طلباء ہلاک، زخمی طلبا کو اسپتال میں داخل کرایا گیا

نندوربار: مہاراشٹر کے نندوربار ضلع میں اتوار کی دوپہر ایک ہولناک حادثہ اس وقت پیش آیا جب مہون باڑی آشرم اسکول کی بس 100 سے 150 فٹ گہری کھائی میں جا گری۔ اس حادثے میں ایک طالب علم موقع پر ہی ہلاک ہو گیا جبکہ 15 سے زائد طلباء شدید زخمی ہو گئے۔ یہ واقعہ اکل کنواں تحصیل کے مولگی-اکلکووا روڈ پر املی باڑی کے قریب پیش آیا۔ پولیس کے مطابق جلگاؤں ضلع کے مہون باڑی آشرم اسکول کے طلباء دیوالی کی تعطیلات کے بعد اسکول واپس جا رہے تھے۔ جیسے ہی بس املی باڑی گاؤں کے قریب پہنچی، ڈرائیور نے بس پر سے قابو کھو دیا اور گاڑی گہری کھائی میں جا گری۔ حادثے کے نتیجے میں بس الٹ گئی اور کئی بچے اس کے نیچے دب گئے۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی مقامی دیہاتیوں نے موقع پر پہنچ کر زخمیوں کو بچانے کا کام شروع کیا۔ نندوربار پولیس کی ٹیم بھی جائے وقوعہ پر پہنچ گئی اور زخمیوں کو اکلکووا کے دیہی اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ جن طلباء کی حالت نازک بتائی جا رہی ہے، انہیں مزید علاج کے لیے ضلع اسپتال منتقل کرنے کی تیاری کی جا رہی ہے۔ پولیس افسر نے بتایا کہ جاں بحق طالب علم کی شناخت ابھی نہیں ہو سکی ہے۔ ابتدائی تحقیقات کے مطابق حادثے کی وجہ ڈرائیور کا توازن کھونا بتایا جا رہا ہے۔ دوسری جانب، مقامی افراد نے بتایا کہ دیوگوئی گھاٹ کی سڑک خستہ حال ہے، جہاں موڑ خطرناک ہیں اور حفاظتی ریلنگ نہ ہونے کے باعث اس علاقے میں اکثر حادثات پیش آتے ہیں۔

ماہم: میونسپل اسکول کی عمارت کو مسمار کرنے کیخلاف احتجاج

ممبئی: اسکولی طلباء کے والدین اور رہائشیوں نے اتوار کو ماہم میں برہان ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کی ملکیت میں ایک مراٹھی میڈیم اسکول کی عمارت کو مسمار کرنے کے خلاف احتجاج کیا۔ مظاہرین نے الزام لگایا کہ میونسپل کارپوریشن جان بوجھ کر ممبئی میں مراٹھی اسکولوں کو بند کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور اس کا موازنہ دہائیوں قبل ٹیکسٹائل ملوں کے انہدام سے کیا گیا جب نجی کمپنیوں کے ذریعہ زمین کو دوبارہ تیار نہیں کیا گیا تھا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اسکولوں کو مشکوک آڈٹ کے ذریعے غیر محفوظ قرار دیا جا رہا ہے تاکہ ان کی دوبارہ ترقی کی راہ ہموار کی جا سکے۔ نیو ماہم میونسپل اسکول کے باہر ہونے والے اس احتجاج میں ماہم کے رہائشیوں، مراٹھی زبان کے حامیوں، سماجی کارکنوں اور ثقافتی اور تعلیمی شعبوں سے تعلق رکھنے والی کئی سرکردہ شخصیات نے شرکت کی۔ مراٹھی ابھیاس کیندر اور دیگر مقامی تنظیموں نے بی ایم سی کے فیصلے پر احتجاج کیا اور مطالبہ کیا کہ انہدام کی کارروائی سے پہلے تھرڈ پارٹی اسٹرکچرل آڈٹ رپورٹ کو عوامی طور پر دستیاب کرایا جائے۔

مراٹھی ابھیاس کیندر کے دیپک پوار نے کہا کہ صورتحال ایسی ہی تھی جو ممبئی کی ٹیکسٹائل ملوں کے ساتھ ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا، ملوں کو پہلے غیر منافع بخش قرار دینے کے بعد بند کر دیا گیا تھا، لیکن بعد میں ان کی زمین پر قبضہ کرلیا گیا تھا۔ یہی رجحان اب مراٹھی اسکولوں کے ساتھ دہرایا جا رہا ہے۔ ان اسکولوں کو اسٹرکچرل آڈٹ کے ذریعے جان بوجھ کر غیر محفوظ قرار دیا جا رہا ہے تاکہ ان کی زمین کو بالآخر نجی منصوبوں کے لیے استعمال کیا جا سکے۔

پالگھر کا ماہی گیر پاکستانی حراست میں

پاکستانی حدود میں داخل ہونے پر فورسز نے نل نارائن کشتی کو پکڑ لیا

پالگھر؛ مہاراشٹر کے پالگھر ضلع کے ایک بزرگ ماہی گیر کو پاکستانی میری ٹائم فورسز نے اس وقت حراست میں لے لیا جب وہ گجرات کے ساحل سے ماہی گیری کے دوران غلطی سے پاکستانی سمندری حدود میں داخل ہو گئے۔ اطلاعات کے مطابق یہ واقعہ اُس وقت پیش آیا جب ”نل نارائن“ نامی ٹرالر، جو گجرات کی اوکھا بندرگاہ سے روانہ ہوا تھا، سرحد پار پاکستانی پانیوں میں جا پہنچا۔ پالگھر کے تنچی گاؤں سے تعلق رکھنے والے 65 سالہ نام دیو بال کرشنا مہر کو پاکستانی سیکیورٹی فورسز نے حراست میں لیا۔ مہر گجرات کے جینتی بھائی راٹھوڑ کی ملکیت والی ماہی گیری کشتی پر ملاح کے طور پر کام کرتے تھے۔ اہلِ خانہ کے مطابق وہ کئی سال سے اسی کشتی پر ملازم تھے اور حالیہ سمندری سفر کے دوران یہ حادثہ پیش آیا۔ موجودہ اعداد و شمار کے مطابق اس وقت تقریباً 193 بھارتی ماہی گیر پاکستانی جیلوں میں قید ہیں، جن میں 19 کا تعلق مہاراشٹر سے ہے۔ انسانی حقوق کے کارکن جتن دیسائی نے اس واقعے پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے حکومتِ ہند سے اپیل کی ہے کہ گرفتار ماہی گیروں کی رہائی کے لیے فوری سفارتی کوششیں کی جائیں۔

قرض ادا نہیں کیا تو خاتون کی مورف شدہ تصاویر سوشل میڈیا پر وائرل کردیں

ریکوری ایجنٹ پر گاہک کو دھمکیاں دینے اور بدنام کرنے کا الزام، موبائل لوکیشن کی بنیاد پر ملزم گرفتار

ممبئی: قرض کی وصولی کے نام پر لون ریکوری ایجنٹس کے ذریعہ ذہنی طور پر ہراساں کرنے کے واقعات بڑھتے جا رہے ہیں۔ ایسا ہی ایک سنگین واقعہ بوریولی میں پیش آیا، جہاں ایک فائنانس کمپنی کے ایک ریکوری ایجنٹ نے ایک گاہک کو دھمکی دی کہ اگر اس نے قرض ادا نہیں کیا تو وہ اسے آن لائن بدنام کر دے گا اور اس کی بیوی کی مورف شدہ تصاویر سوشل میڈیا پر گردش کی جا رہی ہیں۔ پولیس کے مطابق گرفتار ملزم کی شناخت 23 سالہ تشار سالونکھے کے طور پر ہوئی ہے جو کہ نوی ممبئی کا رہنے والا ہے۔ پولیس اس بات کی تحقیقات کر رہی ہے کہ آیا ملزم نے اسی طرح دوسرے لوگوں کو بھی نشانہ بنایا ہے۔ تحقیقات جاری ہے۔

پولیس نے اطلاع دی ہے کہ 31 سالہ رئیل اسٹیٹ بزنس مین نے دسمبر 2024 میں ایک ایپ کے ذریعے 1.5 لاکھ کا قرض لیا تھا۔ مالی مجبوریوں کی وجہ سے وہ قرض واپس کرنے سے قاصر تھا۔ 25 اکتوبر کو ملزم سالونکھے نے مبینہ طور پر دھمکی دی کہ اگر اس نے رقم واپس نہیں کی تو وہ اسے اور اس کے خاندان کو بدنام کر دے گا۔ اس کے بعد اس نے متاثرہ کی شناخت کا استعمال کرتے ہوئے ایک جعلی انسٹاگرام اکاؤنٹ بنایا اور اس پر متاثرہ کی بیوی کی فحش اور مورف شدہ تصاویر پوسٹ کیں۔ یہ تصاویر رشتہ داروں اور جاننے والوں کو بھی بھیجی گئیں جس سے اہل خانہ ذہنی پریشانی کا باعث بنے۔ شکایت کے بعد زون 11 کے ڈی سی پی سندیپ جادھو، سینئر انسپکٹر مدھوسودن نائک اور سائبر یونٹ کی ایک ٹیم نے ملزم کو اس کے موبائل لوکیشن کی بنیاد پر ٹریس کیا۔ ڈی سی پی جادھو نے کہا کہ کسی بھی مالی تنازع کو قانونی عمل کے ذریعے حل کیا جاتا ہے۔ کسی کو ہراساں کرنا یا بدنام کرنا ایک سنگین جرم ہے۔ شہریوں کو ایسے معاملات میں فوری طور پر پولیس کی مدد لینی چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ دوران تفتیش ملزم نے مراعات کے لالچ اور مالی دباؤ کی وجہ سے یہ انتہائی قدم اٹھانے کا اعتراف کیا۔

عیاں رہے کہ اس سال فروری میں، کاندیولی کے ایک ٹرانسپورٹ تاجر نے مبینہ طور پر قرض کی وصولی کے ایجنٹ کی طرف سے ہراساں کیے جانے کے بعد خودکشی کر لی تھی۔ پولیس کے مطابق اتر پردیش کے پرتاپ گڑھ کے سورج جیسوال نے ایک فنانس کمپنی سے کمرشل گاڑی کے لیے قرض لیا تھا۔ مالی مجبوریوں کی وجہ سے وہ وقت پر قسطیں ادا کرنے سے قاصر تھا۔ الزام ہے کہ کمپنی کے ایجنٹ وجے اوبل نے اسے ہراساں کرنا شروع کر دیا۔ مایوس ہو کر سورج کاندیولی کے گوکل نگر میں واقع اپنے گھر میں خودکشی کر لی۔ کرار پولیس نے مقدمہ درج کر لیا۔

انتخابات سمیت کئی مسائل پر شرد پوار کے ساتھ سید علی اشرف کی بات چیت

انوار الحق خان

ممبئی: این سی پی ایس پی کے ریاستی سکریٹری سید علی اشرف نے ایم ایل اے ڈاکٹر جتیندر اوہاڈ کے ساتھ مل کر ریاست میں آنے والے بلدیاتی انتخابات اور ممبرا، کلوا اور تھانے کی سیاسی حکمت عملی کے حوالے سے این سی پی کے سربراہ شرد چندر پوار سے ملاقات کی۔ ملاقات میں خاص طور پر ریاست میں آنے والے بلدیاتی انتخابات اور موجودہ حکمت عملی پر مرکوز تھی۔ اس طرح کی جانکاری این سی پی شرد چندر پوار کے سکریٹری سید علی اشرف نے دی۔

انہوں نے کہا کہ انہیں سینئر قومی لیڈر شرد پوار سے خصوصی ملاقات کا موقع ملا۔ اس ملاقات میں نہ صرف پارٹی کے کاموں پر توجہ مرکوز کی گئی بلکہ کئی اہم امور پر بامعنی گفتگو بھی ہوئی۔ بات چیت کے دوران ریاست میں امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتحال، نوجوانوں کے روزگار، معاشرے میں بڑھتی ہوئی عدم مساوات اور نفرت پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ شرد پوار نے واضح طور پر کہا کہ عوامی خدمت سیاست کا اصل مقصد ہے، لیکن موجودہ سیاسی منظر نامہ افسوسناک ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آئندہ انتخابات ایک چیلنج ہوں گے، پارٹی کارکنوں پر زور دیا کہ وہ پوری قوت سے کام کریں۔ انہوں نے تھانے میونسپل کارپوریشن کے لیے ڈاکٹر جتیندر اوہاڈ کے کام اور حکمت عملی پر کافی اطمینان کا اظہار کیا۔ شرد پوار جیسے سرکردہ لیڈر سے ان کی ملاقات ایک ایسے وقت میں اہم سمجھی جاتی ہے جب مسلم کمیونٹی نفرت کی سیاست سے دوچار ہے۔ اس ملاقات کے حوالے سے سید علی نے کہا کہ ہماری ملاقات کا ماحول خوشگوار رہا اور بات چیت میں مثبت انداز نظر آیا۔

کلیان میں مراٹھی زبان کے تنازع پر مار پیٹ

چار افراد نے وڈا پاؤ فروش اور دو دیگر ملازمین پر کیا حملہ، کیس درج

ممبئی: اتوار کی رات کو ایک پریشان کن واقعہ میں کلیان ایسٹ میں چکنیکا اور سنتوش نگر کے قریب ایک وڈا پاؤ فروش اور اس کے دو ساتھیوں پر چار افراد نے وحشیانہ حملہ کیا۔ حملہ اس وقت ہوا جب حملہ آوروں نے دکاندار سے پوچھا کہ کیا آپ مراٹھی جانتے ہیں؟ اور جب اس نے اثبات میں جواب نہیں دیا تو انہوں نے حملہ شروع کر دیا۔

دکاندار، جس کی شناخت وشنو تھاپا کے نام سے ہوئی ہے، اور اس کے ساتھی کارکنوں نے کولسیواڑی پولیس اسٹیشن میں پولیس کو بتایا کہ وہ ردھی بھوجنالیہ نامی ایک چھوٹے سے کھانے کی دکان میں کام کرتے ہیں۔ رات 8 بجے کے قریب، دو نامعلوم افراد دکان پر پہنچے، کھانا کھا کر چلے گئے۔ وہ تھوڑی دیر بعد واپس آئے اور تھاپا سے پوچھا، ’کیا آپ مراٹھی نہیں جانتے؟‘ جواب کا انتظار کیے بغیر انہوں نے اسے مارنا شروع کر دیا۔ پہلے حملے میں اس کی ناک کو شدید چوٹ آئی۔

دونوں افراد کے جانے کے بعد تھاپا اور اس کے ساتھی کام پر واپس آ گئے۔ چند منٹ بعد، وہ واپس آئے، اس بار دو اور آدمیوں کے ساتھ آئے۔ چار آدمیوں کے گروپ نے دوبارہ زبان کا مسئلہ اٹھایا اور پھر حملہ کیا۔ ساتھی کارکن مدن تھاپا کو پتھر مارا گیا۔ ایک اور ساتھی کارکن علی خان نے افراتفری کے درمیان اپنا موبائل فون زمین پر پھینک دیا۔ اطلاع کے مطابق حملہ آوروں نے دکان میں توڑ پھوڑ کی اور کھانا، برتن اور ٹرے باہر پھینک دی۔ تینوں زخمیوں کو علاج کے لیے اسپتال لے جایا گیا۔ کولسیواڑی پولیس اسٹیشن میں ایک ایف آئی آر درج کی گئی ہے، اور تحقیقات جاری ہے۔

70 کلومیٹر زیر زمین سڑکوں کا جال تعمیر کرنے کا منصوبہ

یہ سڑک بی کے سی میں بلٹ ٹرین اسٹیشن، ایئرپورٹ، مغربی اور مشرقی شاہراہوں اور ایس وی روڈ سمیت اہم علاقوں کو جوڑے گی

ممبئی: ملک کے خوابوں کے شہر ممبئی میں ٹریفک کے بڑھتے ہوئے مسئلے سے نمٹنے کے لیے مہاراشٹر حکومت نے شہر کے نیچے 70 کلومیٹر زیر زمین سڑکوں کا جال تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ اس نیٹ ورک کا مقصد مسافروں کو ممبئی کے سب سے زیادہ گنجان راستوں پر ایک نیا متبادل راستہ فراہم کرنا ہے۔ 70 کلومیٹر زیر زمین ساحلی سڑک بی کے سی، بلٹ ٹرین، ہوائی اڈہ، مغربی اور مشرقی شاہراہوں اور ایس وی روڈ سمیت اہم علاقوں کو جوڑے گی۔

ممبئی میٹروپولیٹن ریجن ڈیولپمنٹ اتھارٹی نے سڑکوں کے نیٹ ورک کے لیے تفصیلی پروجیکٹ رپورٹ (ڈی پی آر) کی تیاری شروع کر دی ہے۔ یہ کام تین مرحلوں میں کیا جائے گا۔ پہلے مرحلے میں 16 کلومیٹر، دوسرے مرحلے میں 10 کلومیٹر اور تیسرے مرحلے میں 44 کلومیٹر کی سڑک تعمیر کی جائے گی۔ ایم ایم آر ڈی اے کے چیئرمین اور نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے پہلے مرحلے کے لیے ٹیکنو اکنامک فزیبلٹی اسٹڈی اور ڈی پی آر کے لیے ایک کنسلٹنٹ کی تقرری کو منظوری دے دی ہے۔

پہلے مرحلے میں 16 کلومیٹر زیر زمین سڑک شامل ہوگی۔ یہ راستہ باندرا-ورلی سی لنک، بی کے سی، ہوائی اڈے اور بی کے سی میں آنے والے بلٹ ٹرین اسٹیشن کو جوڑے گا۔ ایم ایم آر ڈی اے کو ویسٹرن ایکسپریس ہائی وے اور ایس وی روڈ پر ٹریفک کو کم کرنے کی امید ہے۔ یہ 16 کلومیٹر زیر زمین سڑک موٹر سائیکلوں کو جنوبی ممبئی سے مضافاتی علاقوں تک تیزی سے پہنچنے کی اجازت دے گی۔ حکومت مغربی اور مشرقی شاہراہوں کو ملانے کے لیے 10 کلومیٹر کا راستہ تیار کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے۔ فی الحال موٹرسائیکل سوار ایس سی ایل آر ایکسٹینشن یا دیگر راستوں سے ایک ہائی وے سے دوسری شاہراہ تک سفر کرتے ہیں، جس کی وجہ سے کئی مقامات پر ٹریفک جام ہو جاتا ہے۔ نئے متبادل راستے کی دستیابی سے شہر کی اندرونی سڑکوں پر ٹریفک کی بھیڑ میں کمی آئے گی۔ میٹروپولس کے شمال سے جنوبی کنارے تک مسافروں کے سفر کو آسان بنانے کیلئے، تیسرے مرحلے میں سب سے طویل زیر زمین راستے 44 کلومیٹر طویل تعمیر شامل ہوگی۔ یہ سڑک ممبئی کو تھانے اور آس پاس کے علاقوں سے جوڑے گی۔ ہائی وے پر سفر کرنے والے مسافروں کیلئے متبادل راستہ فراہم کرنے کا منصوبہ جاری ہے۔

ایگزکان ایونٹس میڈیا سلوشنز لمیٹڈ نے مالی سال 2025-26 کے پہلے چھ مہینے میں شاندار کارنامہ پیش کیا

ممبئی: ایگزی کان ایونٹس میڈیا سلوشنز لمیٹڈ کمپنی (BSE 543895) بھارت کی پہلی لسٹڈ، ایونٹ اور میڈیا سلوشنز کمپنی نے 30 ستمبر 2025 کو پوری ہونے والی چھ ماہ کی مدت H1FY20252 کے مالیاتی رزلٹ کا اعلان آج اسٹاک ایکسچینج میں کیا گیا۔ کمپنی نے اس چھ مہینے کی مدت کے دوران آمدنی، فائدے اور ’شیئر ہولڈر ویلیو‘ میں قابل تعریف بڑھت درج کیا ہے۔

اہم مالی نکتے اور پوائنٹس

1۔ آمدنی میں مضبوط اضافہ (بڑھوتری) کمپنی کی سب آمدنی 10260.94 لاکھ رہی، جس سے 64 سالانہ بڑھت اور اضافہ کو صاف صاف بتارہی ہے۔

2۔ ٹیکس کے بعد منافع دوگنا PAT میں 108.48 اضافہ ہوا جو بڑھ کر 211.05 لاکھ تک پہنچ گیا۔ یہ بہتر تجارتی ترقی اور لاگت کے بہترین نظم وضبط کا نتیجہ ہے۔

3۔ قرض سے پاک اور مضبوط کیش کی حیثیت۔ کمپنی نے اپنی قرض سے پاک رہنے والی اپنی پوزیشن بنائے رکھی ہے جبکہ کیش میں 140 فیصد سالانہ اضافہ بھی ریکارڈ کیا گیا، جو مضبوط مالی نظم وضبط اور اندرونی کیش کے بہاؤ کی نشانی ہے۔ صحت مند نفع مارجن PAT مارجن 21.55٪ تک پہنچ گیا جبکہ PBDITA مارجن 26.93٪ پر مضبوط رہا۔

4۔ بیلنس شیٹ کی مضبوطی شیئر ہولڈرز کی کل رقم 16840.25 لاکھ تک پہنچ گئی، اور ریزرو اور سرپلس میں 47٪ اضافہ کے ساتھ 14556.43 لاکھ تک پہنچ گیا۔

5۔ مسلسل پھیلاو۔ اثاثوں، پلانٹس اور مشینری میں پیسہ اتنا لگایا گیا جو 6101.06 لاکھ تک بڑھ گیا۔ اس طرح سے روز بروز بڑھانا کمپنی کے بنیادی ڈھانچے اور صلاحیت میں اضافے کے پکے ارادے کو پیش کرتا ہے۔

6۔ فی شیئر آمدنی (EPS) میں اضافہ: بنیادی EPS میں 70٪ اضافہ اور ڈائیلوٹڈ EPS میں 50٪ اضافہ کا ریکارڈ درج ہونا، اور ایکوٹی میں اضافے کے باوجود شیئر ہولڈرز کے لیے خاص طور پر مضبوط ویلیو والے ہونے کی پہچان ہے۔

اس اہم کامیابی سے خوش ہو کر ایم کیو سید، مینیجنگ ڈائریکٹر ’ایگزی کان ایونٹس میڈیا سلوشنز لمیٹڈ‘ نے کہا کہ ’مالی سال 2025-26 کا پہلا 6 مہینہ کی مدت ایگزی کان کے لیے ایک نہایت کامیاب اور حوصلہ بخش مدت رہی ہے۔ ہم نے اپنے تمام کاروباری شعبوں میں منافع بخش ترقی حاصل کی، قرض سے پاک پوزیشن برقرار رکھی اور اپنے اثاثہ جاتی بنیاد کو مزید مضبوط کیا۔ نمائش اور ایونٹ ایکوسسٹم میں پائیدار اور مربوط ترقی پر ہمارا فوکس مسلسل نتائج دے رہا ہے، اور ہمیں یقین ہے کہ سال کے اس دوسرے باقی 6 مہینے میں بھی ہم اسی رفتار کو جاری رکھیں گے۔

آئندہ کا پروگرام

ایک مضبوط بیلنس شیٹ، بڑھتی ہوئی پروجیکٹ پائپ لائن اور بہت زیادہ گنجائش والے ایونٹ انفراسٹرکچر کے ساتھ، ایگزی کان آنے والے کوارٹرز میں پائیدار ترقی اور شیئر ہولڈر ویلیو میں اضافے کے لیے اسٹریٹیجک طور پر مضبوط پوزیشن میں ہے۔

تعلیمی اداروں میں وندے ماترم گیت لازمی ہوگا: یوگی

گورکھپور: (یواین آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے پیر کو گورکھپور میں منعقدہ 'ایکتا یاترا' پروگرام میں اعلان کیا کہ ریاست کے تمام تعلیمی اداروں میں اب 'وندے ماترم' لازمی ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اس قدم سے شہریوں میں مادرِ وطن کے لیے عقیدت، فخر اور قومی یکجہتی کا جذبہ مزید مضبوط ہوگا۔ یوگی نے کہا، "قومی گیت وندے ماترم کے احترام کا جذبہ ہونا چاہیے۔ اب ریاست کے ہر اسکول اور تدریسی ادارے میں وندے ماترم گانا لازمی ہوگا۔ یہ صرف ایک گیت نہیں، بلکہ ملک کی روح کی علامت ہے جو قوم پرستی اور اتحاد کا پیغام دیتا ہے۔ انہوں نے کہا، ہمیں یہ یقینی بنانا ہوگا کہ ملک کی یکجہتی اور سالمیت کو کمزور کرنے والے عناصر کی شناخت ہو اور ان کا مقابلہ کیا جائے۔ وندے ماترم سے اتحاد، نظم و ضبط اور حب الوطنی کا احساس مضبوط ہوگا۔ ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ قومی گیت کا احترام کرے۔

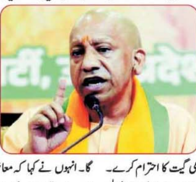

وزیر اعلیٰ نے اپنے خطاب میں آل انڈیا مسلم لیگ کے رہنماؤں محمد علی جناح اور محمد علی جوہر کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جو لوگ وندے ماترم کی مخالفت کرتے ہیں وہ بھارت کی یکجہتی اور سالمیت کی توہین کرتے ہیں۔ یوگی نے کہا، ہم امید کرتے ہیں کہ بھارت میں رہنے والا ہر شخص قوم کے تئیں وفادار رہے گا اور اس کی یکجہتی کے لیے کام کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ معاشرے میں ذات پات، علاقے یا زبان کے نام پر جو بھی تقسیم پیدا کرنے کی کوششیں کی جاتی ہیں وہ ملک کو کمزور کرتی ہیں۔ ہمیں ایسے عناصر کو پہچان کر ان کے خلاف کھڑا ہونا ہوگا، کیونکہ یہ نئے جناح پیدا کرنے کی سازش ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی نے کانگریس پر بھی نشانہ لگاتے ہوئے کہا کہ کانگریس نے وندے ماترم کو فرقہ وارانہ قرار دے کر اس میں ترمیم کی تھی۔ کوئی بھی مذہب یا ذات ملک سے اوپر نہیں ہو سکتی۔ قومی یکجہتی میں رکاوٹ ڈالنے والے تمام نظریات کو ترک کرنا ہوگا۔ قابل ذکر ہے کہ وزیر اعلیٰ یوگی کا یہ بیان ایسے وقت آیا ہے جب حال ہی میں وزیر اعظم نریندر مودی نے بھی کانگریس پر الزام لگایا تھا کہ اس نے 1937 کے فیض آباد اجلاس میں وندے ماترم کی اصل شکل میں سے اہم حصے نکال دیے تھے۔

جنتا درشن عوامی رابطے کا مؤثر ذریعہ بن گیا ہے: موریہ

لکھنؤ: (یواین آئی) اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے پیر کو اپنے لکھنؤ کیمپ دفتر میں منعقدہ جنتا درشن پروگرام میں ریاست بھر سے آئے سیکڑوں لوگوں کی مشکلات سنیں اور متعلقہ افسران کو ان مسائل کے فوری اور مؤثر حل کے لیے ہدایات دیں۔ پروگرام میں بڑی تعداد میں مرد، خواتین، بزرگ اور نوجوان موجود تھے۔ لوگوں نے زمین کے جھگڑے، ریونیو، طبی امداد، پنشن، رہائش، سڑک، بجلی، پولیس کارروائی، تعلیم اور روزگار سے متعلق اپنی شکایات پیش کیں۔ انہوں نے افسران کو سختی سے ہدایت دی کہ عوامی مسائل کے حل میں کسی بھی قسم کی لاپروائی برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ جنتا درشن حکومت اور عوام کے درمیان براہِ راست رابطے کا ذریعہ ہے، جس سے زمینی سچائی سامنے آتی ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے واضح کیا کہ ضرورت مند اور

اہل افراد کو سرکاری اسکیموں کا پورا فائدہ ملنا چاہیے اور کوئی بھی متاثرہ شخص مایوس واپس نہ جائے۔ کیشو پرساد موریہ نے کہا، "ہر شخص کو انصاف دلانا حکومت کی ترجیح اور ذمہ داری ہے۔ مسائل کا فوری اور اطمینان بخش حل افسران کی جوابدہی کے ساتھ یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ زمین کے تنازعات اور غیر قانونی قبضوں کے معاملات کو سنجیدگی اور حساسیت کے ساتھ نمٹایا جائے اور جہاں ضرورت ہو وہاں سخت کارروائی کی جائے۔ جنتا درشن میں تین درجن سے زائد ضلعوں کے لوگ پہنچے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے اٹاوہ، فتح پور، بلیا، شاہجہانپور، کاس گنج، اوریا، باندا، جالون اور لکھیم پور کے افسران سے براہِ راست ٹیلی فون پر بات کر کے موقع پر ہی ہدایات دیں۔ انہوں نے شکایت کنندگان کو یقین دلایا کہ ان کی مشکلات کا حل وقت مقررہ کے اندر کیا جائے گا اور کسی کو بھی بار بار در در کی ٹھوکریں نہیں کھانی پڑیں گی۔

دیوریا: اسلحہ اسمگلر پولیس انکاؤنٹر میں گرفتار

دیوریا: اسلحہ اسدیوریا: (یواین آئی) اتر پردیش کے ضلع دیوریا کی صدر کوتوالی حدود میں پولیس نے پیر کی شب ہونے والی مسلح مڈبھیڑ کے بعد ایک شاطر اسلحہ اسمگلر کو گرفتار کر لیا۔ پولیس ذرائع کے مطابق سکرپار گاؤں کے نزدیک پولیس نے اطلاع ملنے پر علاقے میں چیکنگ تیز کر دی تھی۔ اسی دوران ایک نوجوان موٹر سائیکل پر آتا ہوا دکھائی دیا۔ پولیس نے اسے رکنے کا اشارہ کیا تو اس نے فائرنگ شروع کر دی۔ پولیس کی جوابی فائرنگ میں اسمگلر ویک سنگھ کے پیر میں گولی لگی جس کے بعد اسے قابو کر لیا گیا۔ زخمی اسمگلر کو علاج کے لئے میڈیکل کالج میں پولیس نگرانی میں داخل کرایا گیا ہے۔

تنویر اعظمی کی شاعری حسن و عشق کا حسین امتزاج: انیس انصاری

لوح وقلم کے زیر اہتمام یوم اردو پر پر وقار ادبی تقریب کا انعقاد

لکھنؤ: اردو کے معروف شاعر سید عباس رضا تنویر اعظمی کے شعری مجموعے "افزائش فن" کا ہندی اور اردو ورژن کا رسم اجرا یوم اردو کے موقع پر اردو کے ممتاز شاعر اور اتر پردیش کے سابق ایگریکلچر پروڈکشن کمشنر انیس انصاری (I.A.S) اور اتر پردیش کے سابق سکریٹری محکمۂ خزانہ منظر شاہد عباس رضوی (I.A.S) ہاتھوں سے محکمہ اطلاعات و رابطہ عامہ آڈیٹوریم میں اردو اور ہندی کے معتبر اور مستند شاعروں اور ادیبوں کی موجودگی میں ہوا۔

صدارتی تقریر کرتے ہوئے انیس انصاری نے کہا کہ تنویر اعظمی کی شاعری حسن و عشق کا حسین ترین امتزاج ہے ان کی شاعری میں حسن کی کیفیات بھی ہیں اور عشق کے جذبات بھی مگر وہ صرف حسن و عشق کے شاعر نہیں ہیں۔ ان کے یہاں عصری حسیت بھی اپنے تمام تر عصری تقاضوں کے ساتھ موجود ہے۔

تقریب کے مہمان خصوصی منظر شاہد عباس رضوی نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ تنویر اعظمی کی شاعری میں ہمارے عصری موضوعات کو بہت خوبصورتی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے ان کی شاعری میں مزدوروں اور عورتوں کے مسائل کو جس خوش اسلوبی کے ساتھ نظم کیا گیا ہے اس کی نظیر ان کے معاصرین میں بہت کم ملتی ہے۔ لکھنؤ یونیورسٹی کے شعبہ اردو کے استاد ڈاکٹر جانثار عالم نے اس موقع پر اپنی تقریر میں کہا کہ عباس رضا تنویر اعظمی کی شاعری دلکش اور دلچسپ ہے ان کے شعری موضوعات میں ندرت اور جدت کے ساتھ غیر معمولی معنوی وسعت بھی پائی جاتی ہے۔

بریلی سے تشریف لائی ممتاز سیاسی شخصیت ماہرہ نقوی نے کہا کہ مسرت کی بات یہ ہے کہ تنویر اعظمی کی شاعری میں عورت کو کمزور بنا کر نہیں پیش کیا گیا ہے بلکہ ان کی شاعری کے کینوس پر ایک انقلابی عورت ظہور پذیر ہوتی ہے جو اپنے آنچل کو پرچم بنانے پر یقین رکھتی ہے۔

پروگرام کے کوآرڈینیٹر اور ڈائریکٹر ڈاکٹر مرزا شفیق حسین شفق نے کہا کہ ہم نے یوم اردو کے موقع پر تنویر اعظمی کے شعری مجموعے کے اجرا کرنے کا فیصلہ اس لئے کیا ہے کیونکہ تنویر اعظمی اردو کے سچے اور مخلص شاعروں میں ہیں۔ انہیں نے اردو کو ذریعہ معاش نہیں بنایا ہے بلکہ اردو کے فروغ اور ادب کی تشہیر میں اہم کردار ادا کیا ہے لہٰذا ان کے شعری مجموعے کے اجرا کے لئے اس سے خوبصورت دن کا انتخاب نہیں ہو سکتا تھا۔

اس موقع پر شام سخن کا انعقاد بھی کیا گیا جس میں منیش شکلا، ڈاکٹر سرلا آسماں، تمنا جعفری، سمیہ رانا اور ظہیر ظفر نے اپنی شاعری سے تقریب میں موجود سامعین کو محظوظ کیا۔ نظامت فرائض ڈاکٹر مرزا شفیق حسین شفق نے بحسن و خوبی انجام دیئے۔

تقریب رونمائی میں روزنامہ صحافت کے مدیر اعلیٰ امان عباس، ماہنامہ نیا دور کے سابق مدیر اعلیٰ ڈاکٹر وضاحت حسین رضوی، روشن تقی، نازش احمد افق اعظمی، رضا حسین رضوی، ظفر رضوی شانو، رخشندہ مہر شعاع، فاطمہ آفرین اعظمی، محسن رضا عزمی، مہر فاطمہ جزبی، شائندہ حسین، شمائلہ حسین، زرینہ خان، تبسم خان، ڈاکٹر ثروت تقی، نجمہ ایڈوکیٹ، ڈاکٹر مسیح الدین خان، علی اکبر ایڈوکیٹ، پردیپ علی، سنیتا مشرا، رشمی گپتا، ابن حسن وغیرہ خاص طور سے موجود رہے۔

اعظم گڑھ: سڑک حادثے میں دو افراد ہلاک

اعظم گڑھ: (یواین آئی) اتر پردیش کے اعظم گڑھ ضلع کے کنہار پور علاقے میں انور گنج بازار کے قریب ایک خوفناک سڑک حادثے میں دو افراد موقع پر ہی ہلاک ہو گئے جبکہ دو دیگر زخمی ہو گئے۔ پولیس کے مطابق اتوار کی رات اعظم گڑھ فیض آباد روڈ پر اعظم گڑھ کی جانب سے مسافروں کو لے کر آ رہا ایک آٹو انور گنج بازار کے پاس سامنے سے آ رہے ٹریکٹر سے زوردار ٹکر کا شکار ہو گیا۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ آٹو کے پرخچے اُڑ گئے۔ حادثے میں آٹو میں سوار دو افراد کی موقع پر ہی موت ہو گئی جبکہ دو مسافر شدید زخمی ہوئے۔

لکھنؤ: سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو پارٹی دفتر میں اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے

بی جے پی لیڈر پریتم سنگھ کسان 22 دن سے لاپتہ

ہمیر پور: (پی این ایس) 23 دن گزرنے کے بعد بھی دھنتیرس کی رات پٹرول پمپ پر جھگڑے اور فائرنگ کے بعد لاپتہ ہونے والے بی جے پی کے سابق ضلع صدر پریتم سنگھ کسان کا کوئی سراغ نہیں ملا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ پوچھ گچھ کے بعد اسے اس کے بیٹے کی تحویل میں چھوڑ دیا گیا، جب کہ اس کے اہل خانہ پولیس پر اس کی گمشدگی کا الزام لگا رہے ہیں۔ یہ کیس اب الہ آباد ہائی کورٹ کی نگرانی میں ہے، جہاں اگلی سماعت 13 نومبر کو ہوگی۔ ہائی کورٹ کی ہدایات کے بعد پولیس نے چیف جسٹس آف انڈیا کی موجودگی میں رتھ ٹاؤن کے لودھی روڈ پر واقع کسان ٹاور میں بی جے پی لیڈر کی رہائش گاہ پر چھاپہ مارا۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس پی) منوج گپتا، پولیس سپرنٹنڈنٹ (سی او) راجیو پرتاپ سنگھ، انسپکٹر امیت کمار، ماجھگاؤں انسپکٹر دنیش پانڈے، اور مسکرا انسپکٹر یوگیش تیواری پولیس کی بھاری نفری کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے۔ تقریباً 20 منٹ تک جاری رہنے والی مکمل تلاش کے باوجود پولیس کو کوئی سراغ نہیں ملا اور وہ خالی ہاتھ لوٹ گئی۔ دھنتیرس کی رات پٹرول پمپ پر کیا ہوا تھا، دراصل 18 اکتوبر کی رات شہر میں راٹھ میلہ چل رہا تھا۔ پولیس کو بی جے پی لیڈر پریتم سنگھ کسان کی ملکیت والے پٹرول پمپ پر لڑائی اور فائرنگ کی اطلاع ملی۔ تحقیقات سے پتہ چلا کہ پٹرول بھرنے کے لیے آئے پانچ نوجوانوں کے ساتھ آن لائن ادائیگیوں کے نیٹ ورک کے مسئلہ پر جھگڑا ہوا۔ واقعے کے دوران پریتم سنگھ کسان نے اپنی لائسنس یافتہ رائفل سے گولی چلائی جس سے خوف و ہراس پھیل گیا۔ پولیس نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر ایک رائفل، ایک ریوالور، اور ایک خول کا ڈبہ برآمد کر لیا۔ فائرنگ سے مخالف فریق کے تین افراد زخمی ہوئے جنہیں علاج کے لیے بھیج دیا گیا۔ اس کے بعد دونوں فریقین کو تھانے لے جایا گیا۔ پوچھ گچھ کے بعد باہمی مفاہمت کی بنیاد پر تصفیہ کا معاہدہ اور سرنڈر ڈیڈ تیار کیا گیا۔ پولیس کے پاس ان دستاویزات کی کاپیاں اور تفتیشی کمرے کی تصاویر ہیں۔

بی جے پی نے نوٹ بندی سے اکٹھا کیا پیسہ، اب سونے پر نظر: اکھلیش

لکھنؤ: (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے پیر کو پارٹی دفتر میں پریس کانفرنس کے دوران بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پر سخت حملہ کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی نے نوٹ بندی کے دوران پیسہ اکٹھا کیا اور اب اس کی نگاہیں سونے پر لگی ہیں، جس کی وجہ سے قیمت آسمان کو چھو رہی ہے۔ مہنگائی، سونا اور نوٹ بندی: بی جے پی حکومت کی معاشی پالیسیوں پر تنقید کرتے ہوئے اکھلیش یادو نے کہا: انہوں نے نوٹ بندی کے ذریعے پیسہ اکٹھا کیا، اب ان کی نظریں سونے پر ہیں۔ میرا ماننا ہے کہ بی جے پی سونا اکٹھا کر رہی ہے، اسی لیے یہ مہنگا ہوتا جا رہا ہے۔ آج ایک غریب آدمی اپنی بیٹی کی شادی میں سونے کا ایک چھوٹا سا سامان بھی نہیں دے سکتا۔" انہوں نے کہا کہ کسانوں کو ووٹ حاصل کرنے کے لیے جھوٹے یقین دلائے گئے، ان کی آمدنی دوگنی کرنے کا وعدہ کیا گیا، لیکن کچھ نہیں ہوا۔ مہنگائی کو انتہائی حد تک بتاتے ہوئے، ایس پی سربراہ نے کہا، "ڈیزل، پیٹرول اور بجلی کے بل کتنے اوپر پہنچ گئے ہیں، اور یہ کہ ان دنوں گھر بنانا مہنگا ہو گیا ہے کیونکہ تمام سامان مہنگا ہے۔ اکھلیش یادو نے اتر پردیش میں لا اینڈ آرڈر اور بدعنوانی پر بھی سوال اٹھائے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ 35000 لیٹر شراب کو ضبط کر کے بہار لے جایا جا رہا ہے اور کھانسی کے شربت گھوٹالے میں بی جے پی ممبران کے ملوث ہونے کا الزام ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ افسران زمین پر قبضے کے لیے ملی بھگت کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کا انفارمیشن سسٹم بہت کمزور ہے جس کی وجہ سے درانداز ریاست میں داخل ہو رہے ہیں۔ انہوں نے صحت کے نظام کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ ہسپتال تو کھل گئے ہیں لیکن وہاں طبی سہولیات نہیں ہیں اور کینسر جیسی موذی بیماری کا علاج بھی دستیاب نہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی جانب سے پرائیویٹ ہسپتالوں کا افتتاح کرنا خوش آئند ہے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ ایس پی اس بات کو یقینی بنانے کے لیے لڑے گی کہ پی ڈی اے (پسماندہ، دلت، اقلیت) کا ایک بھی ووٹ ضائع نہ ہو۔ انہوں نے آدھار کو ایس آئی آر (ووٹر لسٹ ریویژن) میں زیر غور نہ لانے کے معاملے کو عدالت میں لے جانے کی بھی بات کی۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ کے جاپان اور سنگاپور کے دورے پر آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے کہا کہ انہیں وہاں سے کیوٹو بھی جانا چاہیے۔

آئی پی ایل کھلاڑی وپراج نگم کو ملیں دھمکیاں، ایف آئی آر درج

بارہ بنکی: (پی این ایس) آئی پی ایل ٹیم دہلی کیپٹلس کے نوجوان آل راؤنڈر وپراج نگم ان دنوں مشکل وقت سے گزر رہے ہیں۔ انہیں پچھلے کچھ دنوں سے فون پر دھمکیاں اور بلیک میلنگ کا سامنا تھا۔ کرکٹر نے اس سلسلے میں بارہ بنکی کے کوتوالی نگر میں ایف آئی آر درج کرائی ہے۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق وپراج نگم اور ان کے خاندان کو نامعلوم افراد کی طرف سے فون پر دھمکیاں اور رقم کا مطالبہ کیا جا رہا تھا۔ کالیں انٹرنیٹ نمبروں سے آ رہی تھیں، جس سے شناخت مشکل ہو رہی تھی۔ شکایت میں، وپراج نے کہا کہ ایک نوجوان خاتون اسے کالز اور پیغامات کے ذریعے مسلسل دھمکیاں دے رہی تھی، اور غیر معقول مطالبات کی تعمیل نہ کرنے پر اسے سوشل میڈیا پر بدنام کرنے کی دھمکی دے رہی تھی۔ وپراج نگم کی شکایت کے بعد، پولیس نے فوری طور پر آئی ٹی سیل اور سائبر ٹیم کو تحقیقات کے لیے تعینات کیا۔ بارہ بنکی پولیس کا کہنا ہے کہ تمام کالز اور پیغامات کے ڈیجیٹل ٹریس نکالے جا رہے ہیں۔ جلد ہی ملزمان کی نشاندہی کر کے کارروائی کی جائے گی۔ 20 سالہ وپراج نگم اتر پردیش کے ایک ابھرتے ہوئے کرکٹر ہیں جنہوں نے آئی پی ایل 2025 کے سیزن میں دہلی کیپٹلز کے لیے اپنی شاندار کارکردگی سے سب کی توجہ مبذول کر لی۔ وہ ایک لیگ اسپنگ آل راؤنڈر ہے جس نے UPT20 لیگ میں UP Falcons کے لیے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ UPT20 میں اپنی کارکردگی کی بنیاد پر، وپراج نے رنجی ٹرافی میں اپنے فرسٹ کلاس ڈیبیو کا موقع حاصل کیا، جہاں اس نے بنگال کے خلاف کپتان انستوپ مجمدار، ردھیمان ساہا، اور سدیپ گھرامی جیسے تجربہ کاروں کی وکٹیں لیں۔ انہیں آئی پی ایل 2025 میگا نیلامی میں دہلی کیپٹلز نے 50 لاکھ میں خریدا۔ اب تک وہ تین فرسٹ کلاس میچز، پانچ لسٹ اے میچز اور سات ٹی ٹوئنٹی میچز کھیل چکے ہیں۔

لکھنؤ: چیف سکریٹری ایس پی گوئل نے مختلف تعمیراتی پروجیکٹوں کے سلسلے میں افسران کے ساتھ میٹنگ کی۔

گھر کے اندر چل رہی غیر قانونی اسلحہ فیکٹری کا پردہ فاش

چندولی: (پی این ایس) ضلع کے بلوا پولیس اسٹیشن نے اتوار کی رات ایک غیر قانونی اسلحہ فیکٹری کا پردہ فاش کرتے ہوئے ایک اہم کامیابی حاصل کی۔ پولیس نے جائے وقوعہ سے تین پستول (12 بور اور 315 بور)، کئی خالی کارتوس، ہتھیار بنانے کے پرزے اور سامان برآمد کیا۔ جائے وقوعہ سے ایک شخص کو اسلحہ بناتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا۔ اس کارروائی سے پورے علاقے میں سنسنی پھیل گئی۔ ایس پی آدتیہ لنگھے نے پولیس لائن میں کیس کا انکشاف کرتے ہوئے بتایا کہ اتوار کی رات تقریباً 10:7 بجے ایک مخبر کی اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے بلوا پولیس نے نادیسر معروف پور گاؤں میں چھاپہ مارا۔ اس وقت گھر کے اندر غیر قانونی اسلحہ کی فیکٹری چل رہی تھی۔ پولیس نے ملزم سنجے شرما عرف سنجو (53) ولد رام لکش شرما عرف لچھو کو جائے وقوعہ پر گرفتار کر لیا۔ چھاپے کے دوران، پولیس نے بھاری مقدار میں اسلحہ بنانے کا سامان برآمد کیا، جس میں تین پستول، متعدد بیرل، ٹرگر، اسپرنگ، ایک ویلڈنگ مشین، ایک ڈرلنگ مشین، پیسنے والی بلیڈ، ہتھوڑے اور اینول شامل ہیں۔ ملزم کے خلاف آرمز ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کر کے جیل بھیجنے کی کارروائی جاری ہے۔ بتایا گیا ہے کہ ملزم پر پہلے بھی کئی مجرمانہ مقدمات ہیں جن میں آرمس ایکٹ اور بجلی چوری کے تحت مغل سرائے پولیس اسٹیشن میں درج مقدمات بھی شامل ہیں۔ چندولی کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس آدتیہ لنگھے نے اس کامیابی کے لیے پولیس ٹیم کی ستائش کی اور 20,000 روپے کے نقد انعام کا اعلان کیا۔

مرزاپور میں بیوی کو قتل کر کے شوہر نے کی خودکشی

مرزاپور: (یواین آئی) اتر پردیش کے ضلع مرزاپور کے کٹرا کوتوالی تھانہ علاقے کی اوم نگر کالونی میں پیر کی شام ایک شخص نے اپنی بیوی کو دھار دار ہتھیار سے قتل کرنے کے بعد ریلوے پٹری پر چھلانگ لگا کر خودکشی کر لی۔ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سومین ورما نے بتایا کہ کٹرا کوتوالی علاقے کی اوم نگر کالونی کے رہائشی دھنی موریہ کی شادی سات سال پہلے سمترا عرف سمن دیوی سے ہوئی تھی۔ پیر کو دونوں کے درمیان کسی بات پر جھگڑا ہو گیا۔ دھنی نے اپنی بیوی سمن کے پیٹ پر دھار دار ہتھیار سے وار کر کے اسے قتل کر دیا۔ قتل کے بعد ریلوے ٹریک پر چلتی ہوئی ٹرین کے سامنے کود کر خود بھی خودکشی کر لی۔

ہیئر اسٹائلسٹ جاوید حبیب اور ان کے بیٹے کی گرفتاری پر روک

پریاگ راج: (پی این ایس) مشہور ہیئر اسٹائلسٹ جاوید حبیب اور ان کے بیٹے انوش حبیب کو الہ آباد ہائی کورٹ سے اہم راحت ملی ہے۔ ان کے خلاف دھوکہ دہی کے الزام میں دائر کیس کی سماعت کرتے ہوئے عدالت نے ان کی گرفتاری پر روک لگا دی ہے۔ انہوں نے اپنے خلاف مبینہ دھوکہ دہی اور جعلسازی کے الزام میں درج ایف آئی آر کے سلسلے میں الہ آباد ہائی کورٹ سے رجوع کیا تھا۔ انہوں نے ایف آئی آر کو منسوخ کرنے کی درخواست دائر کی ہے۔ ان دونوں کے خلاف سنبھل کے رائیستی پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ جاوید حبیب اور ان کے بیٹے کے خلاف سنبھل کے رائیستی پولیس اسٹیشن میں دھوکہ دہی اور جعلسازی کے الزام میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ باپ بیٹے نے الہ آباد ہائی کورٹ میں درخواست دائر کی تھی جس میں مقدمہ کو خارج کرنے اور ان کی گرفتاری پر روک لگانے کی مانگ کی گئی تھی۔ عدالت نے چارج شیٹ داخل ہونے تک ان کی گرفتاری پر عبوری روک لگا دی ہے۔ جاوید حبیب اور انوش حبیب کے علاوہ سیف اللہ نامی شخص کے خلاف بھی مقدمات درج ہیں۔ الزام ہے کہ 100 سے زائد افراد متاثر ہیں جنہوں نے منافع کا لالچ دے کر رقم لگائی۔ پولیس نے جاوید حبیب اور ان کے پورے خاندان کو ملک سے فرار ہونے سے روکنے کے لیے لک آؤٹ نوٹس بھی جاری کر دیا ہے۔ اس معاملے میں کارروائی کرتے ہوئے پولیس نے دہلی اور ممبئی میں جاوید حبیب کے ٹھکانوں پر نوٹس بھی لگائے ہیں۔ پولیس تمام معاملات کی تفتیش کر رہی ہے۔

سڑک حادثہ میں دو افراد ہلاک

بارہ بنکی: (یواین آئی) اتر پردیش میں بارہ بنکی کے کرسی علاقے میں ڈمپر کی زد میں آ کر بائک پر سوار دو نوجوانوں کی موت ہو گئی۔ پولیس نے پیر کو بتایا کہ لکھنؤ-محمود آباد روڈ کے انوری گاؤں کے قریب کل دیر رات ایک تیز رفتار ڈمپر نے بائک کو ٹکر مار دی۔ حادثے میں شدید زخمی ہونے والے دو نوجوانوں تنظیم (22) اور سمیر (20) کو لکھنؤ کے انٹیگرل اسپتال لے جایا گیا جہاں علاج کے دوران دونوں کی موت ہو گئی۔ دونوں نوجوان لکھنؤ سے گھر لوٹ رہے تھے۔ حادثے کے بعد موقع پر افراتفری مچ گئی۔ پولیس نے ڈمپر ڈرائیور کی تلاش شروع کر دی ہے اور آس پاس کے علاقے کی سی سی ٹی وی فوٹیج کو اسکین کیا جا رہا ہے۔

خزانے کی تلاش میں کاٹ دی قدیم مندر کی دیوار! توڑ پھوڑ سے دیہی عوام مشتعل

پریاگ راج: (پی این ایس) اتر پردیش میں پریاگ راج کے بارا تھانہ علاقے میں واقع قدیم پتھر بندی مہادیو مندر کی دیوار کاٹ کر خزانے کی تلاش کا سنسنی خیز معاملہ سامنے آیا ہے۔ شرپسند عناصر کی اس حرکت سے گاؤں والوں میں زبردست غصہ پایا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں گرام پردھان کی تحریر پر بارا پولیس نے نامعلوم لوگوں کے خلاف مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ گاؤں والوں کو اتوار کی صبح مندر کی دیوار کاٹے جانے کی اطلاع ہوئی، جس سے بڑے پیمانے پر علاقے میں غم و غصہ پھیل گیا۔ گاؤں کے پردھان ستیش کمار گپتا نے فوری طور پر بارا پولیس اسٹیشن کو اس کی اطلاع دی۔ مقامی لوگوں کے درمیان دیوار کاٹنے اور کھدائی کے پیچھے مندر میں دفن خزانے کی چوری کی بحث ہو رہی ہے۔ پتھر بندی مہادیو مندر میں شیو اور ہنومان جی سمیت دیگر دیوی دیوتاؤں کی مورتیاں نصب ہیں۔ مندر میں ہر سال پوس کے مہینے کی تریہ دشی، ادھی ماس اور ساون وغیرہ میں میلے لگتے ہیں۔ کہا جا رہا ہے کہ اس سلسلے میں ریونیو ٹیم کی تحقیقات کے دوران حقیقت سامنے آئی۔ فی الحال گرام پردھان کی تحریر کی بنیاد پر پولیس نے نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے ریونیو ٹیم نے بھی تحقیقات شروع کر دی ہے۔ بارا کے نائب تحصیلدار وجے کمار جائے وقوعہ پر پہنچے اور حالات کا جائزہ لیا۔ ان کے مطابق یہ حرکت مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کی کوشش نہیں ہے بلکہ گاؤں والوں کی باتوں کے مطابق مندر کے اندر چھپے خزانے کو تلاش کرنے کے لیے دیوار کاٹنے کا کام لگ رہا ہے۔ نائب تحصیلدار کی رپورٹ اور گاؤں والوں کے درمیان ہو رہی باتیں خزانے کی لالچ کی طرف واضح اشارہ کر رہی ہیں۔ پولیس جلد ہی شرپسند عناصر کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہی ہے جنہوں نے مندر کے احاطے کی بے حرمتی کی ہے۔

بی جے پی حکومتیں تمام طبقوں کیلئے کام کر رہی ہیں: بھوپیندر چودھری

بستی: (یواین آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے ریاستی صدر بھوپیندر چودھری نے پیر کو کہا کہ مرکزی اور ریاستی حکومتیں تمام طبقات کے لیے مسلسل کام کر رہی ہیں۔ چودھری نے صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی اور ریاستی حکومتیں سب کے مفادات کے لیے مسلسل کام کر رہی ہیں۔ آج اتر پردیش ترقی کے معاملے میں تیزی سے ابھر رہا ہے۔ ایک وقت تھا جب اتر پردیش کو بیمار ریاست کہا جاتا تھا لیکن جب سے بی جے پی کی حکومت بنی ہے، تب سے منصوبہ بندی کے تحت کام کیا جا رہا ہے، جس سے ریاست میں روزگار اور صنعت کو فروغ مل رہا ہے مرکز کی مودی حکومت نے اتر پردیش کو ترقی دینے کا جو عزم کیا تھا اسے پورا کر کے دکھایا ہے۔ آج ہندوستان کا

ڈنکا پوری دنیا میں بج رہا ہے۔ ملک دشمن طاقتیں بی جے پی حکومت میں کمزور ہو گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کی حکومت نے سودیسی مصنوعات کو اپنانے پر زیادہ زور دیا ہے۔ ملک کو آگے بڑھانے کے لیے مرکزی اور ریاستی حکومت نے مختلف قسم کی اسکیمیں چلا کر ہر ضلع کی مصنوعات کو برانڈ بنایا ہے، جسے وقتاً فوقتاً ضلعی سطح، ڈویژنل سطح اور ریاست سمیت بیرون ملک اسٹالز پر نمائش کیا جا رہا ہے۔

ڈی ایم نے لیا زیر تعمیر مختلف پروجیکٹوں کی پیش رفت کا جائزہ

گروجمبیشور یونیورسٹی میں تعمیراتی کام میں تیزی لانے کو عمل آوری کرنے والی ایجنسی کو ہدایت دی

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) ضلع مجسٹریٹ (ڈی ایم) انوج سنگھ کی صدارت میں کلکٹریٹ کے آڈیٹوریم میں ضلع میں زیر تعمیر مختلف پروجیکٹوں کی پیش رفت سے متعلق جائزہ میٹنگ منعقد ہوئی۔ میٹنگ کے دوران ڈی ایم نے ہدایت دی کہ ضلع کے تمام پراجیکٹس جن کا تعمیراتی کام مکمل ہو چکا ہے ان کی فزیکل طور پر حکام کی ایک ٹیم سے تصدیق کی جائے؛ تاکہ مقررہ ایکشن پلان کے مطابق کام کے معیار اور معیار کی تصدیق کی جا سکے۔ انہوں نے مرادآباد میں SCADA کے تحت چل رہے کاموں میں پیش رفت نہ ہونے پر ناراضگی کا اظہار کیا۔ گزشتہ ماہ ہوئی میٹنگ کے بعد سے ضلع مجسٹریٹ نے محکمہ برقی کے حکام سے پیش رفت نہ ہونے کی وجوہات کے بارے میں جانکاری مانگی۔ گروجمبیشور یونیورسٹی میں مختلف عمارتوں کی تعمیراتی صورتحال کا جائزہ لیتے ہوئے ضلع مجسٹریٹ نے عمل آوری کرنے والی ایجنسی کو مزدوروں کی تعداد میں اضافہ کرنے اور کام کو تیز کرنے کے لیے کام کی باقاعدگی سے نگرانی کرنے کی ہدایت دی۔ ٹیوب ویل کی تعمیر کی پیشرفت کا جائزہ لینے کے دوران، انہوں نے کہا کہ ٹیوب ویل کی تعمیر کے پورے عمل کے ساتھ ساتھ پائپ لائن بچھانے کے دوران، طے شدہ ورک پلان کے مطابق معیار کو برقرار رکھا جانا چاہیے، تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ کسانوں کو آبپاشی کے دوران کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ڈی ایم نے متعلقہ ایجنسی کو اٹل رہائشی اسکول میں چھوٹی چھوٹی خامیوں کو دور کرنے کی ہدایت دی اور اسسٹنٹ لیبر کمشنر کو ہدایت دی کہ وہ بچوں کی سہولت کے لیے اسکول کی باقاعدہ نگرانی کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے سرکاری ایریا رونڈا، پنڈت پور، فتح اللہ گنج، جی آئی سی مرادآباد، کستوربا گاندھی رہائشی گرلز اسکول ٹھاکردوارہ، دیہی اسٹیڈیم رتن پور کلاں اور وزیر اعلیٰ ابھیودیا کمپوزٹ اسکول سمیت مختلف کاموں کی پیش رفت کے بارے میں دریافت کیا اور ضروری ہدایات جاری کیں۔ اس موقع پر چیف ڈیولپمنٹ آفیسر محترمہ مرنالی اویناش جوشی اور دیگر افسران کی موجودگی رہی۔

ووٹر لسٹوں کی نظر ثانی کے کام میں لاپروائی پر سخت کارروائی کا انتباہ

ممکنہ فرضی ووٹرس کا موقع پر معائنہ کر کے تصدیق کی جائے: ڈاکٹر اکھلیش کمار مشرا

دیوبند (عارف عثمانی) صوبائی الیکشن کمیشن کے خصوصی افسر اور ڈیپارٹمنٹ کے صدر ڈاکٹر اکھلیش کمار مشرا نے سرکٹ ہاؤس کے میٹنگ ہال میں سہارنپور کمشنری کے تینوں اضلاع، سہارنپور، مظفرنگر اور شاملی میں پنچایت ووٹر لسٹوں پر نظر ثانی کے کاموں کا جائزہ لیا۔ میٹنگ کے دوران انہوں نے افسران کو احکامات دیتے ہوئے کہا کہ ممکنہ ڈپلوکیٹ ووٹرس کی موقع پر جا کر تصدیق کی جائے اور فوری طور پر ان کے ہونے یا نہ ہونے کی رپورٹ تیاری کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ جن علاقوں میں سست رفتاری سے کام ہو رہا ہے وہاں کام میں تیزی لا کر کام کو جلد از جلد مکمل کیا جائے، ساتھ ہی ساتھ انہوں نے یہ انتباہ بھی دیا کہ ووٹر لسٹوں کے نظر ثانی کے کام میں میں کسی بھی سطح پر لاپروائی پائے جانے کے بعد متعلقہ ملازم کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ ڈاکٹر مشرا نے گھر گھر جا کر ووٹرس کی تصدیق کرنے اور ای بی ایل او ایپ کے ذریعہ سے صد فیصد مذکورہ امور کو کرانے کے لئے ڈی ایم منیش بنسل کی کوششوں کی ستائش کی۔ انہوں نے کہا کہ پنچایت الیکشن دفتر کو جس طرح سے ڈی ایم نے دوبارہ قائم کر کے کام شروع کرایا ہے، اس سے دوسرے ضلعوں کو سبق حاصل کرنا چاہئے۔ ڈی ایم سہارنپور کی جانب سے ہر ایک بی ایل او کو 200/روپے ڈیٹا بھتا کی رقم جاری کئے جانے کی تجویز پر ڈاکٹر مشرا نے یقین دہانی کرائی کہ بہت جلد اس سلسلہ کی رقم جاری کر دی جائے گی۔ اس جائزہ میٹنگ میں ڈی ایم مالیات اور ٹیکس سلیل کمار پٹیل، ایڈی ایم شاملی، ستیندر سنگھ، اے ڈی ایم مظفرنگر گجیندر کمار، دیوبند کے ایس ڈی ایم یوو راج سنگھ، سبودھ کمار، مانویندر سنگھ، پوروا شرما، سریندر کمار، اے ڈی ای او پنچایت منوج سنگھ، جسونت سنگھ، انکت کھوکھر، ای ڈی ایم امت یادو، ارجون سنگھ اور پنکج نروال سمیت دیگر افسران موجود رہے۔

چودھری تصور گوڑ بہوجن مسلم بھائی چارہ کمیٹی کے کنوینر مقرر

سابق وزیر اعلیٰ کماری مایاوتی کے حکم چودھری تصور کو یہ ذمہ داری سپرد کی گئی: سرفراز راعین

دیوبند (عارف عثمانی) اسمبلی الیکشن 2027 اور پنچایت الیکشن کے مدنظر بہوجن سماج پارٹی نے بھی اپنی تنظیم کو چست درست کرنے کی قواعد شروع کر دی ہے، ان اقدامات کے تحت دیوبند میں سانپلہ روڑ پر جی ٹی سی ٹرانسپورٹ کمپنی کے میٹنگ ہال میں ایک پروگرام منعقد کیا گیا۔

اس پروگرام کے دوران بہوجن سماج پارٹی کے مسلم بھائی چارہ کے کمشنری انچارج سرفراز راعین نے دیوبند کے قریبی گاؤں سانپلہ بقال کے باشندہ اور قدآور لیڈر چودھری تصور گوڑ کو بہوجن سماج پارٹی مسلم بھائی چارہ کمیٹی کا اسمبلی سطح پر کنوینر مقرر کرتے ہوئے مسلمانوں کو پارٹی کے ساتھ منسلک کرنے کے لئے بڑا قدم اٹھایا ہے کیونکہ چودھری تصور گوڑ دیوبند اسمبلی حلقہ میں مسلم طبقہ میں بڑے اثر والے لیڈر مانے جاتے ہیں، بتایا جاتا ہے کہ چودھری تصور گوڑ کی تقرری سابق وزیر اعلیٰ اور بہوجن سماج پارٹی کی قائد کماری مایاوتی کے حکم پر کی گئی ہے۔ اس اعلان کے بعد بہوجن سماج پارٹی کے کارکنان نے چودھری تصور گوڑ کمشنری سطح کے انچارج سرفراز راعین اور ضلع نائب صدر ذیشان گوڑ کو پھولوں کے ہار پہنا کر پرجوش انداز میں استقبال کیا۔ اس پروگرام میں بہوجن سماج پارٹی کے پسماندہ سیل بھائی چارہ کے ضلع انچارج سشیل جائسوال اسمبلی حلقہ کے صدر دھرمیندر، احکام پردھان، منور علی، محمد فاروق، محمد دانش، محمد سعید، وسیم پردھان، عابد پردھان، واجد علی، پروین، مفید عالم، صہیب علی، بی ڈی سی رکن سید ملک وغیرہ موجود رہے۔

ٹی ایم یو کی بین الاقوامی کانفرنس اسمارٹ میں عالمی آئی ٹی ایکسپرٹ شرکت کریں گے

10 ممالک کے آئی ٹی ماہرین 14 ویں بین الاقوامی کانفرنس میں اپنے تجربات سے آگاہ کریں گے

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) ترتھنکر امہاویر یونیورسٹی، مرادآباد کا کالج آف کمپیوٹنگ سائنسز اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی (CCSIT) ایک بار پھر تاریخ رقم کرنے کے لیے تیار ہے۔

ہندوستان، ازبکستان، آئرلینڈ، امریکہ، قطر، سعودی عرب، ملائیشیا، چین، انڈونیشیا، الجزائر وغیرہ سمیت 10 ممالک کے آئی ٹی ماہرین 14 ویں بین الاقوامی کانفرنس میں اپنے تجربات سے آگاہ کریں گے۔

آندھرا پردیش، تمل ناڈو، اور کرناٹک سمیت 10 ریاستوں کے محققین 10 تکنیکی سیشنوں میں 10 ٹریکس میں اپنے تحقیقی مقالے پیش کریں گے۔ 14 نومبر کو تیرتھنکر مہاویر یونیورسٹی کے کالج آف کمپیوٹنگ سائنسز اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی (CCSIT) میں شروع ہوگی۔ 10 ٹیکنیکل سیشنز میں 97 تحقیقی مقالے پیش کیے جائیں گے۔

قابل ذکر ہے کہ 2012 سے، TMU کے CCSIT اور UP IEEE سیکشن نے مشترکہ طور پر سالانہ سسٹم ماڈلنگ اور ایڈوانسمنٹ ان ریسرچ ٹرینڈز-SMART کا اہتمام کیا ہے۔ SMART کا بنیادی مقصد عالمی چیلنجوں سے نمٹنا اور 13 موضوعات کو فروغ دینا ہے جن میں ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز، IoT اور وائرلیس کمیونیکیشنز، کمیونیکیشنز اور نیٹ ورک ٹرانسمیشن، سگنل امیج اور کمیونیکیشن ٹیکنالوجیز، گورننس، رسک اینڈ کمپلائنس، بلاک چین ٹیکنالوجی، انڈسٹری 4.0، روبوٹک سسٹم، ایجوکیشن ماڈل 4.0 کو نافذ کرنا شامل ہیں۔

کنٹرول، انسٹرومینٹیشن اور آٹومیشن، بائیو میڈیکل انجینئرنگ اور ہیلتھ کیئر ٹیکنالوجیز، ڈیجیٹل امیج پروسیسنگ، اور انفارمیشن سکیورٹی اینڈ انجینئرنگ۔ ملک اور دنیا کے نامور ماہرین ان موضوعات پر 97 تحقیقی مقالے پیش کریں گے۔

ٹی ایم یو کے چانسلر سریش جین، جی وی سی مسٹر منیش جین، ایگزیکٹو ڈائریکٹر مسٹر اکشت جین، وائس چانسلر پروفیسر وی کے جین، اور ڈین اکیڈمکس پروفیسر منجولا جین کا کہنا ہے کہ سی سی ایس آئی ٹی اسمارٹ کانفرنس اب قومی اور عالمی سطح پر تسلیم شدہ ہے۔

چانسلر سریش جین نے امید ظاہر کی کہ اسمارٹ ٹی ایم یو کے محققین سمیت عالمی سطح پر ایک سنگ میل ثابت ہوگا۔ اس معلومات کو شیئر کرتے ہوئے کانفرنس کے جنرل چیئر اور کالج آف انجینئرنگ کے ڈین پروفیسر راکیش کمار دویدی نے کہا کہ یہ بہت زیادہ انتظار کی جانے والی اور باوقار دو روزہ کانفرنس 14 نومبر سے شروع ہوگی۔

این ایس او نے مشترکہ طور پر منایا یوم اردو اور یوم اقارب

عالمی شہرت یافتہ شاعر منصور عثمانی و مصنف ڈاکٹر آصف حسین کو اعزاز سے نوازا

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) نیشنل سوشل آرگنائزیشن (این ایس او) نے عالمی یوم اردو اور یوم رشتہ دار کا مشترکہ طور پر تنظیم کے صدر دفتر گجراتی محلہ میں اہتمام کیا۔ عالمی یوم اردو کے موقع پروگرام کا آغاز علامہ اقبال کا ایک شعر پڑھ کر کیا گیا۔ مقررین نے کہا کہ اردو زبان محبت، ادب اور بھائی چارے کی پہچان ہے۔

ہندوستان کی گنگا جمنی ثقافت اردو میں خوبصورتی سے جھلکتی ہے۔ پروگرام کے دوران تنظیم کے تقریباً ۵۰ عہدیداروں نے اپنے رشتہ داروں کو تحائف پیش کیے اور ان کو اعزاز بخشا۔ اسی موقع پر عالمی شہرت یافتہ شاعر گوہر زادہ منصور عثمانی اور متعدد کتابوں کے مصنف ڈاکٹر آصف حسین کو اردو ادب کی خدمات کے لیے اعزاز سے نوازا گیا۔

حکیم سید معصوم علی آزاد امامِ شہر کی زیر سرپرستی اتوار کے روز منعقد اس تقریب کی صدارت گوہر زادہ منصور عثمانی نے کی۔ مشہور و ممتاز دینی تعلیمی درسگاہ جامعہ عربیہ امدادیہ مرادآباد کے مہتمم مولانا ڈاکٹر اسجد قاسمی ندوی مہمان خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے۔۔ تنظیم کے صدر مرزا ارشد بیگ نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔ معروف ادبی شخصیات ڈاکٹر منوج رستوگی اور ڈاکٹر ایم رحمان نے رشتہ داروں کے درمیان یکجہتی اور محبت کو فروغ دینے پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ یوم اردو کے حوالے سے اردو زبان کی مٹھاس اور اس کی گنگا جمنی ثقافت پر روشنی ڈالی گئی اور جنگ آزادی میں زبان کی خدمات کو بھی اجاگر کیا گیا۔ پروگرام میں ادتیہ کمار ایڈوکیٹ، ماسٹر مزمل حسین، محمد معظم، حکیم عتیق احمد کامل، شفاعت احمد خان، محمد انور، مفتی اعظم، قاسم مرادآبادی، ڈاکٹر محمد الیاس، اسلام عرشی، سنیئر صحافی سید محمد ہاشم، پرویز ناظم، حکیم ریحان عتیق، محمد تنظیم شاستری

صفدر نیازی، عمران علی ایڈوکیٹ، سید زبیر علی ایڈوکیٹ شہر صدر، فیروز خان، وسیم منصوری، مسرت اقبال، ذاکر علی بیگ، مرزا نعمان بیگ وغیرہ شامل رہے۔ قابل غور ہے کہ این ایس او اپنی یوم تاسیس سات فروری کو یوم ہمسایہ کے طور پر مناتی ہے۔ اب ہر سال نومبر کے دوسرے اتوار کو یوم رشتہ دار منائے گی۔ تنظیم کے جنرل سکریٹری زاہد پرویز نے بتایا کہ رشتہ دار و پڑوسیوں میں آپسی بھائی چارہ و محبت اور اتحاد کو بڑھاوا دینے کے لیے این ایس او نے یہ دو دن منانے کا قیام کیا ہے۔

تاجروں کو ہراساں کرنے کی کسی صورت اجازت نہیں دی جائے گی

اترپردیش ادھیوگ پرتی ندھی منڈل کے عہدیداران کی حلف برداری کی تقریب

دیوبند (عارف عثمانی) تاجروں کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنے والی سرکردہ تنظیموں اترپردیش ادھیوگ پرتی ندھی کی نئی مقرر کردہ ایگزیکٹو کمیٹیوں کی حلف برداری کی تقریب منعقد ہوئی۔ تاجروں کے مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ تاجروں کو یقین دلایا گیا کہ انہیں کسی بھی سطح پر ہراساں نہیں کیا جائے گا۔ محلّہ ملتان کے ایک بینکوئٹ ہال میں منعقدہ تقریب کا افتتاح ریاستی وزیر برائے تعمیرات عامہ کنور برجیش سنگھ نے چراغاں کر کے اور تنظیم کے صوبائی صدر لوکیش اگروال نے فیتہ کاٹ کر کیا۔ ریاستی وزیر کنور برجیش سنگھ نے کہا کہ کاروبار کسی بھی قوم کا سنگ بنیاد ہوتے ہیں۔ بی جے پی حکومت نے جی ایس ٹی کو کم کر کے کاروبار کو راحت فراہم کی ہے، اور اس حکومت کے تحت کاروباری خود کو محفوظ محسوس کرتے ہیں۔ صوبائی صدر لوکیش اگروال نے کہا کہ کبھی لائسنس کے نام پر اور کبھی تجاوزات کے نام پر کاروباری عہدیداروں کی ہراسانی کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔

شہر صدر دیپک گرگ اور لیبر سیل کے صدر دلشاد چارلی نے مشترکہ طور پر تاجروں کو یقین دلایا کہ انہیں کسی بھی سطح پر ہراساں نہیں کیا جائے گا۔ میونسپل بوڈ کے چیئرمین وپن گرگ، ضلع صدر نریش گوئل، خواتین صدر چندن بالا جین، اشونی گرگ، راگھوداس اگروال نے بھی خطاب کیا۔ تقریب میں انسپکٹر نریندر شرما سمیت مختلف شعبوں میں خدمات انجام دینے والے دیگر افراد کو اعزاز سے نوازا گیا۔ اس موقع پر اشوک گپتا، راج کشور گپتا، چودھری راجپال سنگھ، ایڈوکیٹ سندیپ شرما، وشال گرگ، اجے جین، سدھیر گرگ، سونو بھٹناگر، گوپال مہیشوری، منموہن گرگ، صنعت کار ایوب بیگ، شیوراج سنگھ روڈ، ضرار بیگ، وجے تیاگی، لکی احمد، مقبول ملک، معروف ملک اور دیگر موجود تھے۔

حضرت خواجہ عثمان جہانگیر چشتیؒ کے 813 ویں عرس کا انعقاد

درگاہ شریف کے عرس میں ہر مذہب کے افراد شریک ہوتے ہیں: شاہ وقار چشتی

دیوبند: (عارف عثمانی) صبہ منگلور کے معروف بزرگ سیدنا خواجہ عثمان جہاں گیر چشتی عرف شاہ ولایت منگلوری کا ۸۱۳ واں عرس مبارک بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ بعد ظہر مزار مبارک پر چادر پیش کی گئی، عصر کے بعد فاتحہ خوانی و ایصال ثواب کیا گیا، اور مغرب کے بعد تمام حاضرین لنگر سے مستفیض ہوئے اور بعد عشاء محفل سماع منعقد کی گئی جس میں ہزاروں عقیدت مندوں نے بڑے خلوص و محبت سے شرکت کی اور عرس کی رسومات دو دن تک چلتی رہیں۔

درگاہ شریف کے متولی و سجادہ نشین شاہ وقار چشتی نے بتایا کہ درگاہ شریف کے عرس میں ہر مذہب کے لوگ حاضری دیتے ہیں اور اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں اور یہ درگاہ علاقے میں ہندو مسلم ایکتا کی علامت کے طور پر جانی جاتی ہے۔

حاضری دینے والوں میں ہزاروں عوام اور عقیدت مندوں کے ساتھ ساتھ نمایاں حضرات کے نام یہ ہیں عقیل احمد قومی صدر عام انسان وکاس پارٹی، افضل منگلوری، وکاس سینی عہدیدار بھارتیہ کسان یونین تنویر زرگر۔ سید حیدر علی شاہی امام جامع مسجد، امجد عثمانی دیوبندی۔ عبید الرحمٰن عرف مونٹی، جلانی عثمانی، سید اکبر علی، سید اویس، راحت حسین، چودھری اسلام، پردمن اگروال، فرمان خان، حاجی التفات سلیم ایڈوکیٹ، مہربان انصاری، ارون شرما، سندیپ گوئیل، پروین شہناز سماج سیوی، نواز کاظمی، اجے کشور جی، پپو فاروقی، قاضی خالد، ضمیر حسن انصاری، راحت کاظمی، امجد عثمانی منگلوری، ڈاکٹر تسلیم وغیرہ۔ قاری پیر مذکر علی کی دعاء پر عرس اختتام پذیر ہوا، آخر میں درگاہ کے سجادہ نشین شاہ وقار چشتی نے جملہ حاضرین کا شکریہ ادا کیا، وہیں بریلی شریف سے درگاہ سید الاعرفین خواجہ ناصر الدین کے نائب سجادہ نشین خواجہ سلمان احمد ناصری صابری، خواجہ افنان احمد ناصری و خواجہ شایان حسن چشتی ناصری صابری کی آمد بھی باعث برکت رہی۔

دیوبند کے سرکاری اسپتال میں ٹی بی کے مریضوں کو غذائیت کٹ تقسیم

تمام سرکاری اسپتالوں میں ٹی بی کے مرض کا علاج مفت کیا جاتا ہے: ڈاکٹر سرویش کمار

دیوبند (عارف عثمانی) دیوبند کے ریلوے روڑ پر واقع سرکاری اسپتال میں ٹی بی مکت بھارت ابھیان کے تحت ٹی بی کے مریضوں کو غذائیت کٹ تقسیم کی گئیں۔ یہ کٹ دیوبند شوگر فیکٹری دیوبند کی جانب سے جاری کی گئی اور پروگرام کے دوران وزیر مملکت کنور برجیش سنگھ کے ہاتھوں مریضوں کو تقسیم کی گئیں۔ سرکاری اسپتال میں منعقدہ پروگرام میں 50/ٹی بی مریضوں کو مذکورہ کٹ تقسیم کی گئی۔ اس موقع پر وزیر مملکت نے پروگرام میں موجود سبھی ٹی بی کے مریضوں کو وقت پر دوائیں لینے کے لئے راغب کیا اور انہوں نے کٹ میں موجود سامان کی تفصیل بتاتے ہوئے مریضوں کو اس سے ہونے والے فائدے کی تفصیلات بتائیں۔ اس موقع پر وزیر مملکت کے ساتھ ساتھ میونسپل بورڈ دیوبند کے چیئرمین وپن گرگ، بی جے پی کے شہر صدر ارون گپتا، میونسپل بورڈ کے رکن انکت رانا اور دیگر بی جے پی کارکنان موجود رہے۔ ٹی بی امراض کے شعبہ کے افسر ڈاکٹر سرویش کمار نے بھی ٹی بی کے مریضوں سے خطاب کرتے ہوئے وقت پر دوا لینے کا مشورہ دیا اور بتایا کہ تمام سرکاری سینٹروں پر ٹی بی کے مرض کا علاج مفت کیا جاتا ہے بعد ازاں ڈاکٹر رینکا چودھری انچارج سرکاری اسپتال دیوبند نے بھی کٹ لینے کے لئے آنے والے ٹی بی کے مریضوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ اگر آپ وقت پر دواؤں کا استعمال کرتے رہے تو بہت جلد اس بیماری سے چھٹکارا مل جائے گا۔ اس موقع پر ڈاکٹر آشوتوش ایم او، ڈاکٹر انوج چوہان، پورن سنگھ رانگھڑ، دیویندر کمار بی ایم، موتی لال جی بی سی پی ایم، اے ٹی ایس ترون آنند، ایس ٹی ایل ایس سبھاش چند اور اے ٹی سندیپ کمار سمیت تمام افسران اور ملازمین موجود رہے۔

چلتی کار میں اچانک آگ بھڑکی، سڑک پر مچی افراتفری

مرادآباد (صحافت بیورو) گزشتہ دیر رات دہلی روڈ پر چلتی کار میں اچانک آگ لگ گئی۔ چند ہی لمحوں میں پوری کار آگ کی زد میں آ گئی جس سے سڑک پر افراتفری مچ گئی۔ عینی شاہدین کے مطابق لوکوشڈ سے چودھری چرن سنگھ چوک کی طرف جانے والی کار سے اچانک دھواں اٹھنے لگا۔ راہگیروں نے ڈرائیور کو خبردار کیا، جس نے فوراً گاڑی سڑک کے کنارے روکی اور باہر نکل گیا۔ چند ہی لمحوں میں پوری گاڑی آگ کی زد میں آ گئی۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس اور فائر بریگیڈ کی ٹیمیں جائے وقوعہ پر پہنچ گئیں۔ فائر فائٹرز نے بروقت آگ پر مکمل طور پر قابو پالیا۔ آگ کی شدت کے باعث قریبی دکانداروں نے احتیاط کے طور پر اپنے ادارے بند کر دیے۔ آگ لگنے کی اصل وجہ تاحال معلوم نہیں ہو سکی ہے۔ تاہم، ابتدائی تحقیقات شارٹ سرکٹ کو ممکنہ وجہ بتاتی ہیں۔

ایم ایل سی انتخابات کے لیے کوآرڈینیٹر بنائے گئے معظم علی

مرادآباد (صحافت بیورو) نوجوان، متحرک کانگریس لیڈر اور میونسپل کارپوریشن وارڈ نمبر 66 کے کونسلر معظم علی (صحافی) کو پارٹی ہائی کمان نے اہم ذمہ داری سونپی ہے۔ انہیں گریجویٹ اور ٹیچر حلقوں میں آئندہ قانون ساز کونسل کے انتخابات کے لیے کوآرڈینیٹر نامزد گیا ہے۔ انہیں شہر کانگریس کمیٹی کے ساتھ انتخابی عمل کو آسان بنانے کے لیے کام کرنا ہوگا اور پارٹی امیدواروں انتخابی تشہیر میں اپنا اہم کردار ادا کرنا ہوگا۔ معظم علی کو ان کی نامزدگی پر سنئیر لیڈر محمد احمد خان، ضلع صدر ونود گمبر، شہر صد حاجی جنید اکرام قریشی، اسلم خورشید، اسد مولائی، صفدر نیازی، کونسلر قمر سلیم، تاجدار عثمانی، راحت خان، محفوظ علی راجہ وغیرہ نے مبارکباد پیش کی ہے۔

’غزہ کی خیمہ بستیوں کے اندر 44 فلسطینی صحافیوں کو قتل حقیقت کو دبانے کی سوچی سمجھی اسرائیلی کوشش ہے‘

غزہ: فلسطینی صحافیوں کی مرکزی یونین کی ”کمیٹی برائے حریت اظہار“ نے انکشاف کیا ہے کہ قابض اسرائیلی فوج نے غزہ کی خیمہ بستیوں کے اندر کم از کم 44 فلسطینی صحافیوں کو جان بوجھ کر شہید کیا، تاکہ دنیا تک سچائی کی آواز نہ پہنچ سکے۔ یہ صحافی اُن 254 میڈیا کارکنان میں شامل تھے جو سنہ 2023ء اکتوبر میں قابض اسرائیل کے غزہ پر وحشیانہ حملے کے آغاز سے لے کر سنہ 2025ء اکتوبر کے اختتام تک شہید کیے گئے۔ کمیٹی نے اتوار کے روز جاری اپنی رپورٹ میں بتایا کہ قابض اسرائیلی فوج کی جانب سے صحافیوں کو نشانہ بنانا ایک منظم پالیسی کا حصہ ہے جس کے تحت خیمہ بستیوں، ہسپتالوں کے گرد قائم عارضی پناہ گاہوں اور انروا کے مراکزِ قیام کو براہِ راست بمباری اور سنائپر حملوں سے نشانہ بنایا گیا۔ رپورٹ کے مطابق شہید ہونے والے یہ صحافی مقامی اور بین الاقوامی میڈیا اداروں سے وابستہ تھے اور زیادہ تر اُس وقت شہید ہوئے جب وہ خیمہ بستیوں میں انسانی المیے کی کوریج کر رہے تھے۔ ان حالات میں وہ شدید خطرات، رکاوٹوں اور قابض اسرائیلی فوج کی مسلط کردہ سخت میدانی پابندیوں کے باوجود اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریاں انجام دے رہے تھے۔ فلسطینی صحافیوں کی نقابت نے واضح کیا کہ یہ اعداد و شمار قابض اسرائیل کے اُس منظم اور دانستہ منصوبے کو آشکار کرتے ہیں جس کا مقصد فلسطینی صحافت کو خاموش کرنا اور قابض اسرائیلی درندگی و جنگی جرائم کی سچائی دنیا سے چھپانا ہے۔

خان یونس میں قابض اسرائیل کی جنگی باقیات نے ایک اور معصوم بچہ شہید کر دیا

غزہ: غزہ کے جنوبی شہر خان یونس میں قابض اسرائیل کی جنگی باقیات کے دھماکے کے نتیجے میں ایک اور معصوم فلسطینی بچہ شہید ہو گیا۔ ناصر میڈیکل کمپلیکس نے اتوار کے روز تصدیق کی کہ دھماکہ قابض اسرائیلی فوج کے چھوڑے گئے ایک بم کے پھٹنے سے ہوا۔

ہفتے کی شام بھی حمد سٹی کے قریب شمال مغربی خان یونس میں قابض اسرائیلی فوج کے زیرِ استعمال جنگی مواد کے پھٹنے سے ایک اور بچہ شہید ہوا تھا۔

غزہ میں ایمرجنسی رسپانس ڈپارٹمنٹ نے گذشتہ بدھ کو خبردار کیا تھا کہ قابض اسرائیل کے وحشیانہ حملوں سے متاثرہ علاقوں میں جنگی باقیات بڑے پیمانے پر پھیلی ہوئی ہیں جو شہریوں کی زندگیوں کے لیے براہِ راست خطرہ بن چکی ہیں۔ ناصر میڈیکل کمپلیکس کے طبی ذرائع نے بتایا کہ گذشتہ روز شہید ہونے والا بچہ خاندان الاسطل سے تعلق رکھتا تھا، جو قابض اسرائیلی فوج کے چھوڑے گئے دھماکہ خیز مواد کے پھٹنے سے موقع پر ہی جامِ شہادت نوش کر گیا۔ غزہ میں قائم مرکز برائے انسانی حقوق کی تازہ رپورٹ کے مطابق علاقے بھر میں تقریباً بیس ہزار کے قریب خطرناک دھماکہ خیز اجسام، جن میں بم، راکٹ اور گولے شامل ہیں، ابھی تک غیر فعال حالت میں موجود ہیں۔ یہ وہ جنگی آلات ہیں جو قابض اسرائیلی فوج نے اپنی دو سال سے زائد جاری نسل کشی اور فوجی جارحیت کے دوران غزہ پر برسائے۔ عالمی تنظیم ”ہینڈی کیپ انٹرنیشنل“ نے بھی خبردار کیا ہے کہ غزہ میں موجود غیر پھٹے بارودی مواد واپس لوٹنے والے بے گھر فلسطینیوں کے لیے ایک ”انتہائی خطرناک“ صورتحال پیدا کر رہے ہیں۔ تنظیم نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا ہے کہ غزہ میں بارودی سرنگیں صاف کرنے کے لیے ضروری آلات اور مشینری کے داخلے کی اجازت دی جائے، جیسا کہ ماضی میں اقوام متحدہ نے کیا تھا۔

قابض اسرائیل کی جیل میں فلسطینی اسیر اسلام جرار کی حالت تشویشناک حد تک بگڑ گئی

رام اللہ: کلب برائے اسیران نے خبردار کیا ہے کہ قابض اسرائیل کی جیلوں میں قید فلسطینی اسیر اسلام صالح جرار کی حالت صحت نہایت تشویشناک ہو چکی ہے۔ 52 سالہ اسلام جرار جنین کے رہائشی ہیں اور سنہ 2002ء سے قید ہیں۔ رپورٹ کے مطابق قابض اسرائیلی انتظامیہ کی جانب سے دانستہ بھوک پر مجبور کیے جانے اور طبی لاپرواہی کے مسلسل شکار رہنے کے باعث ان کا وزن خطرناک حد تک کم ہو گیا ہے۔ کلب برائے

اسیران کے اعلامیے میں بتایا گیا کہ اسلام جرار پر قابض انتظامیہ نے انتہائی ظالمانہ پابندیاں عائد کر رکھی ہیں۔ انہیں صرف ہر دو ہفتے بعد ایک گھنٹے کے لیے جیل کے صحن میں جانے کی اجازت دی جاتی ہے۔ مزید یہ کہ انہیں معمول کے مطابق بال تراشنے کی اجازت نہیں بلکہ زبردستی پورا سر منڈوانے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ ادارے نے ان اقدامات کو ”اجتماعی ذلت کے ہتھکنڈے“ قرار دیا جو قابض اسرائیلی جیل انتظامیہ نے فلسطینی اسیران کو نفسیاتی طور پر توڑنے کے لیے اپنائے ہیں۔ اسلام جرار کو قابض عدالت نے عمر قید کی نو بار سزائیں اور سات سال اضافی سزا سنائی ہے۔ ان کی زندگی اب شدید خطرے میں ہے اور کلب برائے اسیران نے عالمی برادری سے فوری مداخلت کی اپیل کی ہے تاکہ قابض اسرائیل کی جیلوں میں فلسطینی قیدیوں پر مسلط کردہ اس ”سست رفتاری سے موت دینے والی پالیسی“ کو روکا جا سکے۔ ادھر ”مرکز فلسطین برائے مطالعات اسیران“ نے اپنے بیان میں کہا کہ قابض اسرائیل کی جیلوں میں سردیوں کے آغاز کے ساتھ قیدیوں کی حالت مزید ابتر ہو رہی ہے۔ قیدیوں کو گزشتہ دو برسوں سے گرم لباس، کمبل، گرم پانی اور حرارتی آلات سے محروم رکھا جا رہا ہے جس سے ان کی زندگیاں حقیقی خطرات سے دوچار ہیں۔ مرکز فلسطین کے مطابق قابض اسرائیلی حکام نے سات اکتوبر سنہ 2023ء کے بعد تمام جیلوں میں ایمرجنسی نافذ کر رکھی ہے۔ جیلوں کو مکمل طور پر بند کر دیا گیا ہے اور انہیں بیرونی دنیا سے کاٹ دیا گیا ہے۔ قیدیوں سے اہل خانہ کی ملاقاتیں، وکلاء کی رسائی اور سرخ صلیب کے نمائندوں کی آمد پر مکمل پابندی ہے۔ اس عرصے میں نہ اہل خانہ کو اور نہ ہی کسی انسانی حقوق کے ادارے کو قیدیوں کے لیے لباس یا کمبل پہنچانے کی اجازت دی گئی ہے۔ مرکز فلسطین کے مطابق یہ اقدامات قابض اسرائیل کی جانب سے فلسطینی اسیران کو اجتماعی سزا دینے کی منظم پالیسی کا حصہ ہیں جو انسانی حقوق اور بین الاقوامی قوانین کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ اسلام جرار سمیت ہزاروں فلسطینی قیدی قابض اسرائیل کی جیلوں میں ناقابلِ بیان اذیتوں، بھوک، بیماری، اور طبی غفلت کے سبب زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ انسانی ضمیر اور عالمی اداروں کے لیے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ وہ خاموش تماشائی بنے رہیں یا ظلم کے خلاف آواز اٹھائیں۔

سی آئی اے، موساد اور سعودی خفیہ اداروں سے جڑا جاسوسی نیٹ ورک یمن میں بے نقاب

صنعا: یمن کی وزارت داخلہ نے اعلان کیا ہے کہ اس کی سکیورٹی فورسز نے ایک بڑے جاسوسی نیٹ ورک کو گرفتار اور ناکارہ بنا دیا ہے جو امریکی خفیہ ادارے سی آئی اے، صیہونی ایجنسی موساد اور سعودی انٹیلی جنس کے مشترکہ آپریشن روم سے منسلک تھا۔ وزارت داخلہ کے مطابق یہ کارروائی کئی مراحل میں انجام پائی اور اسے ایک بڑی سکیورٹی کامیابی قرار دیا گیا ہے۔ وزارتِ داخلہ نے اپنے بیان میں کہا کہ مشترکہ آپریشن روم سعودی عرب کی سرزمین پر قائم تھا، جہاں سے متعدد چھوٹے، علیحدہ اور خفیہ سیلز کو کنٹرول کیا جا رہا تھا۔ ان سیلز کو جدید جاسوسی آلات فراہم کیے گئے تھے اور ان کا کام یمنی بنیادی ڈھانچے، فوجی، سکیورٹی اور اسلحہ جاتی تنصیبات کی نگرانی کرنا تھا، جن میں میزائل لانچنگ مقامات بھی شامل تھے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ یہ نیٹ ورک یمنی عوام کے خلاف امریکی اور صیہونی حملوں میں مدد فراہم کرتا تھا اور اس نے دشمن کو وہ معلومات اور مقامات فراہم کیے جن پر حملے کر کے یمنی شہریوں کے خون بہائے گئے۔ نیٹ ورک کی سرگرمیاں گھروں، مارکیٹوں اور عوامی مقامات پر حملوں میں معاون ثابت ہوئیں۔

صہیونی آبادکاروں کے بڑھتے جرائم مغربی کنارے کے قبضے کے منصوبے کو مستحکم کرنے کی سوچی سمجھی سازش

غزہ: انسانی حقوق کی تنظیم ’یورو میڈ مانیٹر برائے انسانی حقوق‘ نے کہا ہے کہ مغربی کنارے میں فلسطینیوں کے خلاف صہیونی آبادکاروں کے جرائم میں خطرناک اضافہ ہوا ہے جو موسمِ زیتون کی شروعات کے ساتھ اپنی انتہا کو پہنچ گیا ہے۔ یہ سب ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب قابض اسرائیلی افواج کی طرف سے کسی قسم کے احتساب یا روک تھام کا وجود نہیں، بلکہ یہ حملے اکثر اسرائیلی فوج کی براہِ راست سرپرستی میں انجام دیے جاتے ہیں۔ یہ بات واضح کرتی ہے کہ قابض اسرائیل ایک منظم اور سرکاری پالیسی کے تحت آبادکاروں کے تشدد کو فلسطینی سرزمین پر اپنی قبضہ گیری مضبوط کرنے کے ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہا ہے، تاکہ مغربی کنارے کے الحاق کو عملی جامہ پہنایا جا سکے اور مقامی فلسطینیوں کو ان کی زمینوں سے بے دخل کیا جا سکے۔

یورو میڈ مانیٹر نے اتوار کے روز جاری ایک بیان میں کہا کہ یہ منظم اضافہ ایک وسیع تر صہیونی منصوبے کا حصہ ہے جس کا مقصد مغربی کنارے پر مکمل قبضہ جمانا اور وہاں کے فلسطینی باشندوں کو زبردستی نکال کر صہیونی آبادکاری کو پھیلانا ہے۔ اس منصوبے کے تحت آبادکاروں کو قابض فوج کے مددگار کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے جو حملے، زمینوں پر قبضہ اور فلسطینی آبادیوں کے درمیان علیحدگی کی نئی دیواریں کھڑی کر رہے ہیں، تاکہ ایک متحد اور خودمختار فلسطینی ریاست کے قیام کی ہر امید کو ختم کیا جا سکے۔ مانیٹر کے میدانی ٹیم کے مطابق گذشتہ چند ہفتوں کے دوران فلسطینی شہریوں، خاص طور پر کسانوں، پر آبادکاروں کے حملوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ ان حملوں میں جسمانی تشدد، زیتون کی فصل کی چوری، درختوں کو جلانا، جائیدادوں کی تباہی اور کھیتوں تک رسائی میں رکاوٹ شامل ہیں۔ ان میں سے اکثر حملے اسرائیلی فوج کی براہِ راست حفاظت میں ہوئے جبکہ بعض میں فوجی خود شریک تھے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ ریاستی پالیسی کے تحت فلسطینیوں کو ان کی زمینوں سے اکھاڑ پھینکنے کے لیے کیا جا رہا ہے۔

یورو میڈ مانیٹر نے بتایا کہ تین نومبر کو ایک صہیونی آبادکار نے الخلیل کے شمال میں ”رأس الجورہ“ کے قریب فلسطینی نوجوان احمد رجبی الاطرش کو فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ قابض اسرائیلی حکام نے دعویٰ کیا کہ مقتول گاڑی چوری کرنے کی کوشش کر رہا تھا، لیکن اس جھوٹے الزام کا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا گیا۔ اسرائیلی فوج نے فلسطینی ہلال احمر کی ایمبولینس کو زخمی تک پہنچنے سے روکا، جس کے باعث وہ خون بہہ جانے سے جامِ شہادت نوش کر گیا۔ بعد ازاں قابض فوج نے اس کی میت قبضے میں لے لی اور اگلے دن واپس کی۔

مانیٹر کے مطابق احمد الاطرش کی شہادت کے بعد رواں سال کے آغاز سے اب تک آبادکاروں کے ہاتھوں شہید ہونے والے فلسطینیوں کی تعداد 13 ہو گئی ہے، جبکہ اکتوبر سنہ 2023ء سے یہ تعداد 37 تک پہنچ چکی ہے۔ یہ اعداد و شمار اس امر کی نشاندہی کرتے ہیں کہ تشدد کی نوعیت جائیدادوں پر حملوں سے بڑھ کر فلسطینی جانوں کے براہِ راست نشانے پر پہنچ چکی ہے۔

رپورٹ کے مطابق یکم اکتوبر سے 8 نومبر تک صرف 39 دنوں میں آبادکاروں کے 324 حملے ریکارڈ کیے گئے، یعنی روزانہ اوسطاً آٹھ حملے۔ زیتون کی فصل کے دوران یہ تشدد گزشتہ برسوں کی نسبت کہیں زیادہ رہا، جس میں 143 سے زائد فلسطینی زخمی ہوئے اور 77 دیہاتوں میں 4 ہزار سے زیادہ درخت اور پودے تباہ کیے گئے۔

یہ حملے مسلح صہیونی ملیشیاؤں کی شکل میں کیے جاتے ہیں جو مغربی کنارے کی غیر قانونی بستیوں سے نکل کر فلسطینی دیہات پر چڑھ دوڑتی ہیں۔ یہ گروہ اسرائیلی فوج کے ساتھ مکمل ہم آہنگی میں کام کرتے ہیں، دیہات میں گھس کر گھروں اور گاڑیوں پر حملے کرتے ہیں، شہریوں کو مار پیٹ کرتے ہیں اور انہیں دھمکاتے ہیں کہ وہ اپنے علاقے خالی کریں۔ اس دوران فلسطینی کھیتوں پر خیمے نصب کر کے نئی چوکیوں کی بنیاد رکھی جاتی ہے تاکہ بعد میں انہیں مستقل بستیوں میں بدلا جا سکے۔

گذشتہ شب آبادکاروں نے جنوبی جنین کے گاؤں رابہ میں فلسطینی گھروں پر حملہ کیا اور قابض فوج کی سرپرستی میں شہریوں کو زدوکوب کیا۔ اسی روز وہ الخلیل کے جنوب میں یطا کے مشرقی علاقے تل ماعین پر بھی حملہ آور ہوئے جہاں انہوں نے فلسطینیوں کو تشدد کا نشانہ بنایا، کھیتوں میں جانور چھوڑ دیے اور کھیتوں میں موجود افراد کو مارا پیٹا۔ قابض فوج نے موقع پر پہنچ کر متاثرین کے بجائے تین فلسطینی نوجوانوں کو گرفتار کر لیا۔ اسی طرح رام اللہ کے مشرق میں دیرِ جریر گاؤں میں ایک فلسطینی کسان کے بیس زیتون کے درخت کاٹ ڈالے گئے۔

اسی دن بورین گاؤں (جنوبی نابلس) میں زیتون چننے والے فلسطینیوں اور غیر ملکی رضاکاروں پر حملہ کیا گیا جس میں پانچ افراد زخمی ہوئے۔ اس سے ایک دن قبل صہیونی آبادکاروں نے شمالی وادی اردن میں کئی فلسطینی مکانات اور مویشیوں کے باڑے مسمار کر دیے، اور دیہاتیوں پر حملہ کر کے انہیں ان کی زمینوں سے بے دخل کرنے کی کوشش کی۔

یورو میڈ مانیٹر کے مطابق آبادکاروں کے ان حملوں کے نتیجے میں اب تک پانچ ہزار دو سو فلسطینی اپنے گھروں اور دیہات سے جبراً بے دخل ہو چکے ہیں، تاکہ مغربی کنارے کے آبادیاتی نقشے کو صہیونی مفاد میں بدلا جا سکے۔

رپورٹ میں کہا گیا کہ فلسطینی دوہری مظلومیت کا شکار ہیں پہلے آبادکاروں کے تشدد کے اور پھر قابض فوج کی انتقامی کارروائیوں کے۔ آبادکاروں کو مکمل قانونی تحفظ حاصل ہے جبکہ اپنے دفاع کی کوشش کرنے والے فلسطینیوں کو ”تشدد“ یا ”اشتعال انگیزی“ کے الزام میں گرفتار کیا جاتا ہے۔

یورو میڈ مانیٹر نے واضح کیا کہ قابض اسرائیلی حکومت کا آبادکاروں کو اسلحہ فراہم کرنا اور قانونی تحفظ دینا بین الاقوامی انسانی قانون کی کھلی خلاف ورزی ہے، کیونکہ قابض طاقت پر لازم ہے کہ وہ زیرِ قبضہ آبادی کی حفاظت کرے، نہ کہ ان کے قاتلوں کو طاقت بخشے۔

رپورٹ میں کہا گیا کہ اسرائیلی عدالتی اور فوجی اداروں کی ملی بھگت نے آبادکاروں کو مکمل استثنا دے رکھا ہے۔ ان کے خلاف درج زیادہ تر مقدمات بغیر کسی سزا کے بند کر دیے جاتے ہیں، اور صرف تین فیصد واقعات میں معمولی کارروائی کی جاتی ہے۔ یہ واضح کرتا ہے کہ قابض اسرائیلی ریاست اپنے شہریوں کے جرائم کی براہِ راست ذمہ دار ہے۔

مانیٹر نے یاد دلایا کہ 19 جولائی سنہ 2024ء کو عالمی عدالتِ انصاف نے اپنے فیصلے میں واضح کیا تھا کہ آبادکاروں کا فلسطینیوں کے خلاف تشدد اور اسرائیل کی جانب سے ان جرائم کو روکنے میں ناکامی، دونوں مل کر ایک ایسا ماحول پیدا کرتے ہیں جو فلسطینیوں کو خوف کے سائے میں زندگی گزارنے پر مجبور کرتا ہے۔ عدالت نے یہ بھی کہا تھا کہ یہ طرزِ عمل بین الاقوامی قوانین کے منافی ہے اور قابض طاقت کو شہریوں کے تحفظ کی ذمہ داری سے عاری نہیں کرتا۔

رپورٹ میں بتایا گیا کہ قابض اسرائیل مسلسل غیر قانونی آبادیاں قائم کر رہا ہے، اور حکومت کی آشیرباد سے یہ عمل تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ نئی چوکیوں کے قیام میں مالی امداد، سکیورٹی اور بنیادی ڈھانچے کی فراہمی شامل ہے، خاص طور پر وادی اردن، جنوبی الخلیل اور نابلس کے علاقوں میں۔

یورو میڈ مانیٹر نے کہا کہ اس قسم کی آبادکاری اگرچہ بظاہر ”غیر منظم“ نظر آتی ہے لیکن حقیقت میں یہ ایک منظم ریاستی منصوبے کے تحت ہو رہی ہے جس کا مقصد مغربی کنارے کے الحاق کو عملی شکل دینا اور فلسطینی زمینوں کو ٹکڑوں میں تقسیم کر دینا ہے۔

اس نے زور دیا کہ یہ آبادکاریاں بین الاقوامی انسانی قانون کی صریح خلاف ورزی ہیں۔ چوتھی جنیوا کنونشن کی شق 49 واضح طور پر کہتی ہے کہ کوئی قابض طاقت اپنی آبادی کو زیرِ قبضہ علاقوں میں منتقل نہیں کر سکتی۔ اس بنا پر آبادکاری کے تمام منصوبے جنگی جرائم کے زمرے میں آتے ہیں۔

رپورٹ میں کہا گیا کہ یہ صرف جنگی جرائم نہیں بلکہ جارحیت کے جرائم بھی ہیں کیونکہ یہ عمل گریٹر اسرائیل کے نظریے کے تحت فلسطینی زمینوں کے زبردستی انضمام پر مبنی ہے، جو اقوام متحدہ کے منشور اور طاقت کے زور پر زمین ہتھیانے کی ممانعت کے اصول کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

مانیٹر نے نشاندہی کی کہ قابض اسرائیلی نظام مکمل طور پر نسلی تفریق (اپارتھائیڈ) پر مبنی ہے جس میں فلسطینیوں کو بنیادی انسانی حقوق سے محروم رکھا گیا ہے۔ یہ نظام نسلی برتری، استعماری تسلط اور جغرافیائی علیحدگی کے ذریعے فلسطینیوں کو مسلسل ظلم، بھوک اور جبر میں مبتلا رکھے ہوئے ہے۔ یورو میڈ مانیٹر نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ عالمی عدالتِ انصاف کے فیصلے پر فوری عمل درآمد کو یقینی بنائے، قابض اسرائیل کو تمام آبادکاری روکنے پر مجبور کرے، فلسطینی علاقوں سے آبادکاروں کا انخلا کرائے، اور فلسطینی شہریوں کے تحفظ کے لیے ایک مؤثر بین الاقوامی میکانزم قائم کرے۔ ادارے نے عالمی عدالتِ فوجداری سے بھی مطالبہ کیا کہ وہ فلسطینی علاقوں میں ہونے والے جرائمِ جنگ، منظم تشدد، جبری بے دخلی اور نسلی امتیاز کی تحقیقات تیز کرے تاکہ ان جرائم میں ملوث صہیونی سیاسی اور عسکری قائدین کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جا سکے۔

نامور مصری عالم دین ڈاکٹر زغلول النجار خالقِ حقیقی سے جا ملے

عمان: نامور مصری عالم دین، مفکر اور قرآنِ کریم میں سائنسی اعجاز پر تحقیق کرنے والے ممتاز اسکالر ڈاکٹر زغلول النجار خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ وہ اردن کے دارالحکومت عمان میں 92 برس کی عمر میں وفات پا گئے۔ ڈاکٹر زغلول النجار کے آفیشل فیس بک صفحے پر ان کے انتقال کی تصدیق کرتے ہوئے لکھا گیا کہ ”ہم امت مسلمہ کو یہ افسوسناک خبر دیتے ہیں کہ عظیم محقق، مفسر قرآن اور داعی اسلام ڈاکٹر زغلول النجار اب ہم میں نہیں رہے“۔ اعلان کے مطابق ان کی نمازِ جنازہ آج پیر کو عمان کی ابو عیشہ مسجد میں نمازِ ظہر کے بعد ادا کی جائے گی، بعد

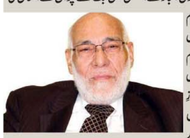

ازاں انہیں ام القطین قبرستان میں سپرد خاک کیا جائے گا۔ عالمی اتحاد برائے علماء مسلمین نے اپنے تعزیتی بیان میں کہا کہ ”آج عالم اسلام اپنے عظیم فرزند، خالص عالمِ دین، داعیِ حق اور معروف مفکرِ اسلامی ڈاکٹر زغلول النجار کو کھو بیٹھا۔ ان کی پوری زندگی علم، ایمان اور دعوتِ الی اللہ کے سفر میں نصیحت و حکمت کے ساتھ بسر ہوئی“۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ ڈاکٹر زغلول النجار ان ممتاز علمائے کرام میں سے تھے جنہوں نے قرآنِ کریم کے سائنسی اعجاز کے ذریعے ایمان کو مضبوط کرنے اور شعور کو گہرا کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ انہوں نے ارضیات (جیولوجی) کے سائنسی حقائق کو علومِ وحی کے ساتھ جوڑ کر یہ ثابت کیا کہ قرآنِ کریم ہی کائنات کی سب سے بڑی سائنس کی کتاب ہے۔ وہ اس بات کی جیتی جاگتی مثال تھے کہ علم جب دین کی خدمت میں لگایا جائے تو وہ ہدایت کا چراغ بن جاتا ہے۔ ڈاکٹر زغلول النجار فلسطینی نصب العین کے ایک مضبوط حامی کے طور پر جانے جاتے تھے۔ وہ ہمیشہ قابض اسرائیل کے مظالم کے خلاف آواز بلند کرتے رہے، فلسطینی عوام کے حقوق کے مدافع اور مسجد اقصیٰ والقدس کے محافظ تصور کیے جاتے تھے۔ طوفانِ اقصیٰ کے بعد جب غزہ پر قابض اسرائیل نے درندگی اور اجتماعی قتل عام کی مہم شروع کی تو ڈاکٹر النجار نے نہ صرف اس نسل کشی کی کھل کر مذمت کی بلکہ عرب اور مسلم حکومتوں کی بے حسی پر بھی سخت تنقید کی۔ ڈاکٹر زغلول النجار 1933ء میں مصر کے صوبہ الغربیہ میں پیدا ہوئے۔ وہ بین الاقوامی شہرت یافتہ ماہرِ ارضیات تھے۔ اپنی زندگی قرآنِ کریم کے سائنسی اعجاز پر تحقیق اور تصنیف کے لیے وقف کر دی۔ سنہ 1986ء میں مکہ مکرمہ میں قائم ہونے والی ”عالمی ادارہ برائے سائنسی اعجازِ قرآن وسنت“ کے بانی اراکین میں شامل تھے۔ انہوں نے برطانیہ کی یونیورسٹی آف ویلز سے علومِ زمین میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی اور بعد ازاں اسی یونیورسٹی سے پوسٹ ڈاکٹریٹ فیلوشپ بھی حاصل کی۔ سنہ 1972ء میں انہیں پروفیسر کا درجہ دیا گیا۔ وہ لندن کی ”عالمی اسلامی یونیورسٹی برائے سائنسی علوم“ کے رکن بھی رہے۔ ڈاکٹر زغلول النجار اپنی علمی گہرائی، دعوتی بصیرت، اور فلسطین سے والہانہ محبت کے باعث ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔ ان کی وفات سے علم و ایمان کے افق پر ایک روشن چراغ بجھ گیا لیکن ان کے افکار اور خدمات امت کے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ حماس کی جانب سے جاری تعزیتی بیان میں کہا گیا ہے کہ شیخ زغلول النجار اتوار 9 نومبر کو اردن کے دارالحکومت عمان میں 92 برس کی عمر میں وفات پا گئے۔ انہوں نے اپنی پوری زندگی علم، ایمان اور خدمتِ دین میں گزاری۔ وہ قرآن و سنت کی ترویج، حکمت، نصیحت اور دعوت الی اللہ کے راستے کے ایک روشن چراغ تھے۔

پینتیس دن آہنی تابوت میں قید رہنے والے فلسطینی کی لرزہ خیز داستان

غزہ: غزہ کے شہری ’عماد ذُہبان‘ جب قابض اسرائیلی جیل سدی تیمان سے رہائی پانے کے بعد باہر نکلے تو ان کے جسم پر تشدد کے نشانات اور روح پر اذیت کے زخم واضح تھے۔ وہ طوفان الاحرار کے تیسرے تبادلۂ اسیران معاہدے کے تحت رہا کیے گئے، مگر کہتے ہیں کہ ”میں جیل سے آزاد ہوا ہوں، لیکن جیل مجھ سے آزاد نہیں ہوئی“۔

گرفتاری اور عقوبت خانہ سدی تیمان: عماد ذُہبان کو دسمبر 2023ء میں قابض اسرائیلی فوج نے غزہ کی زمینی جارحیت کے دوران گرفتار کیا۔ بعد ازاں انہیں جنوبی اسرائیل میں قائم ایک خفیہ اور غیر قانونی عقوبت خانے سدی تیمان منتقل کر دیا گیا، جہاں درجنوں فلسطینی شہریوں کو تفتیش کے نام پر اذیت دی جاتی رہی۔

وہ بیان کرتے ہیں کہ ”مجھے وہاں قید نہیں کیا گیا، دفن کر دیا گیا تھا۔ میں نے پینتیس دن لوہے کے تابوت میں گزارے، جہاں سانس لینا بھی جرم لگتا تھا“۔

”موسیقی کے کمروں“ کا عذاب: عماد ذُہبان کے مطابق انہیں ابتدائی بارہ دن ایک ایسے کمرے میں رکھا گیا جسے قابض فوجی طنزاً ”موسیقی کا کمرہ“ کہتے تھے۔ یہ جگہ مسلسل شور، چیخوں، دھماکوں اور بلند آوازوں سے بھری رہتی تھی تاکہ قیدیوں کا ذہنی توازن بگڑ جائے۔

”ہمیں نیند سے محروم رکھا جاتا۔ ہر لمحہ بجلی کے جھٹکے، شور اور اندھیرے کا امتزاج تھا۔ انسان کو یوں لگتا جیسے وہ خود اپنی چیخیں سن رہا ہو“۔

برقی کرسی پر تفتیش: عماد ذُہبان نے بتایا کہ قابض تفتیش کاروں نے انہیں برقی کرسی پر بٹھا کر پاؤں میں تار باندھی اور جھٹکوں کے ساتھ سوالات کیے۔ ان سے مزاحمتی تنظیموں اور سرنگوں کے بارے میں معلومات طلب کی گئیں۔ ”تفتیش کاروں نے کہا کہ اگر تعاون کرو تو اپنے گھر والوں سے ملاقات کرا دیں گے۔ میں نے جواب دیا، تم میری زبان سے الفاظ نکال سکتے ہو، مگر میرا ایمان نہیں“۔ کھانے کے نام پر خشک روٹی اور چند گھونٹ پانی دیے جاتے۔ بعض اوقات دنوں تک بھوکا رکھا جاتا تاکہ جسمانی کمزوری ذہنی شکست میں بدل جائے۔

آہنی تابوت میں دفن: تفتیش کے بعد عماد ذُہبان کو ایک تنگ آہنی پنجرے میں پھینک دیا گیا۔ وہ کہتے ہیں ”یہ قید خانہ نہیں بلکہ ایک تابوت تھا۔ میں نہ سیدھا لیٹ سکتا تھا نہ ہل سکتا۔ دن میں صرف ایک بار پائپ کے ذریعے مائع دیا جاتا۔ میں نے وقت کا احساس کھو دیا تھا۔ مجھے یقین ہو گیا تھا کہ میں زندہ نہیں رہا“۔

اسی عقوبت خانے میں کئی دوسرے قیدیوں کی حالت بگڑ گئی۔ کچھ ہوش کھو بیٹھے، کچھ کی لاشیں خاموشی سے اٹھالی گئیں۔

گندگی، بیماری اور موت: بعد ازاں انہیں دیگر جیلوں میں منتقل کیا گیا جہاں حالات بدتر تھے۔ صفائی نہ ہونے کے باعث قیدیوں کے جسم پر زخم اور پھوڑے نکل آئے۔ ذُہبان بتاتے ہیں: ”کئی اسیر خارش اور انفیکشن سے مر گئے۔ کسی کو دوا نہیں دی گئی۔ گندے کمبل، بھوک اور تعفن نے ہر سانس کو عذاب بنا دیا تھا“۔

نفسیاتی شکنجہ: قابض تفتیش کاروں نے قیدیوں کے حوصلے توڑنے کے لیے نفسیاتی حربے استعمال کیے۔ عماد ذُہبان کہتے ہیں۔ ”مجھے روز بتایا جاتا کہ میرا خاندان ملبے کے نیچے دب گیا ہے۔ وہ چاہتے تھے کہ میں ٹوٹ جاؤں۔ مگر میں نے خاموشی کو اپنا ہتھیار بنایا“۔ چند ہفتوں بعد انہیں معلوم ہوا کہ واقعی ان کے کچھ رشتہ دار شہید ہو چکے ہیں، لیکن انہوں نے صبر کو اپنی مزاحمت بنا لیا۔ ”ہم بھوک سے لڑتے تھے، مگر ہار نہیں مانتے تھے“

قابض جیلوں میں قیدیوں کو صرف اتنا کھانا دیا جاتا کہ وہ زندہ رہ سکیں۔ عماد ذُہبان کہتے ہیں ”ہم تینوں معمولی خوراکیں جمع کر کے ایک وقت میں کھاتے تاکہ جسم میں کچھ طاقت باقی رہے۔ بھوک ہماری سب سے بڑی آزمائش تھی، مگر ہم نے کبھی مزاحمت کا خواب نہیں چھوڑا“۔

اسرائیلی خفیہ کارندوں کے جال: انہوں نے انکشاف کیا کہ کچھ جیلوں میں اسرائیلی خفیہ ایجنسی اپنے کارندوں کو قیدیوں کے بھیس میں رکھتی ہے۔ ”انہیں ’عصافیر‘ کہا جاتا ہے۔ وہ ہمارے درمیان رہ کر معلومات حاصل کرتے۔ ہم ان سے محتاط رہنا سیکھ گئے تھے“۔

عالمی قوانین کی سنگین خلاف ورزیاں: عماد ذُہبان کی یہ گواہی صرف ایک فرد کی نہیں بلکہ پوری قوم کے زخموں کی کہانی ہے۔ اسرائیلی عقوبت خانوں میں روا رکھے جانے والے یہ مظالم چوتھے جنیوا کنونشن اور انسدادِ تشدد کے بین الاقوامی معاہدے (1984ء) کی کھلی خلاف ورزی ہیں۔ انسانی حقوق کی تنظیموں نے سدی تیمان عقوبت خانے میں ہونے والے جرائم کی آزادانہ بین الاقوامی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔

اسرائیلی جیلیں اب محض قید خانے نہیں رہے بلکہ وہ زندہ قبریں بن چکے ہیں جہاں فلسطینیوں سے ان کی انسانیت چھینی جاتی ہے۔ عماد ذُہبان جیسے درجنوں اسیران آج بھی جسمانی طور پر آزاد ہیں مگر ذہنی طور پر ان لوہے کے تابوتوں میں قید ہیں جنہیں دنیا دیکھنے سے انکاری ہے۔ یہ کہانی غزہ کے ایک شخص کی نہیں، بلکہ پوری فلسطینی قوم کی اجتماعی اذیت کا استعارہ ہے۔ جب ایک انسان آہنی تابوت میں زندہ رہنے پر مجبور ہو تو یہ سوال پوری دنیا کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ کیا انسانیت واقعی زندہ ہے؟

ہرٹزوگ کا دورہ افریقہ کے دوران استقبال فلسطینیوں کے زخموں پر نمک پاشی ہے: حماس

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت ’حماس‘ نے قابض اسرائیل کے صدر ہرٹزوگ کے زامبیا اور کانگو جمہوریہ کے دورے کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے افریقی ممالک کی فلسطینی حق آزادی کی حمایت کو توڑنے کی ایک صہیونی سازش قرار دیا۔ حماس نے مرکز اطلاعات فلسطین کو جاری کردہ بیان میں کہا کہ ایک ایسے جنگی مجرم کا

استقبال جس کے ہاتھ معصوم بچوں، خواتین اور بزرگوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں، قابض اسرائیل کی درندگی کی تاریخ اور اس کے جرائم کو سفید کرنے میں براہ راست شرکت کے مترادف ہے۔ حماس نے اس استقبال کو غزہ میں قابض اسرائیل کی طرف سے فلسطینی عوام کے خلاف کی جانے والی اجتماعی نسل کشی کے ساتھ ناروا تعلق اور اس کی جاری سفاکیت کا مظہر قرار دیا، جس کے اثرات ابھی بھی محسوس کیے جا رہے ہیں کیونکہ قابض اسرائیل اپنے وعدوں سے مکر رہا ہے اور فائر بندی کے معاہدے کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ حماس نے عالمی برادری پر زور دیا کہ قابض اسرائیل اور اس کے حکمرانوں کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے، اور افریقی ممالک خصوصاً اپنی تاریخی ذمہ داری کے تحت اس ظلم اور نوآبادیاتی پالیسی کے خلاف کھڑے رہیں۔ تنظیم نے قابض اسرائیل کو جدید تاریخ کے سب سے وحشی اور ظالم نوآبادیاتی مظاہر کی تجسیم قرار دیا۔ قابض اسرائیل کے صدر ہرتسوگ سنہ 2025ء میں پیر کے روز سرکاری دورے پر زامبیا اور کانگو جمہوریہ جائیں گے، جس کے ساتھ وہ زامبیا کا دورہ کرنے والے پہلے اسرائیلی صدر بنیں گے۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: ”صحافت“ میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔